THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday the November 04, 2025
(355th Session)
Volume XI, No.05
(Nos. 01-08)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XI   SP.XI (01)/2025
No.01   04

Contents

1. Panel of Presiding Officers 1
2. Recitation from the Holy Quran 1
3. FATEHA 2
4. Questions and Answers 3
   - Senator Palwasha Mohammed Zai Khan 50
5. Leave of Absence 119
6. Presentation of report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024] 121
7. Presentation of Annual report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination for the period from March, 2024 to March, 2025 121
8. Presentation of report of the Standing Committee on Foreign Affairs regarding the number of Pakistanis assisted by the Pakistan Embassy in Serbia for grant of Serbian visas.] 122
9. Presentation of report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The National School of Public Policy (Amendment) Bill, 2025] 122
10. Introduction, consideration and passage of [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025] 123
11. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 123
12. Resolution moved for Extension of the Virtual Assets Ordinance, 2025 (Ordinance No. VII of 2025) 125
13. Laying of the Frontier Constabulary (Re-organization) Ordinance, 2025 ... 126
14. Consideration and passage of [The King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences Bill, 2025] 127
15. Consideration and passage of [The Daanish Schools Authority Bill, 2025] 128
16. Consideration and passage of [The Asaan Karobar Bill, 2025] 130
17. Point of order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding appointment of Leader of the Opposition in the Senate and raised concerns over the proposed 27th Constitutional Amendment 133
   - Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House) 138
   - Senator Samina Mumtaz Zehri 145
18. Point of Public Importance raised by Senator Atta ur Rehman regarding target killing of religious scholar in the country and closer of an interchange at CPEC route near Esa Khel 146
   - Senator Mohammad Ishaq Dar 149
   - Senator Atta-ur-Rehman 155
   - Senator Mohsin Aziz 155
   - Senator Danesh Kumar 157
   - Senator Saifullah Abro 158
19. Point of Public Importance raised by Senator Bilal Ahmed Khan regarding fares of airlines and flight operation in Balochistan 166
   - Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of thse House) 171

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, the November 04, 2025

Panel of Presiding Officers

Mr. Secretary: In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I hereby announce the names of members so nominated by the Chairman Senate for the Panel of Presiding Officers in order of precedence:

1. Senator Manzoor Ahmed
2. Senator Shahadat Awan
3. Senator Kamil Ali Agha

Now in order of precedence amongst the Panel, I invite Honourable Senator Manzoor Ahmed to preside the session.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at twenty minutes past five in the evening with Mr. Presiding Officer (Senator Manzoor Ahmed) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا

لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اُسی نے سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں دیکھو سب مخلوق بھی اُسی کی ہے اور حکم بھی (اُسی کا ہے) یہ خدا رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔ لوگوں اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چُپکے چُپکے دعائیں مانگا کرو وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ الاعراف، آیات (۵۴تا۵۵)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جزاک اللہ۔ ان کا speaker on کر دیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: ہمارے لیڈر کا فیصلہ کب ہوگا؟ کب ہمیں غلامی کی زنجیروں سے نجات دلائیں گے اور کم از کم جو ہمارے rules ہیں، ان کے مطابق ہمارے اپوزیشن لیڈر کا اعلان ہونا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: معزز سینیٹر صاحب آپ کی بات ہم نے سن لی ہے۔ یہ جب چیئرمین صاحب موجود ہوں گے وہ اس کو decide کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر ہم اس issue کو ان کے ساتھ office میں discuss کر لیں میرے خیال سے یہی ہمارا rule کہتا ہے بالکل آپ کی بات بجا ہے کہ اپوزیشن لیڈر ہونا چاہیے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ اگر ہم وہاں پر office میں ان کے ساتھ discuss کر لیں کیونکہ یہ چیئرمین صاحب کا prerogative ہے۔ اس میں مجھے اجلاس کی کارروائی تھوڑی شروع کر لینے دیں بالکل میں آپ لوگوں کو موقع دوں گا۔ بہت شکریہ۔

FATEHA

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اجلاس کی کارروائی کے آغاز سے قبل ایوان میں ملک بھر کے اندر جو دہشت گردی کے متعدد واقعات میں جام شہادت نوش کرنے والے شہریوں، مسلح افواج اور قانون

نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاران کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے شہادت اعوان صاحب۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

سینیٹر شہادت اعوان: (عربی)۔۔۔ اے اللہ تعالیٰ جتنے لواحقین ہیں ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرما۔ ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھیں۔ (عربی)۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مائیک سب کو دوں گا۔ معزز سینیٹر صاحب آپ کو موقع دوں گا مجھے تھوڑا business لینے دیں۔ میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوں، جب تک آپ لوگ بیٹھیں گے میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہوں گا۔ بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Order No.2.

Questions and Answers

Mr. Presiding Officer: Q.No.1. Senator Anusha Rahman Ahmad Khan.

*Question No. 1 **Senator Anusha Rahman Ahmad Khan**:

Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to refer to Senate Starred Question No. 30 replied on 11th March, 2025 and to state the details of investments made by Abandoned Properties Organization in Pakistan investments in bonds, NIT units and shares with date of such investments and its maturity?

Minister In-charge of the Cabinet Division:

DETAIL OF INVESTMENTS APO AS ON 23-10-2025

S NO.	Description	Date of Investment	Date of Maturity	Amount in Rs.
1	PIBs (principal amount)	21.04.2016	21.04.2026	1.122 Billion
2	NIT UNITS	28.06.1990	Not applicable	25.45 Million
3	Shares	Transferred to APO from specified persons after 1971	Not applicable	38.61 Million

میں نے یہ detail مانگی تھی APs کی جو ہماری property ہے، abandoned properties کی جتنی بھی total amount ہے ابھی بھی یہ نظر آرہا ہے کہ تقریباً ایک ارب روپیہ پڑا ہوا ہے abandoned properties کے پاس تو میری معزز منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ یہ بتا سکتے ہیں کہ کب یہ amount پاکستان کے خزانے میں جمع ہو گی۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: جی میں چاہوں گی کہ یہ 37 ارب روپیہ تھا تقریباً 36 ارب روپیہ تو انہوں نے خزانے میں جمع کرادیا، ابھی بھی ایک ارب روپیہ لے کے بیٹھے ہیں۔ یہ اپنا plan بتادیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب پریذائیڈنگ آفیسر! بہت شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ مختلف investments جو abandoned properties کے حوالے سے کی جاتی رہی ہیں اور اس میں جو last investment ہے وہ 21st April, 2016 کو کی گئی ہے اور اس کی جو مدت ختم ہونی ہے وہ 21st April, 2026 کو ہونی ہے۔ باقی from 2016 onwards اس طرح کی تمام investments جو ہیں یہ

ختم ہو چکی ہیں۔ اب naturally جب یہ amount پوری ہو گی تو یہ بھی بالکل اسی طرح کا جیسے اس سے پہلے treasury میں جمع ہوتی رہی ہیں وہ amounts جمع ہوتی ہیں۔ اور ظاہر ہے یہ بھی فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے تو لہٰذا یہ ایسا نہیں ہے کہ کسی private firm کے پاس یہ پیسا ہے اور اس کے بعد گورنمنٹ کو جمع ہونا ہے۔ ان شاءاللہ جیسے ہی یہ term پوری ہوگی یہ amount بھی transfer ہو جائے گی۔ ویسے again I repeat کہ یہ اب ختم ہو چکی ہے from 2016 onwards, there is no investment.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی ضمنی سوال ہے؟ اس پر آپ کا ضمنی سوال ہے؟ جی جناب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں منسٹر صاحب سے اس question کے حوالے سے جہاں investment کی بات ہوئی ہے میرا question ہے کہ جب یہ department investment کے لیے ان کی amount کو ہم consider کرتے ہیں تو ایک ہمارا بڑا ادارہ ہے جو پاکستان میں .NESPAK پاکستان میں واحد ایک consulting firm ہے جو overall پاکستان تو چھوڑیں دنیا میں وہ بڑے بڑے projects کرتی ہے اور وہ بہت زیادہ منافع میں بھی گئی ہے۔ انہوں نے Government of Pakistan کو investment میں بھی اپنا حصہ دیا ہے۔ وجوہات کیا بنی ہیں کہ ان کے جو M.D Zardan Ishaq Khan ہیں دو مہینے پہلے ان کو Secretary Cabinet Division اپنے آفس میں بلا کر کہتے ہیں کہ resign کر دو یا چھٹی پر چلے جاؤ پھر وہ مجبوراً جبری وہاں سے چھٹی لے کر چلا گیا۔ ابھی اس نے کل پرسوں resign دے دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ بنی؟ ایک واحد department ہے جو پاکستان کا بڑا Consultancy firm ہے اگر اس کے ساتھ بھی یہ حشر کیا جائے گا۔ اس کا back ground کیا ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسی کیا وجوہات بنیں کہ جو department پیسے کماتا ہے جو profit دیتا ہے اس کے M.D کو آفس میں بلا کر dictate کیا جائے کہ آپ استعفیٰ دے دیں یا چلے جائیں۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ نمبر دو یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ Cabinet Division یہ چاہتا ہے کہ NESPAK کو privatize کیا جائے۔ بہت ہو گیا۔ ہم خدا کی رضا کے لیے ہر department کو تباہ کرتے جا رہے ہیں۔ کیا اس department کو بھی خدا کی رضا کے طور پر تباہ کیا جا رہا ہے۔ NESPAK کو کیوں بند کیا جا رہا ہے؟ Privatization کے

لیے اس کی راہ کو ہموار کیا جارہا ہے۔ان کے MD کو کیوں جبری چھٹی پر بھیجا گیا۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ میں وہ جاننا چاہتا ہوں۔جب وہ منافع بھی دے رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! مناسب ہوتا ہے کہ جب اجلاس کی کارروائی ہو تو جو business ہوتا ہے وہ کوئی قواعد و ضوابط یا کم از کم جو روایات ہیں ان کے مطابق چلے۔ اب جو سوال کیا گیا ہے وہ abandoned properties کا ہے اور ضمنی سوال جو کیا جارہا ہے وہ ایک ایسے department کا کیا جارہا ہے جس کا دور دور تک اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اس department سے کوئی تعلق ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو بات NESPAK کے حوالے سے کی گئی ہے اور ان کی MD کے حوالے سے اور ان کے استعفیٰ کے حوالے سے کی گئی ہے۔ کوئی حقائق ہوں گے تو ان کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ بے شک ان کا تعلق اس سوال سے نہ ہو تب بھی as a government representative لیکن مفروضوں کا جواب میں سمجھتا ہوں کہ کوئی جواب نہیں ہوتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ سینیٹر صاحب! بالکل آپ کا point بجا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! آپ fresh question پوچھ لیں۔ دیکھیں آپ اسی question پر آ جائیں۔ سینیٹر صاحب! آپ اس سے related fresh question پوچھ لیں۔ جی، دنیش صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب! یہ متروکہ املاک سے کیا مراد ہے؟ ایک تو ہم سمجھتے ہیں Evacuee Trust Property کیا یہ یہی ہے یا کوئی الگ چیز ہے۔ کیونکہ ہم نے جو پڑھا ہے تو براہ کرم اس سلسلے میں ہمیں بتا دیں اور یہ جو رقم اگر Evacuee Trust Property کی ہے تو وہاں پر Evacuee Trust Property میں لکھا گیا ہے کہ یہ جو بھی رقم ہو گی یہ اقلیتوں کی گردوارے، مندروں اور دیگر چیزوں پر خرچ ہو گی۔ تو میرا آپ سے سوال

ہے کہ یہ کیوں خزانے میں جمع ہو رہی ہے اور ہماری عبادت گاہوں پر اور ہماری دوسری جگہوں پر کیوں خرچ نہیں ہو رہی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: سینیٹر صاحب Evacuee Trust Property کی بات کر رہے ہیں۔ وہ بالکل ایک الگ subject ہے۔ جو abandoned properties ہیں یہ بالکل الگ subject ہے۔ Abandoned properties وہ properties ہیں کہ جب 1971 میں unfortunately پاکستان دولخت ہوتا ہے تو اس کے بعد یہاں سے جو لوگ migrate کرتے ہیں اور خاص طور پر ہمارے جو بنگلہ دیشی بھائی یہاں سے migrate کر کے گئے ہیں یہ ان کی properties تھیں۔ Evacuee Trust Property جو ہیں وہ Pre-partition اور partition کے وقت کی ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب! بہت بہت شکریہ۔ جی، کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب! یہ تیسرا سوال ہے۔ ایسا ہے کہ انہوں نے بتا دیا کہ abandoned property کیا property ہے اور وہ لوگ جو بنگلہ دیش بننے کے بعد یہاں سے چلے گئے یا جن کو بنگالی کہہ کر ان کی properties وہ takeover کر دیں۔ تو ان abandoned properties کا اپنا Administrator مقرر کر دیا گیا۔ پھر Administrator کے بعد ایک بورڈ ہے۔ تو جناب! کہنا یہ تھا کہ اب آج کل آپ کے بنگلہ دیش کے ساتھ حالات درست ہو گئے ہیں۔ تو آیا کیا وہ abandoned properties وہ still abandoned رہیں گی یا جن کی ملکیت ہے ان کو دینے کے لئے آپ تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! یہ ایسا نہیں ہے کہ جو معزز سینیٹر صاحب نے لفظ استعمال کیا ہے۔ Takeover کی بات نہیں ہے۔ یہ situation جب دنیا کے کسی بھی ملک میں پیدا ہوتی ہے تو ظاہر ہے State جو ہوتی ہے وہ اس کے بارے میں ایک پالیسی وضع کرتی ہے اور گورنمنٹ آف پاکستان نے بھی اس کے حوالے سے Rules and Regulations اور

باقاعدہ اس department کو قائم کرکے اور ایک ضابطے کے تحت کرکے اس وقت State کی ملکیت ہے۔ یہ یہاں پر کسی بھی فرد کو، ایجنسی کو یا کسی ادارے کو allot نہیں ہوئیں۔ یہ ابھی تک State کی ملکیت ہیں۔

باقی ان کی جو ایک رائے ہے میں اس کا احترام کرتا ہوں۔ اس کے بارے میں بالکل سوچا جا سکتا ہے۔ ان families کو trace کیا جائے جن کی یہ properties تھی اور اگر ان کے کوئی descendants ہیں تو انہیں یہ آفر کم از کم اس حد تک تو پہلے stage میں کی جا سکتی ہے کہ جب وہ پاکستان آئیں تو آپ اپنے گھروں میں ٹھہریں۔ Later on سوچا جا سکتا ہے کہ مزید کیا کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی، کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: یہ اس Act میں create کرنی پڑے گی اور وہ پھر اس قانون اور Act میں رستہ بنانا پڑے گا۔ تو آیا اس طرح کی کوئی تجویز حکومت کے پاس ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا point آگیا۔ سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ سوال نمبر دو۔

*Question No. 2 **Senator Anusha Rahman Ahmad Khan**:

Will the Minister In-Charge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the Software Economic Zone Authority has been placed under the administrative control of the Cabinet Division instead of the Ministry of Information Technology and Telecommunications, if so, the reasons thereof?

Minister In-charge of the Cabinet Division: It is informed that, presently, no Regulatory Authority titled **"Software Economic Zones Authority"** has been placed under the administrative control of the Cabinet Division. However, the Special Technology Zones Authority (STZA) is under administrative control of the Cabinet Division.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، ضمنی سوال۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں صرف یہ چاہوں گی کہ Law Minister Sahib, میری جو ترمیم ہے۔ Abandoned Property سے متعلق جو میرا private Member Bill move ہوا ہے اور سینیٹ نے پاس کیا ہے۔ Kindly اس بل کو قومی اسمبلی سے بھی پاس کروا دیجیے کیونکہ یہ جو عوام کے پیسے ادارے اپنے پاس رکھ کر اور invest کرکے اس کا profit کماتے ہیں اس کا بوجھ اترے اور IMF سے ہم کم از کم loan لے سکیں۔

جناب چیئرمین! سوال نمبر دو کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Software Economic Zones or Special Technology Zones یہ technology related areas ہیں۔ Technology کا کام وفاقی حکومت نے Ministry of IT and Telecommunication کو تفویض کیا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہوگی اور معزز وزیر صاحب سے سوال بھی یہ ہے کہ اس کو Cabinet Division کے زیر انتظام رکھنے کا کیا مقصد ہے کیونکہ زیادہ تر technology zones اگر Technology Ministry کے through آئیں گے تو ان کی بات کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ Cabinet Division کے پاس وہ expertise بھی نہیں ہوتی ہیں کہ وہ سمجھ بھی سکیں کہ technology zones کیا چاہ رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو سوال پوچھا گیا ہے اس میں جس authority کی بات کی گئی Software Economic Zones یہ Authority کے Cabinet Division کے ماتحت نہیں ہے اور نہ انہوں نے اس کو اپنے ماتحت لیا ہے۔ تو technically اس کا جواب یہاں تک بنتا ہے۔ اس کے بعد اگر مزید کوئی سوال ہے تو اس کے لیے ضمنی سوال پوچھا جانا چاہیے لیکن technology zones کا ایک different question ہے اور وہ ایک نیا سوال بنتا ہے لیکن معزز سینیٹر صاحبہ نے چونکہ پوچھا

ہے تو میں ان کے honour میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ جو اس طرح کی technical
authorities ہیں ان کی جو administrative control ہوتا ہے وہ Cabinet
کے under ہوتا ہے باقی جو ان کے technical matters ہوتے ہیں اور جو ان کی
expertise ہوتی ہیں وہ پھر

most of them which are related to the IT Ministry they are under IT Ministry.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر تین، سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ۔

*Question No. 3 **Senator Anusha Rahman Ahmad Khan**:

Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the Ministry responsible for the Pakistan Telecommunications (Re-organization) Act, 1996 under the Rules of Business, 1973; and

(b) whether Cabinet Division has the jurisdiction to propose amendments in legislation's which are not specifically their responsibility under the Rules of Business,1973?

Minister In-charge of the Cabinet Division:

(a) Whereas, the Rules of Business, 1973 do not explicitly assign Pakistan Telecommunication (Re-organization) Act, 1996 to any specific Ministry or Division, the administrative control of two entities established under the said Act including Pakistan Telecommunication Authority (PTA) and Frequency Allocation Board (FAB) is with the Cabinet Division. The PTA has been constituted under the Act ibid and its administrative control was transferred from the Ministry of Science and Technology to the Cabinet Division vide notification no. 4-15/98-Min-I dated 15th October, 2002 **(Annex-I)** .

Accordingly, PTA was formally placed under the administrative control of the Cabinet Division in the Rules of Business, 1973 vide S.R.O. 433 (1)/2003 dated 20th May, 2003 **(Annex-II)** .

(b) Under entry no. 2 serial no. 83 of the Rules of Business, 1973, PTA lies within the administrative purview of the Cabinet Division **(Annex-III).** Therefore, any section of the Pakistan Telecommunication (Re-organization) Act, 1996 or any rule of the rules made under the Act, which deals with the administrative matters of the PTA, lies within the purview of the Cabinet Division. Furthermore, any amendment to be made in the Pakistan Telecommunication (Re-organization) Act, 1996 or the rules to the extent of their being related to the administrative matters of the PTA will also fall within the purview of the Cabinet Division.

Annex-I

TO BE PUBLISHED IN PART-III OF THE GAZETTE
OF PAKISTAN EXTRAORDINARY

Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Cabinet Division
****

Islamabad, the 15th October, 2002

NOTIFICATION

No.4-15/98-Min.I The Competent Authority has been pleased to transfer the administrative control of Pakistan Telecommunication Authority from the Ministry of Science and Technology to the Cabinet Division, with immediate effect.

(Shahid Humayun)
Joint Secretary to the Cabinet

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Islamabad

Copy forwarded to:-

1. Chief of Staff to the President/Chief Executive
2. Principal Secretary to the President/Chief Executive
3. All Federal Ministers/Ministers of State/Advisors
4. Secretaries/Additional Secretaries Incharge of Ministries/Divisions
5. Chief Secretaries of the Provinces
6. Joint Secretary (Admn), Cabinet Division, Islamabad
7. AGPR, Islamabad
8. Principal Information Officer, PID, Islamabad

(Shahid Humayun)
Joint Secretary to the Cabinet

Annex-II

TO BE PUBLISHED IN THE GAZETTE OF PAKISTAN EXTRAORDINARY

GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
CABINET DIVISION

****

Islamabad, the 20th May, 2003.

NOTIFICATION

S.R.O 433 (I)/2003.- In exercise of the powers conferred by Articles 90 and 99 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President is pleased to direct that the following further amendments shall be made in the Rules of Business, 1973, namely:-

In the aforesaid Rules,-

(1) (a) in rule 15, in sub-rule (4), for the word "Office" the words and brackets "Secretariat (Public)" shall be substituted;

(b) in rule 37, for the word "Office" the words and brackets "Secretariat (Public)", shall be substituted; and

(c) in rule 46, in sub-rule (1) for the word "Office" the words and brackets "Secretariat (Public)" shall be substituted;

(2) in Schedule II,-

(a) in serial number 1,-

(i) after entry 16, the following shall be inserted, namely:-

"17. Administrative control of Shaikh Zayed Postgraduate Medical Institute, Lahore."; and

(ii) in entry 53, after the comma, words, brackets and letters "the Pakistan Telecommunication Authority (PTA)" shall be inserted;

(b) for serial number 6, and the entries relating thereto, the following shall be substituted, namely:-

"6. Defence Production Division

1. Laying down policies or guidelines on all matters relating to defence production.

2. Procurement of arms, firearms, weapons, ammunition, equipment, stores and explosives for the defence forces.

3. Declaration of industries necessary for the purpose of defence or for the prosecution of war.

4. Research and development of defence equipment and stores.

5. Co-ordination of defence science research with civil scientific research organizations.

6. Indigenous production and manufacture of defence equipment and stores.

7. Negotiations of agreements or MOUs for foreign assistance or collaboration and loans for purchase of military stores and technical know-how or transfer of technology.

8. Export of defence products.

9. Marketing and promotion of activities relating to export of defence products.

10. Co-ordinate production activities of all defence production organizations or establishments.";

(c) in serial number 14, after entry 14 the following new entry relating thereto shall be added, namely:-

"15. Administrative control of the National Institute of Handicapped, Islamabad.";

(d) in serial number 17A, in entry 8, the letter and comma "PTA," shall be omitted; and

(e) in serial number 21,-

(i) for entry 10, the following shall be substituted namely:-

"10. Federal Government functions in regard to the Supreme Court, Supreme Judicial Council, High Courts, Federal Shariat Court, Federal Ombudsman and the Tax Ombudsman.";

(ii) in entry 20 after the bracket, at the end, the words, figures, brackets and comma "and section 32 of the Establishment of Office of Federal Tax Ombudsman Ordinance, 2000 (XXXV of 2000)" shall be inserted; and

(iii) in entry 32, after the word "Law" the words "and Justice" shall be inserted;

(3) in Schedule III,-

(a) serial number 65 in column 1 and entry relating thereto in column 2, shall be omitted; and

(b) serial number 87 in column 1 and entry relating thereto in column 2, shall be omitted;

(4) in Schedule-IV,-

(a) in serial number 2,-

(i) for the word "Office", the words and brackets "Secretariat (Public)", shall be substituted; and

(ii) in the Note, for the word "Office", the words and brackets "Secretariat (Public)", shall be substituted.";

(b) in serial number 3,-

(i) for the word "Office", the words and brackets "Secretariat (Internal)", shall be substituted; and

(ii) in the Note, for the word and brackets "Office", the words "Secretariat (Internal)", shall be substituted."; and

(5) In Schedule V-B, after serial number 36B and entry relating thereto, the following new serial number and entry relating thereto shall be inserted, namely:-

"36C. Appointment of Judges of the Accountability Courts."

[No.4-10/2002-Min]

(Anwarul Haque)
Deputy Secretary

Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Islamabad.

Copy forwarded to:-

1. Chief of Staff to the President.
2. Principal Secretary to the Prime Minister.
3. Secretaries/Additional Secretaries Incharge of Ministries/ Divisions.
4. Military Secretaries to the President/Prime Minister.
5. Chief Secretaries of the Provincial Governments.

(Anwarul Haque)
Deputy Secretary

Annex-III

For official use only

RULES OF BUSINESS, 1973

(As Amended up to 24th March, 2025)

CABINET SECRETARIAT
(Cabinet Division)
Islamabad

[Ministerial-I Section]

SCHEDULE II

[Rule 3 (3)]

DISTRIBUTION OF BUSINESS AMONG THE DIVISIONS

1. Omitted vide SRO 83(I)/2025 dated 4th February, 2025

2. Cabinet Division

1. All secretarial work for the Cabinet, National Economic Council and their Committees, Secretaries' Committee.
2. Follow up and implementation of decisions of all the bodies mentioned at (1) above.
3. Omitted vide S.R.O 226(I)/2010 (F.No.4-4/2007-Min-I), dated 2nd April, 2010.
4. National Economic Council: Its constitution and appointment of members.
5. Secretaries Committee.
6. Central Pool of Cars.
7. All matters relating to President, Prime Minister, Federal Ministers, Ministers of State, Persons of Minister's status without Cabinet rank, Special Assistants to the Prime Minister.
8. Appointments, resignations, salaries, allowances and privileges of Provincial Governors.
9. Strength, terms and conditions of service of the personal staff of the Ministers, Ministers of State, Special Assistants to the Prime Minister, dignitaries who enjoy the rank and status of a Minister or Minister of State.
10. Rules of Business: Setting up of a Division, allocation of business to a Division and constitution of a Division or group of Divisions as a Ministry.
11. Implementation of the directives of the President/Prime Minister.
12. Preparation of Annual Report in relation to Federation on observance of Principles of Policy.
13. Budget for the Cabinet: Budget for the Supreme Judicial Council.
14. Omitted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
15. Coordination of defence effort at the national level by forging effective liaison between the Armed Forces, Federal Ministries and the Provincial Governments at the national level; Secretariat functions of the various Post-War Problems.
16. Communications Security.
17. Omitted vide SRO 445 (I) /2012, dated 30.4.2012.
18. Instructions for delegations abroad and categorization of International conferences.
19. Security and proper custody of official documents and Security Instructions for protection of classified matter in Civil Departments.
20. Preservation of State Documents.
21. Coordination: Control of fixed line office and residence telephones, mobile

phones, faxes, internet/DSL connections, ISD, toll-free numbers, green telephones etc., staff cars; Rules for the use of staff cars; common services such as teleprinter service, mail delivery service, etc.

22. Civil Awards: Gallantry Awards.

23. Tosha Khana.

24. Omitted vide SRO 834(i) / 2015 dated 24-8-2015.

25. Repatriation of civilians and civil internees from India, Bangla Desh and those stranded in Nepal and other foreign countries, and all other concerned matters.

26. Resettlement and rehabilitation of civilians and civil Government servants uprooted from East Pakistan including policy for grant of relief and compensation for losses suffered by them.

27. All matters arising out of options exercised by and expatriation of Bengalies from Pakistan.

28. Grant of subsistence allowance to Government servants under the rule making control of the Government of East Pakistan and its corporations, and their families stranded in West Pakistan.

29. Management of movable and immovable properties left by the Bengalis in Pakistan.

30. Administration of the "Special Fund" for POWs and civilian internees held in India and War displaced persons.

31. Defence of Pakistan Ordinance and Rules.

32. Omitted vide SRO1088 (I)/2011, dated 09.12.2011.

33. Stationery and Printing for Federal Government official Publications, Printing Corporation of Pakistan.

34. Omitted vide SRO1088 (I)/2011, dated 09.12.2011.

35. Omitted vide SRO No.246 (1)/2001, dated 26.4.2001.

36. Omitted vide Cabinet Division Notification No.4-5/99-Min.I, dated 3rd June, 1999.

37. Omitted vide SRO 577(I)/2002, dated 31.8.2002.

38-41. Omitted vide SRO 226(I)/2010, dated 02.04.2010.

42-51. Omitted vide SRO 538 (I)/2001, dated 26.7.2001.

52. National Archives including Muslim Freedom Archives.

53. Omitted vide SRO 464 (1) / 2017 dated 12-06-2017.

54. Omitted vide SRO788 (I)/2011, dated 23.08.2011.

55. People Works Programme (Rural Development Programme).

56. Pride of Performance Award in the field of arts.

57-60. Omitted vide SRO1088 (I)/2011, dated 09.12.2011

61. Pride of Performance Award in academic fields.

62. Omitted vide SRO 428 (1)/2018 dated 04-04-2018.

63. Omitted vide SRO 428 (1)/2018 dated 04-04-2018.

64. Omitted vide SRO 48 (1)/2016 dated 26.1.2016.

65. Omitted vide SRO 389 (I)/2013 dated 15.05.2013.

66. Omitted vide SRO 445 (I)/2012 dated 30.04.2012.

67. Omitted vide SRO 389 (I)/2013 dated 15.05.2013.

68. Omitted vide SRO 428 (1)/2018 dated 04-04-2018.

69. Omitted vide SRO 389 (I)/2013 dated 15.05.2013.

70. Omitted vide SRO 389 (I)/2013 dated 15.05.2013.

71. Omitted vide SRO 973(1)/2017 dated 25-09-2017.

72. Omitted vide SRO 1373(1)/2021 dated 01-12-2021.

73. Omitted vide SRO 487 (1)/2019 dated 23-04-2019.

74. Omitted vide SRO 48 (1)/2016 dated 26.1.2016.

75. Omitted vide SRO 487 (1)/2019 dated 23-04-2019.

76. Pakistan Tourism Development Corporation and its subsidiaries.

77. Treaty Implementation Cell.

78. Islamabad Club.

79. Omitted vide SRO 1373(1)/2021 dated 01-12-2021.

80. Omitted vide SRO 1025 (1)/2020 dated 8th October, 2020.

81. Pakistan Commissions of Inquiry Act, 2017.

82. Naya Pakistan Housing and Development Authority.

83. Administrative control of the National Electric Power Regulatory Authority (NEPRA), Pakistan Telecommunication Authority (PTA), Frequency Allocation Board (FAB), Oil and Gas Regulatory Authority (OGRA) and Public Procurement Regulatory Authority (PPRA).

84. Prime Minister's Performance Delivery Unit (PMDU) including Pakistan Citizen Portal (PCP), operation and management of which shall be managed by Prime Minister's Office (Public).

85. (i) Warrant of precedence;
(ii) Pakistan Flag;
(iii) Coat of Arms, National Emblem, monograms, seals;
(iv) Standard time for Pakistan;
(v) Public holidays; and
(vi) Gazette of Pakistan.

[1] 86. Institutional Reforms Cell.

[2] 87. Special Technology Zones Authority.

---

[1] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024 [From 1st July, 2022 till 4th June, 2023 Institutional Reforms Cell remained under the Establishment Division (F.No.471(S)/2022-Cab;F.No. 4-1/2023-Min-I)].

[2] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024

[1]88. Sheikh Sultan Trust.

[2] 89. Pakistan Cricket Board.

[3] 90. National Seed Development and Regulatory Authority.

[4]91. Cannabis Control and Regulatory Authority.

[5]92. Administrative functions in respect of the National Anti-Money Laundering and Counter Financing of Terrorism Authority Act, 2023 (LIII of 2023).

[6]93. National Anti-Money Laundering and Counter Financing of Terrorism Authority of Pakistan.

[7]94. National Engineering Services Pakistan (NESPAK).

3. Omitted vide SRO 1171(1)/2018 dated 01-10-2018

4. Climate Change and Environmental Coordination Division

1. Omitted vide SRO 793 (1)/2018 (F.No.4-1/2018-Min-I) dated 25-06-2018.
2. Pakistan Environmental Protection Council.
3. Pakistan Environmental Protection Agency.
4. Global Environmental Impact Study Centre, Islamabad.
5. National policy, plans strategies and programmes with regard to disaster management including environmental protection, preservation, pollution, ecology, forestry, wildlife, biodiversity, climate change and desertification.
6. Coordination, monitoring and implementation of environmental agreements with other countries, international agencies and forums.
7. Policy formulation, coordination and reporting of human settlements including urban water supply, sewerage and drainage.
8. Islamabad Wildlife Management Board.

5. Commerce Division

1. Imports and export across custom frontiers including,-
   (i) treaties, agreements, protocols and conventions with other countries and international agencies bearing on trade and commerce;
   (ii) promotion of foreign trade including trade offices abroad, trade delegations to and from abroad, overseas trade exhibitions and conferences and committees connected with foreign trade;
   Note: Textile Industry Division will be consulted on textile trade negotiations and also associated with Textile Sector Trade Promotion.
   (iii) standards of quality of goods to be imported and exported.
   (iv) transit trade and border trade; and

[1] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
[2] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
[3] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
[4] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
[5] Inserted vide SRO 1434 (I)/2024 dated 11-09-2024
[6] Inserted vide SRO 1986 (I)/2024 dated 05-12-2024
[7] Inserted vide SRO 1986 (I)/2024 dated 05-12-2024

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ضمنی سوال۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: بہت شکریہ چیئرمین صاحب! یہ جو Technology Zones ہیں یہ ادارہ پوراCabinet کے نیچے ہے۔Ministry of ITکااس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔منسٹر صاحب!kindly آپ اس کو دوبارہ دیکھ لیجئے۔

جو بات ابھی منسٹر صاحب نے کہی ہے میرے تیسرے سوال کاجواب اس کے اندر شامل ہو جاتا ہے۔ میرا سوال ان سے یہ تھا کہ PTA جو ہے وہ Cabinet کے administrative control میں ہے۔آیا کہ PTA کے حوالے سے قانون سازی کون سے ادارے کے پاس ہے؟ کیونکہ Ministry of ITاس کی line Ministry ہے۔یہاں جواب میں لکھا ہے پیرا ب میں اس کے حوالے سے جو قانون سازی ہے اس کاکام بھی Cabinet Division کا ہے۔تو چیئرمین صاحب! یہی وہ understanding جو زبانی منسٹر صاحب نے ابھی فرمائی وہ جواب میں نہیں لکھی ہوئی ہے۔ تو اگر جو جواب لکھا ہے اس کو یا تو correct کر لیا جائے اور منسٹر صاحب نے بالکل درست بات کی کہ PTA کی line Ministry, Ministry of IT ہے۔ Administrative controlکا مطلب صرف اتنا ہے کہ ان کی نوکریوں کے حوالے سے اور ان کی تنخواہوں کے حوالے سے یا کوئی ایسی چھٹی کے حوالے سے بات آتی ہے تو وہ Cabinet Divisionدیکھ لے۔ Technical aspects تمام کے تمام اور جو Law ہے Pakistan Telecommunication (Re-organization) Act, وہ Ministry of IT کے نیچے ہے۔اس میں ترمیم کرنے کا اختیار بھی Ministry of ITکا ہی ہے جو کہ منسٹر صاحب بالکل درست فرمارہے ہیں لیکن Cabinet Division ہٹ دھرمی کرتے ہوئے اس قانون میں ترمیم کا اختیار بھی اگر اپنے پاس لینا چاہتا ہے تو اسے correct کرنے کی ضرورت ہے۔ تو منسٹر صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ جو انہوں نے زبانی فرمایا ہے اس کو لکھ کر مجھے کب دیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں معزز سینیٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو معروضات میں نے ان کے سوال کے جواب میں کہیں انہوں نے اسے appreciate کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ بالکل صحیح جواب تھا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین ! یہ جو PTA کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے میں نے کہا کہ اس کے جو administrative matters ہیں۔ میں وہ line پڑھ دیتا ہوں کہ

"PTA was formally placed under the administrative control of the Cabinet Division in the Rules of Business, 1973 vide S.R.O. 433 (1)/ 2003 dated 20th May, 2003".

نمبر 2 پر annexure ساتھ لگا ہوا ہے۔ یہ سب تو administrative control کے حوالے سے ہے۔ جو technical matters ہیں، بے شک اسے Ministry of IT دیکھتی ہے لیکن بنیادی طور پر یہ جو authorities ہیں، رولز آف بزنس کے تحت چلتی ہیں اور اس کے تحت ان کے اندر اگر کسی طرح کی کوئی ترمیم کی جاتی ہے تو وہ آپ کے administrative matters کی وجہ سے کابینہ کے پاس آتی ہے۔ چونکہ دونوں محکمے حکومت کے ہیں تو میرے خیال میں اس میں نہ تو کوئی conflict of interest والی بات ہے اور نہ اس میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں کسی طرح سے IT یا کابینہ کو آپس میں کوئی problem ہو۔ لہٰذا، یہ authorities بہت amicably چل رہی ہیں۔ اس وقت ہماری top rated authorities کے جو results آرہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ملک جو بہتر سے بہتر صورتحال کی طرف جارہا ہے، وہ سب آپس میں understanding اور harmony سے چلانے کی وجہ سے ہے۔ میں تمام authorities کی بات کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی اور ضمنی سوال؟

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: جناب! وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ محکموں کو harmony کے تحت چلایا جارہا ہے، بالکل ایسا ہی ہوگا لیکن وفاقی حکومت کی جو اسکیم ہے، اس میں Ministry of IT is the custodian of the Pakistan Telecom Reorganization Act. اس میں ترمیم کا اختیار بھی Ministry of IT کے پاس ہی ہے۔ اب اگر کابینہ ڈویژن صرف انتظامی کنٹرول کے باعث قانون کی ترمیم کرنا شروع کر دیں گے تو پھر آپ کو رولز آف بزنس کو amend کرنے پڑے گا۔ یہ discrepancy کافی تکلیف پہنچارہی ہے کیونکہ ابھی چیئرمین، پی۔ٹی۔اے اور ان کی ٹیم کی تنخواہیں بڑھانے کے حوالے سے ایک ترمیم آرہی

تھی۔ اس پر کافی بحث مباحثہ کرنے کے بعد یہ agree ہوا کہ Ministry of IT ہی Telecom Reorg Act کی custodian ہے اور اس میں ترمیم بھی وہی کریں گے لیکن کابینہ ڈویژن ابھی تک اس بات کو سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔ للذا، یہ harmony صرف زبانی حد تک ہے، کتابوں کی حد تک نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر اعظم سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! انوشہ رحمان صاحبہ کی observation بالکل درست ہے۔ 2003 کے اندر جب رولز آف بزنس بن رہے تھے تو میں اس کمیٹی کا رکن تھا۔ اس میں جو بنیادی طور پر جو ہم نے discuss کیا، وہ یہ تھا کہ یہ ایک autonomous ادارہ ہوگا جس طرح business venture ہوتے ہیں، اس طریقے سے اس کو promote کیا جائے گا۔ جس طریقے سے آپ دیکھیں کہ الیکشن کمیشن کو ہم نے autonomous بنایا لیکن پارلیمانی امور اس کے دوسرے aspects کو دیکھتا ہے۔ اس کی کسی چیز میں مداخلت نہیں کرتا بلکہ last time جب میں پارلیمانی امور کا وزیر تھا تو ہم نے باقاعدہ طور پر finance کے معاملے میں بھی ان کو autonomous کیا۔ للذا، گزارش یہ ہے کہ ان کی observation بالکل درست ہے۔ میرے خیال میں اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جناب۔ جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! میں نے تو آپ کو administrative and technical matters کے حوالے سے اس وقت رولز آف بزنس کے تحت جو صورت حال ہے، اسے honourable House کے گوش گزار کیا ہے۔ باقی اگر رولز آف بزنس میں کسی نے کوئی ترمیم تجویز کرنی ہے تو اس معاملے کو ہاؤس میں لے کر آئیں، پھر اس پر debate کریں گے، اسے discuss کریں گے، اگر کوئی چیز ان اداروں کی بہتری کے لیے ہوئی تو اسے ضرور incorporate کریں گے۔ فی الحال جو معاملات چل رہے ہیں، وہ باقاعدہ ایک طے شدہ رولز آف بزنس کے تحت چل رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید وقار مہدی صاحب۔

سینیٹر سید وقار مہدی: چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب سے میں صرف یہ سمجھنا چاہتا ہوں کہ یہاں جواب میں لکھا ہے کہ چونکہ رولز آف بزنس، 1973 کے تحت پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن تنظیم نو ایکٹ، 1996 کو کسی وزارت یا ڈویژن کے سپرد نہیں کیا گیا۔ اس لیے مذکورہ ایکٹ کے تحت قائم دونوں اداروں کا کنٹرول کابینہ ڈویژن کے پاس ہے۔ یہاں ایک Annexure-I لگا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ 15 اکتوبر، 2002 کو جاری ہوا۔ The competent authority has been pleased to transfer the administrative control of Pakistan Telecommunication Authority from the Ministry of Science & Technology to the Cabinet Division with immediate effect. لہٰذا، اس کا انتظام کسی کے پاس تو تھا جو یہ کابینہ ڈویژن کے پاس آیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! ظاہر ہے رولز آف بزنس میں with the passage of time ترامیم ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے ساتھ authorities اور ان کا کنٹرول مختلف وزارتوں اور اداروں کو دیا جاتا ہے لیکن اس وقت جو prevalent Rules of Business ہیں، اس کے تحت یہ ادارے کابینہ ڈویژن کے پاس ہیں جو کہ براہ راست ظاہر ہے وزیر اعظم کو جواب دہ ہوتے ہے۔ ان تمام authorities کی administration یا پھر administrative control کابینہ ڈویژن دیکھتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر 4 سینیٹر سید مسرور احسن صاحب۔

*Question No. 4 **Senator Syed Masroor Ahsan**:

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) total number of retired officers of BS-19 to BS-22, appointed on extension basis alongwith name, designation and salary wise breakup during last four years; and

(b) *names wise details of officers who were granted another extension after completion of their four years term and reasons thereof?*

Mr. Ahad Khan Cheema:

(a) It is stated that the Establishment Division is the cadre administrator in respect of four occupational groups i.e. PAS, PSP, SG and OMG. It is further stated that the following two officers were granted extension during the last four years:
-

Sr#	Name and BPS	Designation	Year	Salary
01.	Abdul Hakeem Rahi (SG) (BS-19)	Deputy Consultant (HRMPC)	2021 (1-year extension)	Corresponding Pay Scale of BPS-19
02.	Dr Syed Shireen Gul (SG) (BS-19)	Associate Professor (Neonatology)	2023 (two years)	Corresponding Pay Scale of BPS-19

(b) "Nil"

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی ضمنی سوال؟

سینیٹر سید مسرور احسن: جناب! میرا سوال یہ تھا کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران BS-19 تا BS-22 کے ریٹائرڈ افسران کی تعداد کتنی ہے لیکن اس میں کوئی تعداد نہیں دی گئی ہے۔ تعداد پوچھی جاتی ہے تو downsizing and rightsizing مزدوروں کی تو کردی جاتی ہے اور اس کی figure بھی بتادی جاتی ہے لیکن اس سوال کے ذریعے میں 19 سے 22 تک کے افسران کی تعداد جو گزشتہ چار سالوں میں ریٹائر ہوئے ہیں، ان کی تعداد کیا ہے لیکن جواب میں کوئی تعداد نہیں دی گئی ہے۔ نہ ان کی تنخواہ ہے، نہ ان کی extension کی کوئی بنیاد یا وجہ بتائی گئی ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ ان افسران جن کو چار سالہ مدت مکمل ہونے پر دوبارہ توسیع دی گئی، ان کی نام وار تفصیلات نیز اس توسیع کی وجوہات کیا ہیں۔ پہلے حصے کا تو جواب مکمل نہیں ہے۔ دوسرے حصے کا جواب کس طرح دیتے ہیں، وہ بتادیں یا پہلے حصے کا جواب بھی مکمل کردیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: چیئرمین صاحب! سینیٹر صاحب نے سوال پوچھا ہے، چونکہ انہوں نے کہا کہ جواب نہیں دیا گیا تو مجھے مجبوراً وہ سوال پڑھنا پڑ رہا ہے۔ سوال یہ پوچھا گیا کہ:

The total number of retired officers of BS-19 to BS-22

appointed on extension basis along-with names, designation and salary-wise break-up during last four years.

اس کے جواب میں صرف دو ایسے افسران ہیں جو کہ BS-19 سے BS-22 میں ہیں جن کو پچھلے چار سالوں کے دوران extension دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک کا نام عبدالحکیم ہے جبکہ دوسرے کا نام ڈاکٹر سید شیریں گل ہے۔ سیریل نمبر ایک کے افسر کو 2021 میں ایک سال کی extension دی گئی تھی جو کہ ختم ہو چکی ہے۔ دوسرے افسر کو 2023 میں دو سال کے لیے extension دی گئی۔ وہ مدت بھی ختم ہو چکی ہے۔ اس کے بعد further ان کی extension میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ سوال کے part (b) میں انہوں نے پوچھا ہے:

Name wise details of the officers who were granted another extension after completion of their four years term and reasons thereof?

اس میں کوئی ایک افسر بھی ایسا نہیں ہے جس کی extension میں اضافہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا، نہ extension ہوئی ہے اور نہ اس کی آگے کوئی وجوہات ہیں۔

سینیٹر سید مسرور احسن: جناب! انہوں نے سوال کو انگریزی میں پڑھا ہے۔ میرے سوال کو اردو میں صرف غور سے سن لیں۔ پہلے میرا سوال سن لیں، اس کے بعد پھر آپ انگلش میں جواب دے دیجیے گا، میں سن لوں گا۔ میں مزدور طبقے سے تعلق رکھتا ہوں، اسی لیے میرا یہ سوال ضروری ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران BS-19 تا 22 کے ریٹائرڈ افسران کی تعداد بتائیں۔ آپ نے کہاں اس میں تعداد دی ہے۔ انگریزی میں لکھی ہوگی۔ آپ کو پتا ہے مزدور طبقہ انگریزی نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے اردو میں اسی لیے پوچھا ہے۔ نیز ان کے نام، عہدے اور تنخواہ کی تفصیلات جنہیں extension کی بنیاد پر تعینات کیا گیا۔ یہ میرا simple سا سوال تھا۔ نہ تعداد بتاتے ہیں اور نہ کچھ بتاتے ہیں، بس جواب مکمل ہے، جی ہاں کہہ دیتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! اس کا اردو میں جواب یہ ہے کہ اس سوال کے لیے میرے خیال میں کوئی اردو اور انگریزی کے پروفیسر بلا لیتے ہیں، دونوں کو بٹھا کر اس کا مفہوم ایوان کے سامنے رکھیں۔ سوال یہ ہے کہ پچھلے چار سالوں میں کون سے ایسے ریٹائرڈ افسران ہیں جنہیں دوبارہ extension دے کر، BS-19 سے BS-22 پر تعینات کیا گیا ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: اس سوال کے دو الگ الگ حصے ہیں۔ میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ کوئی پردے والی بات نہیں ہے۔ یا تو آپ اس سوال کو para-wise divide کریں۔ جناب چیخنے سے بات نہیں بنے گی۔ یا تو clarity کے لیے اس سوال کو دو حصوں میں divide کریں کہ چار سالوں میں کتنے افسران ریٹائر ہوئے ہیں، یہ part (1) ہے۔ اس کا part (2) یہ ہے کہ ان افسران میں سے کتنے افسران کو extension دی گئی ہے۔ آپ سوال کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ ایک ہی line میں آپ پوچھ رہے ہیں کہ چار سال میں ریٹائر ہونے والے افسران میں سے extension کن کو دی گئی ہے۔ وہ دو افسران ہیں جن کا نام دے دیا گیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر انہیں چار سالوں کی لسٹ چاہیے تو ہم وہ دینے کے لیے تیار ہیں۔ ایک اور سوال جمع کروادیں، تمام لسٹ دے دیں گے، ان کی مراعات بھی دے دیں گے، ان کی تنخواہ کی تفصیل بھی دے دیں گے۔ یہ تو open document for public ہوتا ہے، اس میں کوئی secret بات تو نہیں ہے کہ حکومت چھپا کر رکھے گی۔ میرے خیال میں سمجھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہے۔ ہم clarity کے لیے معزز سینیٹر صاحب کو وہ لسٹ دے دیں گے۔ اگر سوال نہیں پوچھنا چاہتے تو میں ان کو in person وہ لسٹ دے دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر بلال احمد خان۔ آپ کا supplementary سوال کیا ہے؟

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سینیٹر مسرور احسن صاحب کے سوال کو آگے لے جاتے ہوئے honourable Minister سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا سوال یہ

ہے کہ پچھلے چار سالوں میں 19 گریڈ اور 20 گریڈ تک کے جتنے officers retired ہوئے ہیں، ان کی تعداد بتائیں۔ میرا سوال اس میں add کر دیں کہ یہ تعداد آپ 19, 20, 21 and 22 grade officers کی الگ، الگ کر کے بتائیں۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ Federal province wise, میں 19 سے لے کر grade 22 تک کتنے officers اس وقت موجود ہیں۔ جو ان کا کوٹا ہے یعنی بلوچستان، سندھ، خیبر پختونخوا اور پنجاب کا، کیا وہ پورا ہے اور اگر پورا نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں کہ یہ پورا کیوں نہیں کیا گیا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب! گزارش یہ ہے کہ جب بھرتیاں ہوتی ہیں تو اس وقت بالکل تمام صوبوں کا quota system follow کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ اس سوال سے متعلق تو نہیں ہے لیکن نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں مختلف سوالات آتے رہتے ہیں تو میں اس معاملے میں بالکل sure ہوں کہ quota system follow کیا جاتا ہے اور آبادی کے لحاظ سے جو چھوٹے صوبے ہیں، ان کے quota کی ابھی تک کوئی violation نہیں ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ quota system بھرتیوں کے لیے تو follow ہوتا ہے لیکن retirement کے لیے نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کی عمر 60 سال کی ہوگی، اس نے گھر جانا ہے چاہے اس کا تعلق کسی بھی صوبے سے ہو لہٰذا گھر جاتے ہوئے آپ quota system follow نہیں کر سکتے۔ تیسری بات یہ کہ میں دوبارہ عرض کر دوں کہ اگر یہ list چاہیے تو ہم آپ کو بالکل یہ provide کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ کوئی fresh question دے دیں اور اگر دینا نہیں چاہتے تو جناب آپ کوئی direction دے دیں، میں ایوان کے سامنے ساری چیزیں details کے ساتھ share کر دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بلال احمد خان صاحب، آپ کوئی fresh question دے دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر بلال احمد خان: جناب! اب جب بلوچستان کا بندہ اپنے quota پر آ ہی نہیں رہا جبکہ بلوچستان کا share 5 per cent ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ بلوچستان کا 5 per cent پورا ہو رہا ہے یا نہیں اور کیا آپ یہ figures میں بتا سکتے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب، یہ 100 فیصد follow ہو رہا ہے۔ میں نے آپ کو عرض کیا کہ چونکہ یہ سوال دونوں Houses میں ایک سے زیادہ مرتبہ پوچھا گیا ہے اور میں نے اس کا تفصیلی جواب بھی دیا ہے۔ ہم وہ اعداد و شمار بھی دے سکتے ہیں۔ سینیٹر بلال صاحب کو details بھی بتائی گئی ہیں۔ بلوچستان، خیبر پختونخوا، اور سندھ کا quota سو فیصد follow ہوتا ہے اور ان کی کوئی سیٹ دوسرا صوبہ نہیں لے سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر بلال صاحب، آپ fresh question دے دیں۔ سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا، سب کا data آپ کو پورا مل جائے گا۔ جی سینیٹر سیف اللہ ابڑو۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! چونکہ میرے mic کی light جل رہی تھی تو آپ پہلے مجھے موقع دے دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل آپ کو موقع دیں گے۔ باقی ساتھی بھی تھے۔ میں نے یہ آخری ضمنی سوال آپ کے لیے رکھا ہوا تھا کیونکہ مجھے پتا تھا کہ آپ پھر اشارہ کریں گے لہٰذا اس سے پہلے میں انہیں یہ موقع دیتا ہوں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب، ہمیں تو بڑی خوشی ہے کہ آج آپ بیٹھے ہیں ورنہ ہم تو آج کسی اور mood سے آئے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اللہ آپ کو عزت دیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ہم جب 1986 میں engineering پڑھ رہے تھے تو اس وقت سینیٹر مسرور احسن صاحب پیپلز پارٹی کے لیڈر تھے۔ ابھی ایک senior leader کے question پر سوال اٹھانا کہ۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنے سوال پر آئیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں اسی طرف آرہا ہوں۔ سینیٹر بلال احمد خان نے ابھی دس منٹ بات کی۔ سب ہمارے ساتھ ایسا کرتے ہیں، آپ نہ کریں۔ بات یہ ہے کہ ان کے question پر یہ سوال اٹھانا کہ اس کی language صحیح نہیں ہے مطلب اب کراچی کے سینیٹر کو یہ بتایا جائے گا کہ آپ کی [1][***] نہیں ہے تو میرے خیال میں یہ تعجب کی بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ الفاظ expunge کردیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ڈاکٹر طارق فضل صاحب ہمارے بھائی ہیں اور ان کے لیے بہت عزت ہے۔ وہ ہر question کا کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ ایسے نہیں ہوتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایسی کیا وجوہات تھیں کہ یہ جو دو officers ہیں جن میں پہلے کو ایک سال اور دوسرے کو 2023 میں دو سال کی extension دی گئی۔ کیا ان کے جانے سے department بند ہو رہا تھا یا چل نہیں رہا تھا یا ان کی کیا expertise تھی کہ ان کو extension دی گئی۔ اس کے بعد اب جب انہوں نے وہ requirement and duties fulfill کیں تو اب ان کا کیا status ہے۔ کیا ابھی بھی ان کی خدمات لے جارہی ہیں یا وہ چلے گئے ہیں لیکن میرے خیال میں شاہ صاحب کے سوال پر سوال اٹھانا قیامت کی نشانی ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہی شاہ صاحب کل آپ کو ووٹ دیں گے اور پہلے بھی دیتے رہے ہیں، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: سینیٹر ابڑو صاحب اور ہر honourable Senator کے لیے جو ایوان میں either on the right side or the left side بیٹھے ہیں،

[1] Words expunged as ordered by the Presiding Officer.

سب کے لیے احترام ہے۔ میری ان سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ سوال ضرور کریں لیکن ہمیں آپس میں لڑانے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ سے زیادہ serious کوششیں ہوچکی ہیں کہ ہم آپس میں لڑیں لیکن ہم ابھی تک نہیں لڑے۔ میں اپنے اتحادیوں کی بات کر رہا ہوں اور نہ آئندہ ہم لڑیں گے۔ ان شاءاللہ یہ اتحاد بھی قائم رہے گا اور اپنی مدت بھی پوری کرے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی لیڈرشپ اور اس کے معزز ممبران کے لیے چاہے وہ سینیٹ میں ہوں یا قومی اسمبلی میں، ہماری لیڈرشپ کی طرف سے بہت عزت اور احترام ہے۔ ہم بالکل ایک ٹیم کی طرح کام کر رہے ہیں، ملک کی خدمت کر رہے ہیں اور کرتے بھی رہیں گے ان شاءاللہ۔ میں نے یہ اس لیے کہا کہ اس میں کوئی grammatical mistake ہوسکتی ہے یا میں اس پر ہی آجاتا ہوں کہ ہم ہی غلط سمجھ سکتے ہیں لیکن چونکہ سوال ایک ہی bracket میں پوچھا گیا ہے کہ retire ہونے والوں میں سے کتنے لوگوں کو لگایا گیا ہے تو شاید اس وجہ سے misunderstanding ہے۔ میں نے کہا کہ میں وہ ساری تفصیل دے دوں گا، ان شاءاللہ۔ دوسری بات یہ کہ جب بھی کسی retired officer کو اسی ڈیپارٹمنٹ یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں کوئی extension دی جاتی ہے یا re-hire کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے اس کی کوئی ایسی expertise ہوتی ہے immediately ان technical grounds پر اس caliber کا یا اتنا expert بندہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے لیا جاتا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ چار سالوں میں صرف دو آفیسر ہیں جنہیں extension دی گئی ہے۔ سینیٹر صاحب کے سوال کا جو دوسرا part ہے کہ کیا اب بھی وہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو پہلے افسر تھے، ان کو 2021 میں ایک extension دی گئی اور وہ ایک سال کے لیے تھی۔ اس کے بعد وہ retire ہو کر گھر چلے گئے۔ جو دوسرے افسر تھے، انہیں 2023 میں extension دی گئی اور وہ دو سال کے لیے تھی۔ وہ بھی retire ہو کر گھر چلے گئے ہیں اور اس وقت وہ in-service نہیں ہیں تو ایسے مخصوص حالات میں کچھ مخصوص فیصلے کیے جاتے ہیں ورنہ یہ routine habit نہیں ہے۔ Government اور خاص طور پر Prime Minister کی اس وقت جو policies ہیں، وہ extensions پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ نئے لوگ، نیا خون اور young blood, system کے اندر آئے اور بہتر انداز سے ملک کی خدمت کر سکیں تو ان چار سالوں میں صرف یہ دو cases تھے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب، میں ابھی پڑھ رہی تھی جو سینیٹر مسرور احسن صاحب نے اپنے سوال میں پوچھا ہے۔ جو اردو میں لکھا ہوا ہے، وہ یہ ہے کہ گزشتہ چار سالوں کے دوران BS-19 تا BS-22 تک کے ریٹائرڈ افسران کی تعداد، نیزان کے نام، عہدہ اور تنخواہ کی تفصیلات کیا ہیں جنہیں ایکسٹینشن کی بنیاد پر تعینات کیا گیا اور انگریزی میں اس کو دوسرے انداز میں لکھ دیا ہے so there is a discrepancy. میں نے پہلے بھی یہ نوٹ کیا تھا کہ جب کبھی بھی ہم سوالات کرتے ہیں، جب ان کو اردو سے انگلش میں translate کرتے ہیں تو اس کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ سینیٹ سیکرٹیریٹ کے لیے میرا یہ سوال ہے کہ kindly you should look into this matter. These are very sensitive issues. جو پوچھا جاتا ہے،اسے انگریزی میں مختلف انداز میں ڈالا گیا ہے اور اس کا مفہوم بدلا گیا ہے، اس لیے یہ سوال دوبارہ پوچھا جانا چاہیے۔ اس طرح کی جو کوتاہیاں ہوتی ہیں، please you should look into this. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: میں honourable Senator کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جس انداز سے اس question کے بارے میں وضاحت کی ہے۔ میرے خیال میں اس میں مزید clarity آ گئی ہے۔ انہوں نے یہ clarity بھی دی ہے کہ ایک طرح سے misunderstanding ہے جو Urdu سے English میں translation کے وقت ہوئی ہے۔اسے درست کیا جائے گا and I assure کہ ابھی translation کی وجہ سے جو mis-understanding پیدا ہوئی ہے،ان شاء اللہ آئندہ یہ نہیں ہوگی۔ میں ذاتی طور پر سیکرٹری سینیٹ کے پاس بھی جاؤں گا۔ ہم اسے آگے بہتر سے بہتر انداز میں لے کر چلیں گے، ان شاء اللہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلا سوال نمبر 5۔ جی سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن۔

سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن: شکریہ، جناب۔ سوال نمبر 5۔

*Question No. 5 **Senator Faisal Saleem Rehman**:

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the details of annual expenditures of Islamabad Club for the financial years 2023-24 and 2024-25?

Minister Incharge of the Cabinet Division:

Islamabad Club (IC)

EXPENSES DETAILS		
	FY 2023-24 (In Rupees)	FY 2024-25 (In Rupees)
Employees Related Expenses	1,026,506,378	1,122,811,508
Non-Employees Related Expenses	1,257,347,013	1,284,755,488
Total	**2,283,853,391**	**2,407,566,996**

A detailed breakup of ERE and Non-ERE expenses, is attached herewith at **Annex-I**.

Annex-I

ISLAMABAD CLUB
EXPENSES BREAKUP

EXPENSES SUMMARY

		FY 2023-24	FY 2024-25
1	EMPLOYEE RELATED EXPENSES	1,026,506,378	1,122,811,508
2	NON - EMPLOYEE RELATED EXPENSES	1,257,347,013	1,284,755,488
	TOTAL	**2,283,853,391**	**2,407,566,996**

Details:

Employee Related:	FY 2023-24	FY 2024-25
Salaries including Bonus, Leave encashment, Overtime, Service charge, Lesson charges & grautuity	959,359,707	1,054,036,719
EOBI	18,894,400	25,789,000
Staff Welfare	12,175,019	16,801,957
Food cost subsidy to employees	23,917,949	15,757,366
Staff Medical	2,550,867	4,791,496
Staff Insurance	4,239,705	4,656,311
Staff Uniform	5,368,731	978,659
	1,026,506,378	1,122,811,508

Non-Employee Related:	FY 2023-24	FY 2024-25
Cost of Food & beverages	468,689,060	529,286,824
Utilities -Electricity & Sui Gas	288,015,696	293,530,676
Depreciaiotn & amortization	103,715,867	89,819,443
Repair & Maintenance	85,396,459	67,695,330
FUEL	41,671,340	55,912,191
Tournaments / Events	55,314,963	35,225,119
PACKING MATERIAL	19,553,655	25,231,026
CLEANING ITEMS	23,661,906	24,366,648
PURCHASES - STAFF CAFETERIA	26,617,095	21,248,973
HORSE FODDER, PARALI etc	14,831,931	16,906,765
Bank charges	12,807,265	13,069,266
HIRE OF CROCKERY, TENTAGE & LIGHTS	8,899,220	12,485,909
Cinema operating expenses	13,395,903	11,615,400
Printing & stationery	11,476,160	10,320,901
Telephone, postage and internet	6,846,747	7,712,515
TISSUES & NAPKINS	3,626,413	4,329,502
license & taxes	2,691,607	3,841,863
Fumigation	1,983,296	2,063,790
Membership card printing charges	1,983,650	2,084,144
Miscellenious Expenses	44,916,987	42,215,792
Newspaper	1,091,732	1,115,480

Guest room supplies	2,777,524	1,873,696
Linen & wear	2,006,901	1,237,923
Towel gym	893,500	79,500
Insurance expense	2,214,066	1,642,162
Golf PDR expenses	614,740	1,051,980
Purchase of gadget	312,490	677,550
Paper glass	315,300	624,167
Purchase of cricket balls	636,000	300,000
Purchase of shuttlecocks	195,300	236,928
Purchase of tack shop items	122,000	159,200
Purchase of tennis balls	1,402,130	1,317,960
Guest and entertainment	3,833,045	1,065,580
Legal and professional charges	874,263	1,002,500
SMS service expenses	1,540,000	1,000,000
Security expenses	760,985	1,058,655
Advertisement	1,661,817	1,350,131
	1,257,347,013	**1,284,755,488**

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن: جواب میں اسلام آباد کلب کے expenditure کا دیا گیا ہے۔اس پر سال 2023-24 میں 2ارب 28 کروڑ روپے جبکہ سال 2024-25 میں 2ارب 40 کروڑ لاگت آئی ہے۔ پہلی بات یہ کہ اس میں اتنا بڑا increase کیوں آیا ہے؟ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ انہوں نے membership fee کتنی رکھی ہے اور in terms of amount, Government اسے کتنی subsidy دے رہی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: گزارش یہ ہے کہ اسلام آباد کلب کی سال 2023-24 میں expenditure کے حوالے سے جو figures دیئے گئے ہیں، وہ دو طرح کی ہیں۔ ایک employee related ہے یعنی وہاں کام کرنے والے افسران اور دیگر ملازمین ہیں اور ان کی تنخواہیں ہیں۔ باقی جو expenses ہیں یعنی maintenance, food, sports facilities, وہ 1ارب 25 کروڑ ہیں۔ اسی طرح سال 2024-25 میں employees کی تنخواہیں ایک ارب 12 کروڑ ہیں اور ایک ارب اور 28 کروڑ یہ اخراجات ہیں جو تنخواہوں کے علاوہ

Club کے آتے ہیں۔ اس میں، میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ جو standard Islamabad Club میں اس وقت sports facilities کی مد میں اور دیگر سہولیات جو ان کے restaurants ہیں یا اور facilities وہاں پر members کے لیے ہیں، یہ بہت معمولی اضافہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ قیمتوں میں دیکھیں کہ کس تیزی کے ساتھ اضافہ ہو چکا ہے۔ باقی جو اس کی membership کا کیا طریقہ کار ہے، کیا اس کی fees ہے، اس کے لئے میری Senator صاحب سے گزارش ہے کہ ایک fresh question دینا پڑے گا۔ چونکہ یہ technical matter ہے related to the accounts، اس کے لئے میں جواب technical department سے لے کر ان شاء اللہ ایوان کو update کردوں گا۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Minister *Sahib*! is there any supplementary question? Yes Senator Saifullah Abro *Sahib*.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو : میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کتنے employees ہیں جن کے سال میں round about 1 billion salaries جاتی ہیں تو یہ کتنے employees ہوں گے؟ جو 1 billion لیتے ہیں یہ 2023-24 میں 959 million ہیں اور 2024-25 میں 1 billion 54 million ہیں round about average 1 billion بنتا ہے ۔ اس کے بعد نمبر دو یہ اب جو detail میں آجائیں کہ non-employee expenditure آپ کا ہے، یہ fuel کی مد میں 2023-24 میں 41 million ہیں اور 2024-25 میں 55 million ہیں۔ تو یہ ہمارا جو اسلام آباد Club ہے یہ تو چھوٹا سا ایریا ہے، اس میں یہ 6,6 کروڑ کا 5,5 کروڑ کا fuel کس پر expenditure آتا ہے؟ یہ کون سی گاڑیاں ہیں؟ ان کا تو کام ہی جو Club area ہے اس میں ہے ۔ آپ آجائیں purchase of tennis ball پر، tennis balls دو سالوں میں 27 لاکھ کے purchase کیے گئے ہیں۔ یہ جو بھی members ہیں جو بھی پیسہ لگا ہے تو پیسہ ہے public of Pakistan کا۔ 27 لاکھ کے tennis balls! تو کوئی یہاں mechanism ہے کہ ان

کی کوئی audit بھی ہونی چاہیے؟ 27 لاکھ کے tennis balls پر تو مطلب ہے ذہن ہی کام نہیں کرتا۔اب یہ آ جائیں guest and entertainment یہ کس مد میں ہیں کہ 2023-24 میں 3.8 million اور 2024-25 میں 1 million تو وہاں جو بندہ جاتا ہے وہ تو اپنے اخراجات سے اپنا بل pay کرتا ہے، جو بھی اس کا بل ہوتا ہے۔ تو یہ کون سے guests آتے ہیں جن پر یہ 4,5 million خرچ کیے گئے؟ tennis balls پر 27 لاکھ خرچ کیے گئے، fuel پر جو ہے دونوں سالوں میں کوئی 100 million سے زیادہ۔ یہ کون سا ایسا کام کرتے ہیں؟ وہ اسلام آباد Club سے کہیں اور باہر جاتے ہیں؟ ان کی duties ہیں جو ہونی نہیں چاہیں۔ اس کا جواب چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی Minister صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب سب سے پہلے تو میری گزارش یہ ہے کہ زیادہ تر ان اداروں کو accountable کیا جاتا ہے چاہے وہ یہ ایوان بالا ہے، National Assembly ہے، ہماری Public Accounts Committee ہے یا دیگر جو بھی ادارے ہیں جنہیں government funds سے کوئی budget دیا جاتا ہے، کوئی subsidy دی جاتی ہے یا کوئی اور ادارہ انہیں جو ہے وہ پیسا اس میں inject کر رہا ہوتا ہے Islamabad Club ایک روپیہ بھی Government of Pakistan سے نہیں لے رہا۔ سب سے پہلی بات یہ clarity ہونی چاہیے کہ یہ self-sufficient ادارہ ہے۔ Government سے کوئی subsidy نہیں لے رہا، budget میں اس کے لیے کوئی پیسا نہیں رکھا جا رہا۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ کہیں کہ over and above ایک oversight ہے جو کہ Government کے ایک officer grade 22 کے administrator اُس کو look after کر رہے ہوتے ہیں Oversight کے لیے ورنہ اسکا ایک administrative board ہے جس کے تحت وہ چلایا جاتا ہے اور وہ خود ہی اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔ یہ تو پہلی بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام آباد کلب میں جو ان کی gardening ہے، جو ان کے lawns ہیں، ان کی maintenance کا ہے، tractors چلائے جاتے ہیں، جو آپ کا polo ground ہے اس کی اپنی facilities ہیں۔ اس کے لیے ہر وقت آپ وہاں پر دیکھیں تو machinery آپ کو حرکت میں نظر آئے گی۔ میں زیادہ details میں نہیں جاؤں گا، وہ ظاہر ہے سارا petrol اور diesel اسی میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو tennis ball کی انہوں نے بات کی ہے، تفصیلات تو ظاہر ہے میں اس وقت نہیں رکھتا، لیکن میرے پاس جو amount ہے اس میں چودہ لاکھ ہیں، ستائیس لاکھ نہیں ہیں۔ جو میرے پاس اس وقت paper ہے، پتا نہیں میں سال کی ساری بات کر رہا ہوں۔ تو اگر کوئی مزید اس سلسلے میں کوئی detail چاہیے جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ employees کتنے ہیں؟ اور ان کی تمام categories تو وہ details بھی آ جائیں گی، ہم دے دیں گے۔ لیکن again I would say that Government of Pakistan اس کو کسی دور میں کبھی پیسہ نہیں دیتا۔ یہ اپنے funds خود generate کرتے ہیں اور اپنا کام کرتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Minister *Sahib*! yes Senator Danesh Kumar *Sahib*.

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب، آپ کی بات پر مجھے ہنسی آ رہی ہے کہ وہ خود generate کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا کوئی بھی حساب کتاب نہیں ہوگا؟ یہ آپ کی Cabinet Division کے under ہے۔ ایسے بہت سی SOEs ہیں جو خود ہی کرتی ہیں، مگر اس کا احتساب ہوتا ہے یہ آپکے knowledge میں ہونا چاہیئے کہ ان کا احتساب ہوتا ہے لیکن یہاں پر مجھے حیرانگی ہو رہی ہے ٹھیک ہے آپ نے جو فرمایا یہ پیسے اخراجات پر لگتے ہیں مگر ادھر ہے !bank charges، bank charges لکھا ہوا ہے ایک کروڑ 20 لاکھ اور ایک کروڑ 30 لاکھ یہ کس چیز کے bank charges ہیں اگر ان کے اپنے پیسے ہیں اس لحاظ سے تو ان کو profit ملنا چاہیے کہ اگر اپنے پیسے بینک میں جمع کرا رہے ہیں۔ یہ ایک کروڑ 30 لاکھ bank charges کس چیز کے ہیں جناب اس کا جواب مجھے بتا دیں۔ شکریہ۔

جناب پریذا ئیڈنگ آفیسر: تو supplementary question آ گیا ہے Danesh صاحب کا، اس کے بعد پھر اس کو جواب دینے دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب اس کا مختصر جواب ہے۔ جو چیزیں میں کہہ چکا ہوں میں repeat تو نہیں کروں گا۔ میں نے اپنے جواب میں قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ اس ادارے کا نہ audit ہو سکتا ہے نہ اسے کوئی پوچھ سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ سوالات ادارے کے حوالے سے ایوان میں بھی ہم دیتے ہیں اور Public Accounts Committee میں بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ میں نے یہ کہا ہے کہ اس کے اُوپر Government کا پیسا کھانے کا کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ میری مراد یہ ہے کہ یہ ان کے اپنے indigenous resources ہیں جن سے وہ پیسے پیدا کرتے ہیں۔ باقی grade-22 کے serving officer ان کے administrator ہوتے ہیں۔ وہ اسی لیے ہوتے ہیں کہ دیکھا جائے کہ یہاں پر کسی طرح کی کوئی discrepancy نہ ہو، کوئی خورد برد نہ ہو، کسی طرح کی کوئی چوری نہ ہو transparency ہو۔ اور اگر ان اخراجات کے حوالے سے کوئی details مزید چاہیے تو مجھے آپ کو ایک نیا سوال دینا پڑے گا، میں ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو ایک ایک چیز کا breakdown دے دوں گا۔

جناب پریذا ئیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے! سینیٹر پرویز رشید صاحب۔ جناب، رانا صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ Chairman صاحب۔ میں اپنے بھائی اور پیارے دوست اور وزیر صاحب کو صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نہ کہیں کہ حکومت پاکستان نے ایک پیسہ بھی اسلام آباد Club پر خرچ نہیں کیا۔ جنابِ والا، جو زمین ان کے پاس ہے، یہ اربوں نہیں کھربوں روپے کی زمین ہے جو ان کو دی گئی ہے۔ اور پھر ان کو ایک Club بنانے کی اجازت دی گئی جو کہ monopoly تھی اسلام آباد میں اتنی بڑی زمین دے کے کسی کو یہ سہولت دے دی گئی کہ آپ اس پہ Club بنالیں، اور یہ جو کھربوں روپے کی زمین دی گئی جنابِ والا، وہ پاکستان کے عوام کی ملکیت ہے۔ لہٰذا یہ پورا حق پہنچتا ہے کہ ہم ان کا account جو ہے اس کو دیکھیں، ان کے احتساب کے بارے میں گفتگو کریں۔ یہ کہنا کہ انہوں نے ہم سے ایک پیسا نہیں لیا۔ یہ سب کچھ وہ خود اللہ تعالیٰ

سے ساتھ لے کے آئے تھے جب اس دنیا میں انہوں نے جنم لیا تھا، اور اب ان کو کلی اختیار حاصل ہے کہ وہ جیسے مرضی اس Club کو اچھا کریں، برا کریں، کسی کو گھسنے دیں یا نہ گھسنے دیں، کسی کو سہولت دیں یا نہ دیں۔ان سب چیزوں میں وہ مختارِ کل ہیں۔ تو جنابِ والا، یہ حقائق سے منافی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: معذرت چاہتا ہوں اگر بعض الفاظ ایسے ہیں جو میرے منہ میں ڈالے جارہے ہیں جو میں نے کہے نہیں ہیں۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ان کا احتساب نہیں ہو سکتا، میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ انہیں پوچھا نہیں جا سکتا، میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ان کی accountability نہیں ہو سکتی، میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ زمین انہوں نے خریدی ہے۔اس وقت جناب جو بات ہو رہی ہے وہ صرف یہ ہو رہی ہے کہ یہ جو expenses ہیں، سوال یہ پوچھا گیا ہے، میں تو ظاہر ہے اسی حد تک جواب دے رہا ہوں۔ میں نہ اس کا administrator ہوں کہ میں اس کی tennis balls بھی گن کر رکھوں کہ کتنی tennis balls آئیں ہیں اور وہ کہاں سے خریدی گئی ہیں۔ اسی لیے جتنے honourable Senators نے آگے تفصیلات پوچھی ہیں، میں نے کہا کہ وہ میں دے سکتا ہوں لیکن اس کے لیے ایک نیا question دینا پڑے گا۔ بالکل honourable Senator صاحب جو میرے بزرگ بھی ہیں، استاد بھی ہیں، انہوں نے جو بات کی ہے کہ زمین Government of Pakistan نے دی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔آج جو صرف زیرِ بحث بات ہو رہی ہے وہ ان کے ان اخراجات کی ہو رہی ہے کہ یہ کہاں سے incur ہو رہے ہیں اور کتنے ان کی dispensation ہیں۔ تو صرف اسی حد تک میرے جواب کو محدود سمجھا جائے۔ باقی اگر کسی جگہ کی اوپر انہیں پچھلے ادوار میں جو Government کی طرف سے یا State کی طرف سے جو facilitation دی گئی ہے، اس سے تو کوئی انکار نہیں ہے۔ظاہر ہے وہ اس قابل تو نہیں ہیں کہ وہ اپنی زمین خود خریدتے۔ یہ بالکل ٹھیک بات ہے، میں اسے admit کرتا ہوں، لیکن اس وقت current ان کے expenses کی صورت حال میں نے آپکے سامنے رکھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: Islamabad Club کے اندر اگر ہم جاتے ہیں کمرہ لیتے ہیں تو ہمیں 22 ہزار روپے pay کرنے ہوتے ہے اور اگر وہاں مہمان آجائے تو اس کو 32 ہزار روپے pay کرنا پڑتے ہیں اور اس طرح food کا بھی یہی حالت ہے۔ جس طرح محترم پرویز رشید صاحب نے کہا ہے کہ اربوں، کھربوں روپے کی زمین ہے، سہولیات ہیں، سب کچھ ہے۔ پھر تو کمائی بھی بہت ہے، اس کا بھی حساب ہونا چاہیے کہ یہ کماتا کتنا ہے؟ اور کمروں کے حساب سے جو کمائی آجاتی ہے وہ کس کو ملتا ہے؟ میرے خیال میں وزیر صاحب کو properly پتا نہیں ہے، کلب کی management کو بلائیں، ان سے پوچھا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جو سینیٹر صاحب بات کر رہے ہیں، یہ اس حد تک ٹھیک ہے کہ جو facility آپ اپنے لیے استعمال کریں گے اس کے charges کچھ اور ہیں اور وہی facility جو guest کے لیے ہے ان کے لیے ایک معمولی سی percentage ہے، اس میں increase ہوتا ہے۔ آپ اس کو guest charges کہہ سکتے ہیں۔ باقی اس کی جتنی nitty-gritties ہیں وہ جو department ہے، main club ہے، اس کے ساتھ variety of schools ہیں، polo grounds ہیں، جو details آپ کو چاہییں وہ اس ایوان کے سامنے بالکل transparency کے ساتھ رکھی جائیں گی، کوئی چیز نہ مخفی رکھنے والی ہے اور نہ اس میں کوئی ایسا point ہے جس سے اسلام آباد کلب کی انتظامیہ، Administrator یا کابینہ ڈویژن اس کو چھپانا چاہتا ہے یا دکھنا چاہتا ہے لیکن جناب! Having said میں اس کو close اس طرح کروں گا کہ ہر سوال کے جواب میں آپ نے دیکھا ہے کہ وہ کسی بھی محکمہ سے متعلق ہو، محکمہ اتنی ہی information دیتا ہے جتنی سوال میں پوچھی جاتی ہے ورنہ ایک سوال پر کسی محکمے پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے اور وہ میرے خیال میں اس ایوان کا مدعا بھی نہیں ہوتا۔ ایک concerned section, concerned information مانگی جاتی ہے اور to the point دی جاتی ہے۔ ان شاء اللہ اس کے بارے میں آپ کو مزید جو جو details چاہییں میں دے دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، وزیر صاحب۔ حقیقت میں فیصل سلیم صاحب کا بڑا زبردست سوال تھا۔ اس سے related اگر اور بہتر سوال آجائیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا، fresh question بھی آجائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! اس پر تقریباً چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں کا تعاون چاہیے، شکریہ۔ دیکھیں فوزیہ صاحبہ! تین ضمنی سوال ہوتے ہیں، میں نے چار دیے ہیں۔ سوال نمبر ۶، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اس سوال کو قائمہ کمیٹی بھجوادیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بٹ صاحب! براہ مہربانی آپ Chair سے مخاطب ہوں۔ آپ تشریف رکھیں، چلنے دیں۔ سوال نمبر ۶، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

*Question No. 6 **Senator Shahadat Awan**:

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state name and address of the retired Government officers who are currently occupying Government accommodations in Islamabad alongwith the amount of rent outstanding against such occupants?

Mian Riaz Hussain Pirzada:

A total of 10 Nos of government accommodation are being retained by the retired allottees mainly under Rule 15(2) of AAR-2002 and upon occupation of alternate accommodation to spouse/child in such cases, the existing accommodation will be got vacated. Moreover, some of the officers have been employed after superannuation due to which, they are occupying the accommodation. In accordance with rules, normal rent is being charged from the allottees where rule 15(2) is involved.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے۔ چیئرمین صاحب نے مجھے اجازت دی ہے۔ جناب! ایوان میں order maintain کروائیں۔ جناب! میں نے بڑا اہم سوال کیا ہے، اگر میں سوال اور جواب کو پڑھوں تو میری request یہ ہو گی کہ بہتر ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو بھیجیں تاکہ اسے thoroughly دیکھیں۔ جو میرا سوال تھا، وہ میں آپ کے علم میں لے آؤں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ

"Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the names and addresses of the retired Government Officers who are currently occupying Government accommodation in Islamabad along with amount of rent outstanding against such occupants?"

جناب! میرا کہنا یہ ہے کہ اسلام آباد ایک محدود سی جگہ ہے جہاں پر Government Officers کی entitlement ہے کہ ان کو سرکاری رہائش دی جائے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ لوگوں نے سالہا سال سے وہ جگہیں occupy کی ہوئی ہیں۔ سوال کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ چھ مہینے تک وہ گھر رکھ سکتے ہیں۔ بھائی! میں نے تو پوچھا ہے کہ کون سے لوگ ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد بھی Government accommodation لیے بیٹھے ہیں؟ کون سے لوگ ہیں جنہوں نے کوئی کرایہ نہیں دیا ہے؟ بات یہ ہے کہ چھ، دس بندے ایک تاریخ کو تو ریٹائر نہیں ہو سکتے۔ میری گزارش ہو گی، یہ بڑی اہم چیز تھی کہ سرکاری ملازمین کے interest کے لیے اس سوال کو کمیٹی کو بھیجیں تاکہ proper جواب آئے اور وہاں پر ہم پوچھ سکیں اور اس پر بحث و مباحثہ ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ (وزیر برائے مکانات و تعمیرات): انہوں نے سوال تو کیا نہیں ہے۔ آپ کے لیے انہوں نے کہا ہے کہ جو آپ فیصلہ کریں۔ جو آپ کی صوابدید ہے وہ کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وزیر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب! انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ اس کو کمیٹی بھیج دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں پھر اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب! وہ سوال اب کمیٹی کو refer ہو گیا۔ جب اس کا جواب آئے گا تو پھر اس پر بات ہوگی۔ وہ کمیٹی کو refer ہو چکا ہے۔ کمیٹی میں اس پر اچھی طرح debate بھی ہوگی، وضاحت بھی ہوگی، واپس یہاں پر ہی آئے گا پھر دوبارہ آپ اس پر بات کر لیں۔ سوال نمبر ۷، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب، سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔

*Question No. 7 **Senator Kamran Murtaza**:

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Executive Board of the Federal Government Employees Housing Authority (FGEHA) constituted a committee to prepare a detailed report on way forward for Green Enclave-1 Housing Scheme in Islamabad, if so, the details thereof;

(b) whether it is also a fact that the Executive Board of FGEHA also Constituted a team of Engineers of Pak PWD to conduct comprehensive surveys to assess on-site progress of the said project, if so, the details thereof indicating also the findings of their report; and

(c) the time by which development work on the said project will be resumed?

Mian Riaz Hussain Pirzada:

(a) Yes, a Committee comprises of senior Members of the board was constituted as per decision of 35th Executive Board held on 16-08-2024 with the direction to present a details report on plausible way forward of the project for decision of the Board. The Committee highlighted certain irregularities in Land, Technical and Financial matters.

(b) Yes, Executive Board in its 36th meeting held on 08-11-2024 was briefed about the progress of the Committee. The Executive Board decided to form a Technical Team comprising of Engineers of Pak PWD to conduct comprehensive surveys to assess on-site progress. The committee has finalized its report, the same will be presented before the Executive Board for decision. The PWD report highlights over payment in technical matters.

(c) The work at site shall resume after the decision of Executive Board in light of facts highlighted in both reports.

Mr. Presiding Officer: Question No. 8, Senator Syed Masroor Ahsan Sahib.

*Question No. 8 **Senator Syed Masroor Ahsan**:

Will the Minister the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that some officials of Federal Government Housing Authority have been suspended due to their involvement in payment of compensation to unauthorized/ illegal affectees of Sector G-14/1, if so, the details thereof indicating also their names, designations and the current status of inquiry against them; and*

(b) *whether it is also a fact that many legal affectees of the said sector have not been paid compensation so far, if so, the reasons thereof indicating also the time by which the same will be paid to them?*

Mian Riaz Hussain Pirzada:

(a) Services of four (04) accused officer/officials were suspended on recommendation of Fact Finding inquiry on 8" Partial Award of 26 Buildup Properties of Sector G-14/1. Details are as under:

a. Yasir Qayyum Khan, DC/LAC
b. Muhammad Irfan Dogar, Tehsildar
c. Muhammad Waqas. Assistant
d. Ubiad Ishaq, Sub-Engineer.

Thereafter, Criminal proceeding is under process in FIA.

(b) Payment of compensation stands released to more than 90% affectees / owners who have approached FGEHA for the same. Payment to remaining affectees / owners is also being made as and when requested by the affectees / owners as per law.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

سینیٹر سید مسرور احسن: آیا یہ حقیقت ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ہاؤسنگ اتھارٹی کے چند اہلکاروں کو سیکٹر G-14/1 کے متاثرین کو بطور معاوضہ ادا کرنے والی رقم غیر قانونی متاثرین کو ادا کرنے میں ملوث ہونے پر معطل کر دیا گیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو ان کی تفصیلات کیا ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! آپ اپنا سوال پڑھ رہے ہیں یا ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

سینیٹر سید مسرور احسن: میں سوال کو پڑھ رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ضمنی سوال کیا ہے؟ سوال تو آ گیا۔

سینیٹر سید مسرور احسن: جواب تو آ جائے۔ اس میں تو مکمل کچھ بھی نہیں ہے۔ وزیر صاحب بات کریں گے تو اچھا ہے، ان کا چہرہ بھی دیکھ لیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب! اگر وہ جواب پڑھ لیتے تو اس میں چار افسروں کے نام ہیں جن کے خلاف proceed کیا گیا ہے اور ان کا کیس ایف۔آئی۔اے میں بھی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اور کوئی ضمنی سوال ہے؟ جی محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! یہ ایک مرتبہ کمیٹی میں بھی discuss ہوا تھا، پھر اس کے بعد اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ یہ Government colonies بہت زیادہ خراب، dilapidated condition میں ہیں کیونکہ بہت پرانی ہیں یعنی 1970s کی بنی ہوئی ہیں۔ جب ان کی کھڑکی repair کرتے ہیں تو دروازہ نکل آتا ہے اور اگر نلکے کو repair کرتے ہیں تو بجلی کا کام نکل آتا ہے۔ اس کے لیے ایک اسکیم سی بنائی گئی تھی کہ ان کو demolish کر کے high-rise buildings بنائی جائیں، ایک تو accommodation بڑھ جائے گی اور کچھ لوگ کچھ دنوں کے لیے dislocate تو ہو جائیں گے لیکن وہ بہتر ہو جائے گا کیونکہ یہ ابھی رہنے کے قابل نہیں

ہیں اور کسی دن خدانخواستہ کوئی بڑاحادثہ بھی ہو سکتاہے۔ اس پر کچھ progress ہوئی ہے یا نہیں؟میں دو تین سال پہلے کی بات کر رہاہوں جو اس وقت discuss ہوا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر نے پالیسی کی بات کی ہے۔ فی الحال اس کی ہم نہ کوئی planning کر رہے ہیں، نہ سوچ رہے ہیں کیونکہ پہلے ہی سے یہ dilapidated condiction میں ہیں، ان کے لیے ابھی پیسا اور آیا ہے، اب سی ڈی اے ان کو ٹھیک کرے گا۔ جو ہمارے lodges ہیں، ان کو ہم خود ٹھیک کریں گے لیکن ابھی کوئی plan نہیں ہے، اس وقت ہمارے FGEHA کے سارے projects stalled ہیں اور PHA میں کچھ پیش رفت ہے، تو میں نے صرف یہ کہا ہے کہ جتنا پچھلے stalled projects ہیں ان کو شروع کیا جائے تاکہ ایک لاکھ پینتیس ہزار جو افسران اور جو متاثرین اور جن کی payments ہونی ہیں ان کو payments بھی ہو جائیں کیونکہ ابھی High Court نے فیصلہ بھی ہمارے حق میں دے دیا ہے، G-14, G-15 اور ان کی payments کا بھی اور وہ بھی ہم نے کیا ہے۔

دوسرا میں نے move کیا تھا کہ کرایہ بڑھا دیا جائے اور 85% کرایہ کی مد میں ہم نے بڑھا دیا ہے جو پرسوں Cabinet سے بھی pass ہو گیا ہے اور ان شاءاللہ 85% اضافہ کرائے کی مد میں افسران کو مل جائے گا۔ تو یہ فی الحال ہم نے کیا ہے لیکن ابھی یہ نہیں ہے کہ ان کو demolish کرکے جو کہ بالکل صحیح ایک پالیسی ہے کہ یہ پاکستان اسلام آباد کی اتنی قیمتی زمین میں جو slums ہیں ہمارے F-6 میں ہیں ان کو گرا کر اگر ایک community based جیسے Christians کی ہے، Indonesia model بھی ہے اس پر study ہم نے ضرور کی ہے لیکن فی الحال اس پر کوئی ایسا project شروع نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیشہ یہ ہوا ہے کہ محکمے میں project شروع کیا جاتا ہے، اس میں پھر lacunas ہوتے ہیں، پھر stay orders ہوتے ہیں، مال کھانے والے وزیر بھی گھر چلے جاتے ہیں، سیکرٹری بھی گھر چلے جاتے ہیں اور یہ stalled project پڑے ہوئے ہیں۔ تو میں صرف اسی پر concentrate کر رہا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Minister *Sahib*. Yes, Senator Palwasha Mohammed Zai Khan.

Senator Palwasha Mohammed Zai Khan

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ جو چار accused officers ہیں جن کو suspend کیا گیا ہے اور FIA میں ان کی criminal proceeding under process ہے۔ FIA تو خود آدھی سے زیادہ corruption اور رشوت ستانی میں اندر ہے۔ تو ان کو یہ کیسے پتا چلے گا کہ ان کے معاملے میں وہ شفافیت کریں گے، widely reported ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کے اپنے ہاتھ لتھڑے ہوئے ہیں اور یہ ایک بڑی sensational خبر ہے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی وزیر صاحب۔

ریاض حسین پیرزادہ: اگر Minister of Interior کو یہ سوال refer کر دیں تو وہ بہتر position میں ہوں گے کہ جواب دے دیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Question Hour is over[2]. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

سینیٹر دنیش کمار صاحب اس کو آنے دو اگلی مرتبہ کر دیں گے، defer کر دیا ہے تو اسی میں آجائیں گے تو یہ Questions اس میں ڈال دینا۔

*Question No. 9 **Senator Syed Masroor Ahsan**:

> ***Will the Minister the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that commercial plots of Sector G-14/1 have been auctioned, if so, the details thereof indicating also the amount received from the same?***

[2] *[Question Hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read.]*

Main Riaz Hussain Pirzada: Since, the sub-Sector G-14/1 is not developed. Therefore, no auction has been conducted in the said
Sub-Sector so far.

*Question No. 10 **Senator Shahadat Awan**:

Will the Minister for Climate Change and Environmental Coordination be pleased to state the steps taken by the Government to control air pollution in the Islamabad Capital Territory during the last three years indicating also the level of air pollution in ICT during the said period?

Mr. Musadik Masood Malik:

Several steps taken by the Government to control air pollution in the Islamabad capital territory (ICT) during the last three years.

1. **Construction projects:** the EIA/IEE directorate, monitors large-scale construction projects in Islamabad. EPA imposed administrative penalties on several projects on NEQS violations.

2. **Smog season:** EPA, ICT and ITP started the vehicle emission checking in Islamabad as pre smog action. ICT administration banned open waste burning and agriculture waste burning.

3. **Industrial sector:** The number of brick kilns has been reduced in ICT jurisdiction, and 33 brick kilns shifted to Zigzag technology and 05 under process reduced 60% emissions. EPA directed all industries to control and reduce their emissions. Data surveillance room to monitor steel industries located in 1-9 and I-10 industrial areas.

4. **Transport Sector:** Pak-EPA and the Islamabad Traffic Police carrying out enforcement drive for Vehicular Emission Control and Monitoring Campaign from June 2025, 488 vehicles checked, 89 fined, 15 impounded for serious violations under provisions of the Pakistan Environmental Protection Act (PEPA) 1997.

Monitoring and enforcement actions: Around 15 cases are under process in Environmental protection tribunal and other legal forums. 46 EPO's issued on environmental laws violations. High concentrations of $PM_{2.5}$ were observed in the winter months, i.e. October to February due to smog season. Table no. 1, 2&3 graphical concentration and Comparison of the 2021-2025 month wise average concentration of $PM_{2.5}$ (recorded data) along with AQI, graph are attached as **Annexure.**

Annexure

Table no. 1 Graphical concentration of the annual average of 2021-2025 recorded data as below:

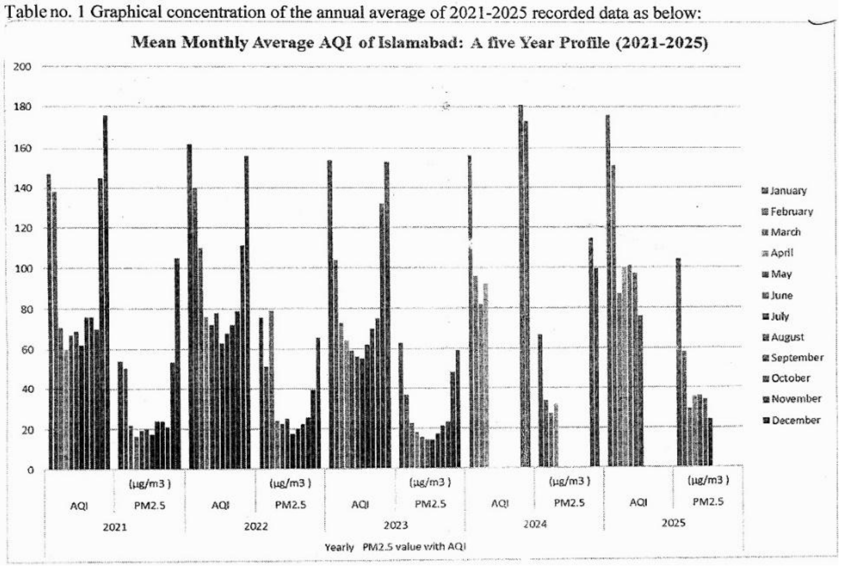

Table no.2 Air Quality Index (AQI) of Islamabad

Month	PM2.5 value with AQI (Month wise)						
	2021		2022		2023		Reasons / Comments
	AQI	PM2.5 ($35 \mu g/m^3$)	AQI	PM2.5 ($35 \mu g/m^3$)	AQI	PM2.5 ($35 \mu g/m^3$)	
January	147	53.91	162	**75.72**	154	**62.88**	High AQI due to dense fog and lack of wind, trapping pollutants like PM2.5 and causing poor air quality.
February	138	50.32	140	**51.24**	104	**36.73**	The AQI starts to decrease as spring approaches, reducing the intensity of fog.
March	71	21.68	110	**79.2**	73	22.69	Normally, Significant improvement in air quality as spring arrives in March bringing clearer skies and better air circulation. In 2022, Islamabad experienced periods of heavy smog, impacting air quality and leading to health concerns. The smog was attributed to factors like dry weather, increased vehicle emissions, and human activities, with the onset of winter exacerbating the issue.
April	60	16.318	76	24.03	64	18.097	Air quality is at its best with spring conditions, including rainfall and wind, which help to clear pollutants.
May	67	19.4	72	22.31	59	15.88	Air quality begins to decline as the weather gets warmer and rainfall decreases.
June	69	20.33	78	25.15	56	14.58	The weather is hot and dry, leading to less effective dispersal of pollutants and a higher AQI.
July	62	17.35	63	17.70	55	14.27	The monsoon season brings rain, which washes away pollutants and significantly improves the air quality.
August	76	23.81	68	19.97	62	17.24	The air quality is relatively good due to the ongoing monsoon season.
September	76	23.76	72	22.25	70	21.15	Air quality starts to worsen as the monsoon season ends and dry weather returns.
October	70	20.98	79	25.62	75	23.43	The weather becomes dry and calm, leading to a gradual increase in AQI as pollutants accumulate.
November	145	**53.3**	111	**39.4**	132	**48.09**	The onset of winter brings cold, dry air and dense fog, trapping pollutants and causing a sharp rise in AQI.
December	176	**104.77**	156	**65.46**	153	**59.03**	Air quality is at its worst in winter due to heavy fog and stagnant air conditions that prevent the dispersion of pollutants.

Table no. 3: Air Quality Index (AQI) of Islamabad

Month	PM2.5 value with AQI(Month wise)				
	2024		2025		Reasons / Comments
	AQI	PM2.5 ($35 \mu g/m^3$)	AQI	PM2.5 ($35 \mu g/m^3$)	
January	156	**66.84**	176	**104.3**	In January 2025, The two mega project started in October 2024 and was completed in December 2024, and February 2025. Resolving traffic congestion issues at Serena Chowk and Convention Center Chowk Islamabad. The first project scope was limited to two underpasses, but one more was added to the project scope to connect Murre road with the Srinagar highway. Dense fog along with smoke (smog) and lack of wind, trapping pollutants like PM2.5 and causing poor air quality.
February	96	**33.58**	151	**58.2**	In 2025, $PM_{2.5}$ was exceeded NEQS limit comparatively February 2024, because of heavy smog and the project started in October and was completed in February 2025, resolving traffic congestion issues at Serena Chowk and Convention Center Chowk Islamabad.
March	82	27.10	87	29.6	PM2.5 within NEQS limit Significant and improvement in air quality as spring arrives, bringing clearer skies and better air circulation.
April	92	31.51	100	**35.4**	In 2025, prolong dry spell observed in Islamabad city, and PM2.5 observed slightly higher than NEQS limit, air quality is at its best with spring conditions, including rainfall and wind, which help to clear pollutants.
May		NA (Under maintenance)	101	35.7	PM2.5 observed slightly higher than NEQS limit, Air quality begins to decline as the weather gets warmer and rainfall decreases.
June		NA	97	34.1	PM2.5 observed within NEQS limit
July		NA	76	24.3	The monsoon season brings rain, which washes away pollutants.
August		NA			The air quality is relatively good due to the ongoing monsoon season.
September		NA			After monsoon the air quality is good.

October		NA			Resolving traffic congestion issues at Serena Chowk and Convention Center Chowk Islamabad. The first project scope was limited to two underpasses, but one more was added to the project scope to connect Murre road with the Srinagar highway. The project started in October and was completed in February 2025. The smog season began in mid of October, with particularly severe conditions in Lahore and other parts of Pakistan, and impacting Islamabad. The absence of rainfall has also worsened air pollution. A dry winter and shortage of seasonal rainfall. A dry spell occurred in Islamabad, no winter rainfall was observed. This also increased the air pollution and dust. Multiple projects are under construction in the new blue area, including banks, shopping malls, hotels and corporate offices. New polyclinic 2 project and PIMs hospital also added new units to their premises. Several legal and illegal housing projects have also been initiated in Islamabad. For these massive construction activities, a lot of asphalt batching plants is working in the city. in Pakistan, the 2024-2025 smog season started earlier and was more severe than usual. It began in October, a month earlier than previous years, and persisted at higher levels, impacting cities not typically known for high pollution.
November	181	**114.4**			Meteorological conditions have a significant impact on air pollution. Factors like temperature, wind, precipitation, and atmospheric stability can either disperse pollutants or trap them, leading to varying levels of air quality. Srinagar highway road infrastructure, widening and rehabilitation plan executed in same period. In 2025, cities like Lahore, Islamabad, and even those less affected by pollution, experienced significant smog.
December	173	**99.4**			In 2024, PM2.5 was exceeded NEQS limit comparatively 2023, due to heavy smog, absence of winter rain and simultaneous construction of mega traffic congestion resolving projects in the mid-city along with Srinagar highway road infrastructure, widening and rehabilitation. Meteorological conditions have a significant impact on air pollution. Factors like temperature, wind, precipitation, and atmospheric stability can either disperse pollutants or trap them, leading to varying levels of air quality.

*Question No. 11 **Senator Abdul Shakoor Khan**:

Will the Minister for Poverty Alleviation and Social Safety be pleased to state:

(a) whether any specific mechanism has been devised to identify disabled, senior citizens and critically ill persons in Balochistan for provision of financial assistance under the Benazir Income Support program, if so, the details thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide assistance to the said persons at their door step or through mobile units, if so, the details thereof?

Syed Imran Ahmad Shah:

(a) Yes, under the Benazir Income Support Programme (BISP), a specific mechanism exists to identify persons with disabilities across Pakistan including Balochistan. Beneficiaries are selected through the National Socio-Economic Registry (NSER) survey using a Proxy Means Test (PMT) to assess household welfare. While the general PMT eligibility cut-off is 32, a higher cut-off score of 37 is applied for households with disabled members to facilitate their inclusion. However, presently, no specific eligibility criteria exists for inclusion of senior citizens or critically-ill persons under the programme.

(b) Yes, the Government has introduced several beneficiary-centric initiatives to improve ease of access. BISP has hired new Partner Financial Institutions (PFIs) and adopted a campsite-based payment model, offering beneficiaries the choice to receive payments through Point-of-Sale agents. **Additionally, the Social Protection Wallet (SPW)** has also been launched to enable secure and digital disbursement of funds, allowing beneficiaries to receive, save, and transfer payments digitally. These initiatives aim to enhance accessibility and convenience, with ongoing collaboration with the State Bank of Pakistan to further expand payment options.

BISP acknowledges the unique challenges posed by the geography and socio-economic conditions of Balochistan and has adopted several measures to ensure inclusivity and accessibility. To facilitate registration, **157 Dynamic Registration Centres (DRCs)** have been established across all Tehsils of Balochistan. In addition, **25 Mobile Registration Vans (MRVs)** have been deployed nationwide, out of which **18 have been dedicated exclusively to Balochistan**. These MRVs extend Dynamic NSER registration services to remote and hard-to-reach areas, thereby ensuring uninterrupted access for vulnerable populations.

*Question No. 12 **Senator Abdul Shakoor Khan**:

Will the Minister for Poverty Alleviation and Social Safety be pleased to state:

(a) the details of departments working under the Ministry of Poverty Alleviation and Social Welfare in Balochistan at present indicating also their names scope, date of establishment, district-wise jurisdiction and the services provided by them, with number of local beneficiaries in each case; and

(b) the mechanism adopted by the Ministry to evaluate the performance of the said departments?

Syed Imran Ahmad Shah:

(a) **I. <u>BENAZIR INCOME SUPPORT PROGRAMME (BISP)</u>**

Benazir Income Support Programme (BISP) was launched by the Government of Pakistan in July 2008 and enacted through an Act of Parliament i.e. BISP Act, 2010. BISP works as the premier safety net institution in Pakistan. It works under the Executive patronage of the Prime Minister while the President of Pakistan is its Chief Patron.

<u>Programmes</u>

The main initiatives and programmes of BISP are as followed:

- Kafaalat Programme
- Taleemi Wazaif Programme
- Nashonuma Programme
- National Socio Economic Registry (NSER)
- Complementary Initiatives (CI)

Brief detail of each programme is attached as **<u>Annex-I</u>**.

Field Offices

Initially, BISP established its Regional and Divisional Offices at all provincial headquarters. Subsequently, to extend its services to the grassroots level, Tehsil Offices were also established. At present, BISP has a total of 447 field offices operating at the Zonal, District, and Tehsil levels across the country. Currently, 48 BISP offices are operational in the Balochistan Region, including 36 District Offices and 12 Tehsil Offices. These offices are fully functional. List of offices in Balochistan along with their year of establishment is attached as **Annex -II**.

With the launch of the Dynamic NSER system in February 2023, BISP has transformed registration into a continuous and permanent process. Data collection is no longer dependent on periodic nationwide surveys; instead, it is updated on an ongoing basis through Dynamic Registration Centers (DRCs) established across the country, including in Balochistan. List of DRCs in Balochistan along with their dates of establishment is attached at **Annex-III**.

Under the Dynamic NSER model:

- Any unregistered household may approach the nearest DRC at any time for registration.
- Households already surveyed but declared ineligible (i.e., above the PMT threshold) may apply for reassessment after two years.

Beneficiary households are required to undergo re-certification every three years from the date of their first payment. Failure to complete re-certification within three years and six months results in suspension of payments.

Furthermore, to cater to the needs of beneficiaries residing in remote and far-flung areas with low population density and difficult terrain, Mobile Registration Vans (MRVs) have also been deployed across Pakistan including Balochistan to enhance service outreach and accessibility. At present, out of 25 MRVs, 18 are deployed in Balochistan.

Beneficiaries under different Programmes

- Detail of beneficiaries from Balochistan under Kafaalat Program is attached as **Annex-IV**.
- Detail of beneficiaries from Balochistan under Taleemi wazaif program is attached as **Annex-V**.
- Detail of beneficiaries from Balochistan under Nashonuma program is attached as **Annex-VI**.

II. PAKISTAN BAIT-UL-MAL (PBM)

Pakistan Bait-ul-Mal has the mandate to provide assistance to the poor and vulnerable segments of society. In Baluchistan, Pakistan Bait-ul-Mal is operational across districts through its provincial and district-level offices:

1. **Pakistan Sweet Homes (PSHs)**

The program aimed at providing protection, care and rehabilitation of underprivileged orphaned children in a secure environment through the provision of free boarding, food, clothing, and education up to intermediate level. The district wise detail is as under:

Sr. No.	Date of Establishment	Districts	No. of Beneficiaries.
1.	20-05-2010	Quetta	87
2.	13-11-2020	Turbat	100
3.	08-09-2021	Kharan	89
4.	29-07-2011	Zhob	100

2. **Orphan, Widow Support Programme (OWSP):**

The Orphans & Widows Support Program (OWSP) is a Conditional Cash Transfer (CCT) intervention supporting the education of orphans while living with their mothers or guardians, with a particular focus on girls' education. Programme also focus to provide financial support to Pakistan Sweet Homes (PSH) passed out children to continue their education up to PHD level. The district wise detail is as under:

Sr. No.	Date of Establishment	Districts	No. of Beneficiaries.
1.	20	Quetta	108 (Families)
2.	20	Zhob	05 (Families)

3. **Individual Financial Assistance (IFA)**

The following schemes of Individual Financial Assistance (IFA) are currently being implemented in the province Baluchistan:

i. IFA-Medical Assistance

- **Scope:** Financial support for deserving patients for medical treatment of chronic diseases.
- **Date of Initiation**: Ongoing since 1992.
- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25)** : 1334

ii. Cochlear Implant

Scope : Financial support for poor children (by birth deaf and dumb) for cochlear implant surgeries before reaching 5 years of age.

- **Date of Initiation**: Ongoing since 2019.
- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25)** : **24**

iii. IFA-Education Assistance

- **Scope:** Financial support for deserving and needy students to pursue formal education from primary to university level.
- **Date of Initiation**: Ongoing since 1992.

- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25):** **School/College/University Level:** 1130 students

iv. IFA-General Assistance

- Scope: Provision of financial assistance to individuals and families facing sudden or emergency situations, including:
  - Shock therapy, immediate financial needs due to unexpected hardship
- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25):** 697 individuals

v. IFA – Sewing Machines Distribution

- Scope: Distribution of sewing machines to widows, poor women, and marginalized females to promote income generation and self-reliance.
- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25):** 826women

vi. Special Friends Project (For Persons with Disabilities)

- **Scope**: Targeted support for **persons with disabilities**, including:
  - **Provision of wheelchairs (127 individuals)**
  - **Provision of artificial limbs and other assistive devices.**
  - **Financial assistance** to cover basic needs.
- **Beneficiaries in Baluchistan (FY 2022–25): 731 individuals**

District-Wise Jurisdiction

Pakistan Bait-ul-Mal's field offices operate in all districts of Baluchistan, processing applications received directly or through referrals. Services are monitored by the provincial office in Quetta and coordinated with Head Office Islamabad.

District wise detail of beneficiaries is placed at (**Annex-A**).

4. **School for Rehabilitation of Child Labour (SRCL)**

Pakistan Bait-ul-Mal, School for Rehabilitation of Child Labour (SRCL) is working for eradication of child labour (boys & girls) by imparting primary education to the children working in hazardous workplace across the country. 14 SRCLs are imparting quality education to 1,658 students (905 boys & 753 girls) in Baluchistan province. These students are paid daily @ Rs. 50/- student stipend along with free Textbook, uniform, stationery, etc. Detail of SRCL based in Baluchistan province given below:

Sr.	District	No. of SRCL	Boys	Girls	Total No. of Students Enrolled
1	Gwadar	1	74	46	120
2	Jaffarabad	1	58	62	120
3	Khuzdar	1	54	44	98
4	Lasbella	2	159	80	239
5	Loralai	1	31	60	91
6	Noushki	1	67	53	120
7	Pasni	1	64	56	120
8	Pishin	1	58	62	120
9	Quetta	3	218	172	390
10	Sibbi	1	50	70	120
11	Turbat	1	72	48	120
	Total	**14**	**905**	**753**	**1,658**

5. **Pakistan Bait ul Mal, Women Empowerment Centre (WEC)**

Pakistan Bait-ul-Mal has established Women Empowerment Centers (WEC) throughout the country at district level including Azad Kashmir & Northern Areas since 1995. These centers are providing free vocational training to widows, orphan & poor girls in modern professional skills like, dress designing, embroidery, Basic & Advance Computer Courses, beautician course, Tie & Dye and fabric painting.

Currently, 21 WECs in Baluchistan are functional. These centers are providing free vocational training to widows, orphan & poor girls in professional skills like, dress designing, embroidery, basic & advance computer courses, beautician, tie & dye and fabric painting. Trainees of these centers are paid stipend of Rs.50/day on attendance basis. District-wise list of WEC centers is as under:

Sr. No.	District	No. of WECs	Total No. of Trainees Enrolled
1	Barkhan	1	60
2	Bolan	1	30
3	Gwadar	1	100
4	Jaffarabad	1	60
5	Kalat	1	100
6	Kharan	1	50
7	Khuzdar	1	48
8	Lasbela	1	40
9	Mastung	1	100
10	Naseerabad	1	18
11	Noshki	1	100
12	Pishin	2	72
13	Quetta	4	269
14	Sibbi	1	35
15	Turbat	2	91
16	Ziarat	1	59
Total		**21**	**1,232**

III. PAKISTAN POVERTY ALLEVITION FUND (PPAF)

The Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF), an ancillary organization of the Ministry of Poverty Alleviation and Social Safety, established in 1997, has a nation-wide footprint across 150 districts through 165 civil society Partner Organizations (POs). PPAF implies a community-driven development approach that empowers poor and vulnerable communities by building social capital, providing access to finance, improving livelihoods, and ensuring access to basic social services.

In Balochistan, the Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF) has implemented projects across 33 districts through 35 civil society Partner Organizations (POs). The following key achievements demonstrate the scope and services provided so far in Balochistan:

Community Empowerment through Social Mobilization: 298,800 households organized into 21,300 community institutions.

5. **Pakistan Bait ul Mal, Women Empowerment Centre (WEC)**

Pakistan Bait-ul-Mal has established Women Empowerment Centers (WEC) throughout the country at district level including Azad Kashmir & Northern Areas since 1995. These centers are providing free vocational training to widows, orphan & poor girls in modern professional skills like, dress designing, embroidery, Basic & Advance Computer Courses, beautician course, Tie & Dye and fabric painting.

Currently, 21 WECs in Baluchistan are functional. These centers are providing free vocational training to widows, orphan & poor girls in professional skills like, dress designing, embroidery, basic & advance computer courses, beautician, tie & dye and fabric painting. Trainees of these centers are paid stipend of Rs.50/day on attendance basis. District-wise list of WEC centers is as under:

Sr. No.	District	No. of WECs	Total No. of Trainees Enrolled
1	Barkhan	1	60
2	Bolan	1	30
3	Gwadar	1	100
4	Jaffarabad	1	60
5	Kalat	1	100
6	Kharan	1	50
7	Khuzdar	1	48
8	Lasbela	1	40
9	Mastung	1	100
10	Naseerabad	1	18
11	Noshki	1	100
12	Pishin	2	72
13	Quetta	4	269
14	Sibbi	1	35
15	Turbat	2	91
16	Ziarat	1	59
	Total	**21**	**1,232**

III. PAKISTAN POVERTY ALLEVITION FUND (PPAF)

The Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF), an ancillary organization of the Ministry of Poverty Alleviation and Social Safety, established in 1997, has a nation-wide footprint across 150 districts through 165 civil society Partner Organizations (POs). PPAF implies a community-driven development approach that empowers poor and vulnerable communities by building social capital, providing access to finance, improving livelihoods, and ensuring access to basic social services.

In Balochistan, the Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF) has implemented projects across 33 districts through 35 civil society Partner Organizations (POs). The following key achievements demonstrate the scope and services provided so far in Balochistan:

Community Empowerment through Social Mobilization: 298,800 households organized into 21,300 community institutions.

Access to Finance: 43,900 interest-free loans disbursed under the Prime Minister's Interest-Free Loan Programme (33% to women).

Water & Infrastructure: 2.29 million individuals (51% women) benefited from 6,900 water and community infrastructure projects.

Renewable Energy: 104,900 individuals (52% women) benefited from 350 renewable energy projects.

Skills Development & Livelihoods: 93,600 individuals (34% women) trained in enterprise and vocational skills.

Livelihood Assets: Productive economic assets transferred to 31,100 ultra and vulnerable poor households (44% women beneficiaries).

SME Development: 492 SMEs (39% women-led) trained on financial literacy and business development; matching grants awarded to 195 SMEs (32% women-led).

Education: 127,600 students (40% girls) enrolled in 900 educational facilities; 1,168 Madrassah students (35% girls) supported academically; 20 religious places repaired and renovated; 26 teachers trained to promote interfaith harmony.

Health: 3.3 million medical consultations (57% women) provided through 300 health centres.

(b) This Ministry has already initiated the process of developing Key Performance Indicators (KPIs) for its ancillary organizations to evaluate their performance against the benchmarks. In addition, officers of Ministry conduct visits to the offices of ancillary organizations across the country to ensure that these organizations are carrying out their functions in line with the guidelines and mandate issued by the Federal Government.

(Annexures have been placed in library and on Table of the mover/concerned Member).

*Question No. 13 **Senator Shahadat Awan**:

Will the Minister for Information Technology & Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the growth rate of Pakistan's IT exports has been declining recently, if so, the reasons thereof; and

(b) the steps taken or being taken by the Government to increase the growth of IT exports?

Ms. Shaza Fatima Khawaja:

(a) Pakistan's ICT sector is making significant contribution to Pakistan's economy with increasing foreign exchange earnings.

ICT export remittances, comprising of ICT companies and tech freelancers, have reached a historic high, surging by an incredible US$587 million (18%+) to US$3,810 million during FY2024-25 in comparison to US$3,223 million reported during FY2023-24.

In July 2025, ICT services export remittances amounted to US$ 354 million, an all-time record for the month of July.

Trade surplus of US$ 3,318 million was achieved by the ICT Industry during the FY2024-25, an increase of 17.3% as compared to trade surplus of US$2,827 million during the last year (FY2023-24). Whereas, the Services Sector had a trade deficit of US$2,622 million during FY2024-25. underlining the critical & increasing role of the ICT industry in stabilizing Pakistan's external accounts.

ICT exports are the highest within the Services Sector of Pakistan's economy and are generating the largest trade surplus for the country within the Services Sector.

This performance is especially laudable keeping in view the current global economic challenges thereby demonstrating the resilience of Pakistan's ICT industry ecosystem and is a tribute to Pakistan's ICT industry professionals and the government's focus on the growth of the ICT Industry.

This robust growth positions Pakistan's ICT exports as the largest Services Sector component and thus a leading contributor to the country's overall export performance. Average exports growth remittances inflow has been a stellar 21.15% over the past two years with FY2022-23 being the base year.

Pakistan's ICT industry growth signifies a rapidly expanding industry thus signifying confidence in the industry and consummate investment into the sector. Foreign Direct investment in the ICT sector increased by 69%+ to reach US$158.1 million in FY2024-25 compared to US$93.4 million in FY2023-24 as per SBP data.

The Ministry of Information Technology & Telecommunication

and its ancillary entities are taking all possible steps to ensure long term sustainable growth of Pakistan's ICT Industry recognizing that the ICT industry has the potential to become the largest export earner for Pakistan

The remarkable growth of Pakistan's ICT Industry is a direct result of the government's strategic focus on the ICT industry. Pakistan's ICT Industry is receiving top priority from the present government, which is working diligently to improve the state of Pakistan's economy, create jobs and uplift overall quality of life. As a result, the industry is being provided with strong government support with key initiatives listed as under:

1.1. Human Resource and Skill Development

To meet global IT industry standards, Pakistani IT graduates should be fully equipped with knowledge and skills related to basic technology domains while continually upgrading their skillset and expertise pertaining to trending and emerging technologies.

a. **Certification of IT Professionals:** ***(Completed, June 2025)***

PSEB trained 8,600 professionals in AI, Cybersecurity, Cloud, and Data Analytics, achieving 95% of project scope. The program bridged the IT skills gap, boosted employability, and aligned Pakistan's workforce with global standards to enhance exports and foreign client confidence.

b. **Prime Minister's Initiative - Support for IT Startups, Specialized IT Training and Venture Capital (Component-III):** ***(On-going)***

This program delivers 1,354 certifications, 3,384 bootcamp trainees, 2,708 soft skills participants, and 1,000 apprenticeships. It strengthens the talent pipeline, ensuring 60–70% employment while 30–40% move into freelancing or entrepreneurship, driving jobs and income growth.

c. **National Semiconductor HR Development Program** ***(New Initiative)***

The global semiconductor market has surpassed $600 billion

and is projected to exceed $1 trillion by 2030. Approximately 70% of this growth is driven by rapid advancements in computing and data storage, automotive electronics, wireless connectivity, and power management.

Recognizing the immense potential of this industry, the Government of Pakistan has launched targeted, long-term, and well-structured initiatives to capitalize on emerging opportunities. As part of these efforts, a dedicated project—approved by the CDWP at a total cost of Rs. 4,844 million has been initiated.

The project focuses on the fabless chip design segment to train a total of 7,200 skilled professionals through two key pathways:

- 2,200 engineers through formal university programs (undergraduate & postgraduate levels)
- 5,000 professionals through tiered up-skilling training tracks

d. **Revamping IT Industry Landscape** ***(New Initiative)***

The project will train 20,950 individuals in leadership, technical, and emerging skills while introducing supportive policies and global promotion campaigns. It is estimated that the total IT/ITeS industry revenues will increase by US$ 400-450 million by the end of the project and create an estimated 14,000 jobs in three years (the project lifecycle), in addition to stronger academia-industry collaboration and global IT branding.

e. **GDPR-Driven ISO Compliance & IT Exports Enhancement Program** ***(New Initiative)***

The initiative will certify 50 IT/ITeS companies in GDPR/ISO standards for Information Security (ISO 27001 & 27701), ISO 22301 for Business Continuity Management and ISO 42001 for AI Management System. In the previous PSEB executed GDPR project, it was observed that 15% of firms grow exports after compliance, boosting EU market contracts. The program will enhance credibility, competitiveness and long-term data

protection culture.

1.2. Infrastructure Development

Pakistan Software Export Board (PSEB) facilitates the IT industry by establishing state-of-the-art infrastructure for ICT industry through development of Software Technology Parks (STPs) in public and private sector buildings, IT Parks, Data centers etc. These knowledge clusters/centers shall work as engine of growth for IT sector in Pakistan.

PSEB has established 50 Software Technology Parks (STPs), 1.9 million sq.ft approximately, housing more than 350 companies employing 18,000 professionals. PSEB is managing various programs to address infrastructure needs of the ICT industry.

a. **Establishment of 25 Software Technology Parks** ***(Completed, June 2025)***

25 STPs were established in 20+ cities. These STPs have 20% female population, provide modern ICT infrastructure, strengthen academia-industry linkages and promote regional startups thereby ensuring nationwide IT sector growth.

b. **Establishment of Woman Software Technology Park in Azad Jammu & Kashmir**

The Woman Software Technology Park (WSTP) at Women University, Bagh, AJK has been setup in collaboration with Special Communication Organization (SCO) and Women University of AJK Bagh. This is Pakistan's women-only tech park, spanning 5,000 sq. ft, it provides modern ICT facilities to women entrepreneurs, freelancers and startups. The Park aims to empower women, foster innovation and create local employment while reducing migration to major cities

c. **IT Park Development Project Islamabad:** *(On-going)*

This state-of-the-art facility, currently under construction will house startups, SMEs, and large IT firms. It is expected to generate 7,500 jobs and $60m in annual exports, creating a strong ecosystem for innovation, collaboration, and foreign investment.

d. **Establishment of IT Park Karachi:** *(On-going)*
Upon completion, the Karachi IT Park will provide space to 220+ ICT companies, create 13,400 jobs and boost exports by $90m annually. This mega project will anchor Pakistan's ICT ecosystem and elevate its global competitiveness.

e. **Prime Minister's Initiative - Support for IT Startups, Specialized IT Training and Venture Capital (Component-II):** ***(On-going)***
Under this program, 250 co-working spaces will be established nationwide by 2027, promoting freelancers and entrepreneurs with a target of 25,000 jobs. Already, 40 plus spaces are functional, fostering grassroots innovation and expanding digital inclusion.

1.3. International Marketing & Business Development

a. **Digital Foreign Direct Investment Forum**: Pakistan secured approximately $700 million in foreign investment pledges for its burgeoning information technology sector, as announced by Honorable Prime Minister of Pakistan, Mr. Shehbaz Sharif in April 2025 during the Digital Foreign Direct Investment (DFDI-2025) conference. DFDI event, was attended by global tech leaders and investors as well as world leaders, marking a pivotal moment in Pakistan's digital transformation journey and effectively projecting Pakistan on the world stage as a viable and feasible destination for IT outsourcing and investment. The Forum established Pakistan as the first country to implement the DCO Digital FDI Initiative showcasing a pioneering blueprint for digital development and investment readiness.

b. **International Events**: The Ministry of IT & Telecommunication is diligently working towards improving Pakistan's perception in the international arena. The Ministry appreciates the fact that effective international marketing and branding are important components to ensure sustainable ICT export growth. Between March 2024-August 2025, PSEB, an MoITT owned entity, facilitated participation of 328 Pakistani IT companies in 27

international events and outbound delegations across North America, Europe, Middle East and Asia. These efforts generated 6,883 business leads worth over US$ 71.4 million as reported by the participating companies and around 50 MOUs were signed by the participating companies at the aforementioned events. Plans are in place to ensure maximum projection of Pakistan's ICT Industry across the world and to provide opportunities to local IT industry to explore cooperation, collaboration & Networking opportunities with prospective customers and to attract tech centric FDI towards Pakistan.

c. **GITEX Dubai**: Pakistan was honored as the Tech Destination of the Year at GITEX 2024, highlighting its rapid emergence as a leading hub for innovation, technology, and digital transformation on the global stage. This prestigious recognition helped enhance Pakistan's perception as an attractive destination for tech investment and outsourcing. This year, efforts are underway to have a strong presence in at GITEX 2025 to effectively project Pakistan's ICT industry at GITEX 2025 which is one of the largest events of its kind in the world.

d. **Branding & Social Media**: Strategic campaigns such as the "TechdestiNation Pakistan" are being executed to enhance Pakistan's reputation as a premier technology destination. TechdestiNation podcast has been launched to highlight industry insights and growth. ICT Industry centric success stories are being promoted to reinforce Pakistan's tech potential.

1.4. Industry Facilitation

a. **Company/Freelancer Registration & Renewal**: The registration process for companies and freelancers has been fully automated and provides the facility for online payment of registration and renewal fees thus significantly easing the process. Registration certificates are digital, embedded with QR codes, which companies can print themselves by downloading them online. The system also allows for

instant online verification of the authenticity of the registration. The registration/renewal process can now be completed in 9 minutes and has received praise from the industry.

b. **Curbing Illegal Call Centers**: PSEB is coordinating with the National Cyber Crimes Investigation Agency and PTA to identify illegal and block call centers operating in the country thus cutting down on illegal activities such as scammers that pray on unsuspecting citizens locally and internationally thus impacting the reputation of the country and its tech sector. Around 1,000 such illegal call centers have been delisted through the aforementioned process.

c. **24/7 Industry Facilitation Center:** The center is currently operational and is closely monitored with varying levels of escalation mechanisms to provide efficient, expedited and round-the-clock support to the IT industry. The scope of the center is currently being expanded to include the additional support to the industry pertaining to the following public sector entities: Federal Board of Revenue, State Bank of Pakistan, Security & Exchange Commission of Pakistan and Pakistan Telecommunication Authority.

d. **Regional Expansion**: The establishment of PSEB branch offices in Gilgit-Baltistan (GB) and Khyber Pakhtunkhwa (KPK) has been launched in the first phase to expand outreach and ensure growth of IT industry across the country.

e. **Industry Engagement**: PSEB has conducted multiple industry meetups in Karachi, Lahore, and Islamabad to engage with all associated stakeholders. Maximum facilitation has been extended to various universities across the country to hold ICT centric events. In addition, PSEB facilitated and subsidized participation of 35 IT companies in ITCN Asia 2025 which is the largest IT centric trade fair in Pakistan.

*Question No. 14 **Senator Abdul Shakoor Khan**:

Will the Minister for Poverty Alleviation and Social Safety be pleased to state:

(a) the names and designations of the employees of the Poverty Alleviation and Social Safety Division and the departments working under its administrative control presently posted in Balochistan with district wise break up;

(b) whether the existing number of employees of the said Division and department is sufficient to cater for the needs of that Province, if so, the details thereof; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the number of employees of that Division and departments in Balochistan through new recruitment, if so, the details thereof indicating also the rules prescribed for preference to locals in recruitment?

Syed Imran Ahmad Shah:

(a) **MINISTRY OF POVERTY ALLEVIATION AND SOCIAL SAFETY**

Mr.Asad Karim, Assistant (BS-16) of the Ministry, is currently working on deputation with Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) at its Regional Office, Quetta. It is further clarified that his posting in PBM, Quetta, was made by the PBM Head Office itself not by the Ministry (Main).

BENAZIR INCOME SUPPORT PROGRAMME (BISP)

Detail of BISP employees posted in Balochistan is enclosed as **Annex-I** (on prescribed format).

PAKISTAN BAIT-UL-MAL (PBM)

The requisite detail regarding the employees presently posted in Baluchistan Province (Districts Wise), is placed at **(Annex-II)**.

PAKISTAN POVERTY ALLEVITION FUND (PPAF)

PPAF operates in Balochistan through a single project-based office located in Quetta and does not maintain any district-level offices in the province.

(b) **BENAZIR INCOME SUPPORT PROGRAMME (BISP)**

BISP's Balochistan Region is already facing acute shortage of staff and the existing staff in not sufficient to cater to needs in Balochistan province.

PAKISTAN BAIT-UL-MAL (PBM)

Yes, the existing number of employees in Baluchistan Province is sufficient to cater for the needs of Baluchistan Province.

PAKISTAN POVERTY ALLEVITION FUND (PPAF)

The current staff strength at the PPAF Balochistan Office is aligned with the project-based structure and the donor-agreed staffing plan. All required positions under the project have been duly filled, ensuring adequate capacity for effective implementation and management of the project activities. As the office operates entirely under project-based financing, no additional staff recruitment is required or financially provisioned by the donor at this stage. The existing human resource complement is, therefore, sufficient to meet the operational and programmatic needs of the project.

(c) **BENAZIR INCOME SUPPORT PROGRAMME (BISP)**

In order to cater to the deficiency, vacant positions can be filled through recruitment of new staff. However, due to austerity measures implemented by the Federal Government, recruitment cannot be initiated at this stage.

PAKISTAN BAIT-UL-MAL (PBM)

No, there is no proposal under consideration to increase the number of employees in Baluchistan Province, especially due to budgetary constraints in the head of Employee Related Expenditures (ERE) and due to the ongoing process of Rightsizing directed by the Federal Government. However, Pakistan Bait-ul-Mal Projects/Schemes are demand driven. In future, if the demand of social welfare initiative increases, staff will accordingly be increased to meet the need of the people.

Annex-I

DETAIL OF EMPLOYEES OF BALOCHISTAN REGION, DISTRICT WISE			
Sl.#	District	Name	Designation
1	QUETTA	Dr. Jalal Faiz	Director General
		Dr. Inayat ullah Kakar	Director
		Tamoor Shah	Deputy Director (BM/CCT/CT)
		Maqsood Ahemd	Deputy Director (NSER)
		Samiullah Khan	Deputy Director (OM Admin)
		Khalil Ahmad	Assistant Director (OM Admin)
		Raza Muhmmad	Assistant Director (NSER)
		Habib ur Rehman	Assistant Director (M&E)
		Sarfaraz Ali	Accounts Officer
		Noor Ahmad	APS
		Ravi Kumar	Assistant Complaint
		Abdul Rauf	Assistant (Field)
		Ashraf Ullah	Assistant (Field)
		Momin Khan	Assistant
		Muhammad Ramzan	Assistant
		Muhammad Junaid	Driver
		Hazoor Bakhsh	Driver
		Muhammad Asif	Driver
		Muhammad Riaz	Naib Qasid
		Adnan Baig	Naib Qasid
		Mumtaz Ahmed	Naib Qasid
		Fazal Hussain	Naib Qasid
		Saifullah	Chowkidar
		Babar Masih	Chowkidar
		Asfandyar	Deputy Director
		Mohib Ullah	Assistant NSER / Assistant field
		Muhammad Arshan	Assistant Complaint
		Saleem Masih	Naib Qasid
		Sultan Mehmood	Driver
		Fazal ul Rahman	Assistant Director
		Muhammad Athar	Assistant NSER / Assistant field
		Abdul Qadeer	Naib Qasid
		Zeeshan	Chowkidar
		Ms Bebus	Naib Qasid
		Ghulam Haider	Chowkidar
		Sana Ilyas	Assistant Director
		Shahnawaz	Assistant NSER / Assistant field
		Habib ullah	Assistant Complaint
2	Pishin	Muhammad Ashraf	Deputy Director
		Syed Hayat Ullah	Assistant NSER / Assistant field
		Abdul Haq	Assistant Complaint
		Aurangzaib Turk	Assistant Director
		Umar Javed	Assistant Complaint
		Amanullah	Assistant Complaint
3	Killa Abdullah	Syed Hujjatullah	Deputy Director
		Mr. Sohail Anwar	Assistant Director
		Sarwar Khan	Assistant NSER / Assistant field
		Dilawar Khan	Naib Qasid
4	Mastung	Faridoon Jamaldini	Deputy Director
		Abdul Wahab	Assistant NSER / Assistant field
		Muhammad Rafique	Driver

		Ghulam Hussain	Naib Qasid
		Muhammad Azam	Chowkidar
5	Qalat	Noor Ud din	Assistant Director
		Agha Shehbaz	Assistant Complaint
		Muhammad Ali	Naib Qasid
6	Sibi	Abdul Majeed	Assistant NSER / Assistant field
		Fazil Khan	Driver
		Hazoor Bakhsh	Naib Qasid
		Bahawal Khan	Chowkidar
		Munir Ahmed	Assistant NSER / Assistant field
		Muhammad Raza	Naib Qasid
7	Kachhi	Zubair Ahmad	Assistant Director
		Syed Alam Shah	Driver
		Khalid Masih	Chowkidar
		Eidan	Chowkidar
8	Jhal Magsi	Mubarak Ali Jamali	Assistant Director
9	Ziarat	Zarak Khan	Deputy Director
		Muhammad Akbar	Assistant NSER / Assistant field
10	Harnai	Kaleem Ullah	Deputy Director
		Khadaidad khan	Assistant Complaint
11	KHUZDAR	Munir Ahmed	Deputy Director
		Ms. Yasmin Nawaz	Deputy Director (BM/CCT/CT)
		Sulaiman Bin Bashir	Deputy Director (OM Admin)
		Abdul Rehman	Assistant
		Muhammad Ishaq	Assistant NSER / Assistant field
		Asif Ali	Naib Qasid
		Abdul Khaliq	Driver
		Inayatullah	Naib Qasid
		Ubaidullah	Naib Qasid
		Muhammad Raheem	Chowkidar
		Khaliq Dad	Assistant Complaint
12	Lasbela	Shah Nazar	Deupty Director
		Haji Abdul Samad	Assistant Complaint
		Jamil Ahmed	Chowkidar
		Muhammad Khalid	Assistant Director
		Altaf Hussain	Naib Qasid
		Mujtaba Meer	Chowkidar
13	Kech	Ms. Tanzeela Shaukat	Deptuy Director
		Jorak Jan	Assistant
		Sohail Ahmad	Assistant Complaint
		Zahid Hussain	Driver
		Abdul Razzaq	Chowkidar
		Muhammad Sharif	Naib Qasid
		Naimat Baloch	Assistant NSER / Assistant field
		Sabeer Ahmed	Naib Qasid
		Miandad	Chowkidar
14	Shaheed Sikandarabad	Muhammad Asif	Assistant Director
15	Gwadar	Azan Islam	Assistant NSER / Assistant field
		Muhammad Faisal	Driver
		Jalal Hakeem	Naib Qasid
		Shabir Ahmed	Naib Qasid
		Muhammad Amin	Assistant Complaint
16	Chaghi	Muhammad Akram	Deputy Director
		Imran Manzoor (Under Suspension)	Assistant Complaint
		Zubair Ahmad	Naib Qasid

		Alluadin	Assistant NSER
		Zia ud din	Assistant Complaint
17	Awaran	Riaz Ahmed	Director
18	Kharan	Rooh Ullah	Assistant Complaint
		Muhammad Hatim	Naib Qasid
19	Nushki	Dr. Aziza Khan	Deputy Director
		Hayat Khan Mengal	Assistant NSER / Assistant field
		Jahanzaib	Naib Qasid
		Riaz Ahmad	Naib Qasid
20	Panjgur	Waheed Aslam	Deputy Director
21	LORALAI	Muhammad Akbar	Deputy Director
		Syed Azmat ullah	Deputy Director (OM Admin)
		Salman Shabbir	Deputy Director (BM/CCT/CT)
		Zafar Hayat	Assistant Director (OM Admin)
		Din Muhammad	Assistant NSER / Assistant field
		Mohammad Majid Rehan	APS
		Abdul Mateen	Assistant NSER / Assistant field
		Mohib Ullah	Naib Qasid
		Kaleem Ullah	Naib Qasid
		Mohammad Ilyas	Naib Qasid
		Ali Jan	Chowkidar
		Jameel Anwar	Chowkidar
		Muhammad Lal	Assistant NSER / Assistant field
22	Duki	Muhammad Hamayun	Deputy Director
		Muhammad Qasim	Assistant Complaint
		Masood Khan	Chowkidar
23	Musakhel	Abdul Baqi	Deputy Director
		Naimat Ullah	Assistant Complaint
24	Zhob	Dr. Muhammad Zohair Durrani	Director
		Sohail Ahmed	Assistant Director
		Zia ur Rehman	Naib Qasid
25	Sherani	Lateef Ullah	Deputy Director
		Atta ur Rehman	Assistant NSER / Assistant field
26	Killa Saifullah	Abdul Khaliq	Deputy Director
		Atiqullah	Assistant Complaint
		Rashid Shah	Driver
27	Barkhan	Naseebullah	Assistant NSER / Assistant field
28	Naseerabad	Shabbir Magsi	Deputy Director
		Kareem Bakhsh	Driver
		Faheem Masih	Naib Qasid
		Abdul Kareem	Chowkidar
		Shahid Saleem	Assistant Director
29	Jaffarabad	Abdul Rahim	Deptuy Director
		Asghar Ali	Assistant Director
		Ghulam Ali	Chowkidar
		Abdul Razzaq	Naib Qasid
		Muhammad Ilyas	Assistant Director
		Muhammad Younis	Assistant Complaint
30	Sohbat Pur	Salman Khoso	Assistant NSER / Assistant field
31	Kohlu	Sohail Khan	Deputy Director
32	Dera Bugti	Dost Ali	Assistant Director
		Manzoor Ali Bugti	Assistant Director

Annex-II

PAKISTAN BAIT-UL-MAL

Names and designation of employees presently posted in Balochistan

Sr	Name	Designation	BPS	Place of Posting
1	Gul Sursanda Kakar	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
2	Muhammad Dawood	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
3	Lal Muhammad Fareed	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
4	Muhammad Zubair	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
5	Muhammad Saeed Khan	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
6	Syed Zia-ur-Rehman	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
7	Liaqat Ali	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
8	Bilal Malik	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
9	Raheel Saeed	Assistant Director	18	Prov Office Bal, Quetta
10	Akhtar Hussain	Accountant/AAO	17	Prov Office Bal, Quetta
11	Muhammad Suleman	Superintendent	16	Prov Office Bal, Quetta
12	Muhammad Naeem	Superintendent	16	Prov Office Bal, Quetta
13	Ghulam Farooq	Superintendent	17	Prov Office Bal, Quetta
14	Abdul Salam	Office Assistant	15	Prov Office Bal, Quetta
15	Naseeb Ullah	Office Assistant	15	Prov Office Bal, Quetta
16	Manzoor Ahmed	Office Assistant	15	Prov Office Bal, Quetta
17	Ashfaq Ahmed	Office Assistant	15	Prov Office Bal, Quetta
18	Mazhar Maqsood	Office Assistant	15	Prov Office Bal, Quetta
19	Jalal ud Din	DES	16	Prov Office Bal, Quetta
20	Abdul Malik	DES	15	Prov Office Bal, Quetta
21	Muhammad Imran	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta
22	Waqar Shah	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta
23	Rozi Khan	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta
24	Abdul Qadeer	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta
25	Umair Siddique	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta
26	Muhammad Irfan	DEO	14	Prov Office Bal, Quetta

27	Muhammad Azhar	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
28	Muhammad Siddique	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
29	Abdul Razzaq	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
30	Abdul Aziz	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
31	Dad Muhammad	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
32	Ameer Hamza	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
33	Muhammad Anwar	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
34	Muhammad Jan	Junior Clerk	9	Prov Office Bal, Quetta
35	Abdul Aziz	Driver	12	Prov Office Bal, Quetta
36	Muhammad Naseem	Driver	7	Prov Office Bal, Quetta
37	Akbar Shah	Driver	11	Prov Office Bal, Quetta
38	Abdul Ghaffar	Driver	11	Prov Office Bal, Quetta
39	Syed Shabbir Ahmed Shah	Driver	9	Prov Office Bal, Quetta
40	Bashir Ahmed	Driver	7	Prov Office Bal, Quetta
41	Abdul Ghani	Electrician/ Gen. Operator	5	Prov Office Bal, Quetta
42	Tahir Hussain Shah	Mali	4	Prov Office Bal, Quetta
43	Munir Ahmed	Naib Qasid	5	Prov Office Bal, Quetta
44	Mouladad	Naib Qasid	5	Prov Office Bal, Quetta
45	Khursheed Ahmad	Naib Qasid	5	Prov Office Bal, Quetta
46	Saad Ullah	Naib Qasid	3	Prov Office Bal, Quetta
47	Ghulam Qadir	Naib Qasid	3	Prov Office Bal, Quetta
48	Muhammad Shahbaz	Security Guard	1	Prov Office Bal, Quetta
DISTRICT OFFICES EMPLOYEES				
49	Abdul Khaliq	Assistant Director	18	Distt. Off. Awaran
50	Muhammad Sadiq	Office Assistant	15	Distt. Off. Awaran
51	Zafar Muhammad	Assistant Director	18	Distt. Off. Barkhan
52	Ali Akbar	Naib Qasid	3	Distt. Off. Bolan
53	Shakeel Ahmed	Security Guard	1	Distt. Off. Bolan
54	Nazir Ahmed	Assistant Director	18	Distt. Off. Chaghi

55	Sami ullah	Junior Clerk	9	Distt. Off. Chaghi
56	Mujeeb ur Rehman	Assistant Director	18	Distt. Off. Dera Bugti
57	Allah Bux	Office Assistant	15	Distt. Off. Dera Bugti
58	Rehmatullah	Office Assistant	15	Distt. Off. Dera Bugti
59	Sacheo Khan	Naib Qasid	4	Distt. Off. Dera Bugti
60	Zubair Ahmed	Assistant Director	18	Distt. Off. Gowadar
61	Aadam	Office Assistant	15	Distt. Off. Gowadar
62	Muhammad Rafique	Naib Qasid	4	Distt. Off. Gowadar
63	Saeed Khan Bugti	Assistant Director	17	Distt. Off. Harnai
64	Murtaza Khan	Office Assistant	15	Distt. Off. Harnai
65	Asad Karim	Office Assistant	15	Distt. Off. Jaffarabad
66	Imran Magsi	Assistant Director	18	Distt. Off. Jhal Magsi
67	Nazar Hussain	Office Assistant	15	Distt. Off. Jhal Magsi
68	Muhammad Asif	Office Assistant	15	Distt. Off. Kallat
69	Mukhtiar Ahmed	Assistant Director	18	Distt. Off. Kharan
70	Shoaib Ahmed	Junior Clerk	9	Distt. Off. Kharan
71	Abdul Baqi	Naib Qasid	3	Distt. Off. Kharan
72	Muhammad Nawaz	Office Assistant	15	Distt. Off. Khuzdar
73	Muhammad Jahanzaib	Naib Qasid	4	Distt. Off. Khuzdar
74	Ikram Ullah	Assistant Director	18	Distt. Off. Kohlu
75	Gul Muhammad Bughti	DEO	14	Distt. Off. Kohlu
76	Sohrab Khan	Junior Clerk	9	Distt. Off. Kohlu
77	Rehmatullah	Naib Qasid	5	Distt. Off. Kohlu
78	Muhammad Akbar	Assistant Director	18	Distt. Off. Lasbella
79	Zaheer Ahmed	Office Assistant	15	Distt. Off. Lasbella
80	Farrukh Muhammad Nadeem	Assistant Director	18	Distt. Off. Loralai
81	Fazal ur Rehman	Junior Clerk	9	Distt. Off. Loralai
82	M Jaffar Khan Zia	Assistant Director	18	Distt. Off. Mastung
83	Muhammad Asif	Assistant Director	18	Distt. Off. Musa Khail
84	Syed Taqoor Shah	Office Assistant	15	Distt. Off. Musa Khail
85	Nabi Baksh	Assistant Director	18	Distt. Off. Nasirabad
86	Jahan Noor	Junior Clerk	9	Distt. Off. Naseerabad

87	Mazhar Khan	Naib Qasid	5	Distt. Off. Naseerabad
88	Jamil Ahmed Mengel	Assistant Director	18	Distt. Off. Noshki
89	Muhammad Hashim	Office Assistant	15	Distt. Off. Noshki
90	Syed Ali Shah	Naib Qasid	4	Distt. Off. Noshki
91	Muhammad Kareem	Assistant Director	18	Distt. Off. Panjgoor
92	Shoaib Ahmed	Naib Qasid	1	Distt. Off. Panjgoor
93	Jamshaid Khan	Assistant Director	18	Distt. Off. Pishin
94	Muhammad Masoom	Office Assistant	15	Distt. Off. Pishin
95	Salah Muhammad	Naib Qasid	3	Distt. Off. Pishin
96	Lal Khan	Naib Qasid	4	Distt. Off. Qila Abdullah
97	Alla ud din	Junior Clerk	9	Distt. Off. Qilla Abdullah
98	Fateh Muhammad	Assistant Director	18	Distt. Off. Qilla Saifullah
99	Ejaz Ahmed	Assistant Director	18	Distt. Off. Quetta
100	Abdul Ali	Junior Clerk	9	Distt. Off. Quetta
101	Abdul Salam	Assistant Director	18	Distt. Off. Sibi
102	Asad Ullah	Office Assistant	15	Distt. Off. Sibi
103	Allah Bux	Naib Qasid	3	Distt. Off. Sibi
104	Khair Muhammad	Office Assistant	15	Distt. Off. Sohbatpur
105	Muhammad Azam	Office Assistant	15	Distt. Off. Washuk
106	Sanaullah	Assistant Director	18	Distt. Off. Zhob
107	Hafiz Ameer Muhammad	Office Assistant	15	Distt. Off. Zhob
108	Abdul Jabbar	Naib Qasid	3	Distt. Off. Zhob
109	Muhammad Naseer	Assistant Director	18	Distt. Off. Ziarat
110	Elahi Bukhsh	Office Assistant	15	Distt. Off. Ziarat
111	Abdul Musawar	Naib Qasid	2	Distt. Off. Ziarat

*Question No. 15 **Senator Muhammad Talha Mahmood**:

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that internet services are not available in some areas of Lower & Upper Chitral specifically at night, if so, the reasons thereof; and

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to improve the said services and make the same available round the clock in those areas, if so, the details thereof?*

Ms. Shaza Fatima Khawaja:

a) Internet services are available in District Chitral (Lower and Upper). A recent survey conducted from September 2nd to 5th, 2025, revealed satisfactory services in some towns, but low data speeds observed in rural and far-flung areas. Telenor dominates with 107 out of 142 sites. Key challenges include at night and otherwise:

Power-related issues:

- Unavailability of commercial power (CP) for long duration results in depleted power backups
- Frequent un-announced and prolonged power outages

Network issues:

- Frequent OFC cuts of PTCL resulting in degradation

O&M challenges:

- Security and access constraints
- Faulty gensets
- Solar dependency and limited sunlight hours due to harsh weather
- Refueling difficulties due to terrain and weather conditions

b) PTA's meeting with district administration revealed coverage issues in areas outside Chitral city and concerns over PTCL's fiber cuts. PTA will work with NHA and PTCL to prevent outages and encourage other CMOs to expand services. PTA further directed licensees to:-

- Enhance capacity where possible.
- Ensure timely refueling.
- Deploy Gensets at solar-only sites.
- Upgrade existing few sites to higher technology.

Furthermore, PTA is also in process of NGMS Auction by enhancing spectrum which will further improve capacity, quality and coverage. In addition, 12x locations during survey were identified as underserved which have been shared with USF for inclusion in future rollout plans.

During the last 2 years, a total of 30x new sites were installed in Chitral as tabulated below.

Cellular Infrastructure – Chitral (Last 2 Years)						
District	**Year**	**Jazz**	**Telenor**	**Ufone**	**ZonG**	**Grand Total**
Chitral	Jan-2023	20	79	8	5	112
	Jun-2025	22	107	8	5	142

PTA encourages all stakeholders to report specific issues through state-of-the-art Complaint Management System (CMS) maintained by PTA to handle consumer complaints, including the complaints pertaining to

Quality of Service. PTA's complaint handling mechanism is customer focused, visible and accessible for all Telecom users. The complaints can be lodged through multiple modes defined below:

- PTA Website: https://complaint.pta.gov.pk/userlogin.aspx
- PTA Toll Free Number: 0800-55055 (from 9:00 am to 9:00 pm round the year)
- PTA CMS Mobile App: Available at Android and IOS app stores
- Fax: 051-2878127

In conclusion, the PTA is always diligently working for improvement of telecommunication services by adopting a multifaceted approach. However, it is important to recognize that this is an ongoing, iterative process. Factors such as a volatile security situation, power outages, theft, and network closures can hinder or delay projects for provision and improvement of services. PTA remains committed to continuously monitor and plan targeted interventions, alongside the sustained efforts of both the PTA and Cellular Mobile Operators (CMOs) to improve connectivity.

*Question No. 16 **Senator Syed Ali Zafar**:

Will the Minister for Climate Change and Environmental Coordination be pleased to state the details of the actions taken under the Pakistan Cooling Action Plan, Forest Fire Mitigation program, National Adaptation Plan and Eco-system Based Adaptation during the last 3 years indicating also the achievement with program wise breakup?

Mr. Musadik Masood Malik:

Pakistan Cooling Plan

The Ministry of Climate Change & Environmental Coordination has undertaken concrete measures to integrate sustainable cooling across national policies. The essential elements of cooling requirements and directions for sustainable cooling have been incorporated into multiple national policies and frameworks, thereby ensuring that cooling is effectively mainstreamed into Pakistan's broader climate and development agenda as follows:

1. **National Climate Change Policy:**

- Pakistan's National Climate Change Policy provides policy directions on adopting energy-efficient appliances and technologies.
- Encourages enforcement of building energy codes and promotion of passive and green building design to reduce cooling demand.

2. **Green Building Code of Pakistan (2023):**

- The Green Building Code of Pakistan introduces mandatory provisions on site sustainability, passive solar design, natural ventilation, green roofs, indoor air quality, and energy-efficient building envelopes, directly reducing cooling loads
- It Encourages renewable energy integration, water-efficient technologies, and use of sustainable materials, ensuring climate-smart building practices.

3. **National Adaptation Plan:**

- Heat stress is included in the NAP as one of the key climate-sensitive health risks, and mandates mainstreaming climate adaptation into public health planning (e.g., strengthening monitoring of heat-related illness, early warning systems, climate-resilient healthcare infrastructure).
- Further, the NAP emphasizes adaptation in urban areas

through ecosystem-based measures (like urban greening, tree planting, shading), management of urban heat island effects, integration of resilience into infrastructure and built environment planning to reduce temperature exposure and improve microclimates.

3. **Nationally Determined Contributions 3.0 (NDCs 3.0) (2025)**:

- Pakistan's revised NDCs 3.0 identifies energy-efficient cooling as a key mitigation priority to reduce GHG emissions.
- Commits to HFC phase-down in line with the Kigali Amendment.
- Emphasizes building energy efficiency, appliance standards, and demand management to reduce cooling-related emissions

4. **National Cooling Action Plan-Cooling Appliances - Phase 1:**

- The MoCC&EC has developed the Pakistan Cooling Action Plan (PCAP), designed to define the country's cooling ambitions and serve as a national strategy to prioritize and coordinate activities in the cooling sector.
- The cooling sectors and appliances covered in the PCAP include domestic and commercial refrigeration, domestic air conditioning, and on- and off-grid fans. It sets out to implement the following measures:

i. Introducing MEPS and labeling for cooling products (air conditioners, refrigerators, fans).

i. Bulk replacement of inefficient fans in government buildings and low-income households with 5-star/DC fans.

ii. Policies to transition to low-GWP refrigerants in the air conditioning sector.

iii. Expanding access to cooling for off-grid populations by deploying efficient DC fans

- If fully implemented, the plan is projected to:

i. Avoid 22 $MtCO_2e$ indirect emissions and save 46 TWh of electricity.

ii. Reduce direct emissions by 5 $MtCO_2e$ via refrigerant transition.

iii. Ensure electricity cost savings of PKR 1,386 billion.

Iv. Provide improved cooling access to 3 million people in off-grid/weak-grid communities

5. **Other National Policies - National Energy Efficiency and Conservation Policy:**

The National Energy Efficiency and Conservation Policy mandates:

- Minimum Energy Performance Standards (MEPS) and mandatory labeling for air conditioners and refrigerators.
- Promotes energy audits and the adoption of efficient cooling systems in industry and buildings.
- Training, certification of technicians, and introduction of low-GWP alternatives are ongoing.

Forest Fire Mitigation Program:

Given Pakistan's increasing vulnerability to forest fires exacerbated by climate change this coordination role has gained renewed importance in recent years. In response to the climate-induced forest fires of 2022, and in accordance with the directives of the Prime Minister, a High-Level Stakeholder Coordination Mechanism was established to enhance national preparedness and response.

As part of these efforts, Standard Operating Procedures (SOPs) for forest fire prevention and response were developed by MoCC&EC in consultation with all relevant stakeholders, including provincial and territorial governments. These SOPs have been formally adopted nationwide, including by the National Disaster Management Authority (NDMA).

To ensure regular monitoring and timely action, a fortnightly reporting format was also designed and circulated to all concerned entities. All stakeholders have been directed to make appropriate arrangements for forest fire preparedness ahead of

	the fire season and to submit information using the prescribed fortnightly reporting Performa following any incident occurring within their respective jurisdictions. The data on-forest fire incidents reported over the last three years through the established mechanism is attached here for reference **(is enclosed)** **National Adaptation Plan** Pakistan formulated its first National Adaptation Plan in 2023. The National Adaptation Plan was prepared in the aftermath of 2022 mega floods. Keeping in view Pakistan's climate vulnerabilities, National Adaptation Plan has prioritised six areas, which are as follows: a) Agriculture-water nexus; b) Natural capital; c) Human Capital; d) Disaster Risk Reduction; e) Urban Resilience; f) Gender, youth and social inclusion. Ministry of Climate Change& Environmental Coordination is collborating with provincial governments to integrate national priorities into provincial adaptation plans. Ministry is also supervsing the implementation of Global Climate Funds'(Green Climate Fund, Global Environmental facility and Adaptation Fund) funded adaptation projects, with policy interventions for groundwater recharge, flood plains management, climate smart agricultural practices and early warning systems for glacial hazards. Similalrly, Upscaling Green Pakistan Programme is geared towards upscale afforestation/reforestation in provinces and improving land degradation. The efforts to enhance forest cover fall under the ambit of eco-based adaptation measures.

The break up of adaptation projects is as under:

Sr: No	Project Name	Approved amount and name of global fund
1	NAP Readiness Programme	2.9 million USD funded by GCF
2	Enhance community, local and national-level urban climate change resilience to water scarcity, caused by floods and droughts in Rawalpindi and Nowshera, Pakistan	383,000 USD funded by Adaptation Fund
3	Sustainable Solutions for Ecossytem Restoration in Pakistan	10 million USD funded by Adptation Fund

Forest Fire Incidents (2023-2025)

Province/ Territories	2023		2024		2025	
	Area (Acre)	Incidents	Area (Acre)	Incidents	Area (Acre)	Incidents
Punjab	25	4	3363	165	2729	97
Sindh	-	-	1	1	62	04
KP	-	-	1235	60	-	-
AJK	17	2	1265	72	-	-
GB	-	-	-	-	-	-
Balochistan	1235	1	590	2	4629	14
ICT	10	8	254	17	82	31
Total	1287	16	6708	317	7502	146

Shazia Mir
Section Officer-Coord/Council
Monday, 29 September, 2025, 12:48:48 PM

*Question No. 17 **Senator Poonjo Bheel**:

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the details of funds and development schemes allocated to the minority Member of the National Assembly and Senate during the last five years indicating also present status of those schemes and utilization of funds with Member wise and year wise breakup?

Minister Incharge of the Cabinet Division: No schemes and funds are allocated to any Member of National Assembly and the Senate therefore, no such data and detail is available with the Cabinet Division.

*Question No. 18 **Senator Syed Ali Zafar**:

Will the Minister for Climate Change and Environmental Coordination be pleased to state the details of the Glacial Lake Outburst Flood II Project indicating its implementation and achievements during the last 3 years?

Mr. Musadik Masood Malik:

The GLOF-II project is a climate resilience initiative jointly implemented by the Government of Pakistan and the United Nations Development Programme (UNDP), with funding from the Green Climate Fund.

The project focuses on enhancing climate resilience in vulnerable mountain regions by establishing community-based early warning systems and constructing small-scale protective infrastructure such as check dams and gabion walls. Another important component is training of local communities—especially women—in disaster preparedness and climate-resilient livelihoods, and strengthening institutional capacity for climate risk management at both federal and provincial levels.

Within the GLOF II initiative, Early Warning Systems (EWS) play a central role in safeguarding vulnerable mountain communities from climate-induced glacial lake outburst floods. The project establishes community-based EWSs that combine risk monitoring, real-time hazard forecasting, and timely communication of alerts to at-risk populations. By enabling rapid response and evacuation during potential GLOF events, these systems help reduce loss of life, protect livelihoods, and strengthen local preparedness. The presentation on GLOF-II project is annexed for perusal please.

Annex-I

GLOF II

- GLOF II project was approved from Green Climate Fund(GCF) in October 2016 with a funding of 37.5 million USD.

- The implementation of the project began in 2017 and the first disbursement of 10, 504, 366 million USD was made in March 2018.

- The GLOF II project coverage was extended to **24 valleys , including 16 valleys of GB(16) and KP(8)**

Project Deliverables

- The GLOF II project consisted of the following deliverables:
- Flood Protection Structures
- Irrigation Channels
- Safe Havens
- CBDRMCs
- Ha Slope Stabilization
- 1,145 Community Sensitization Sessions & Mock-drills
- Early Warning Systems

Izhar Ud Din
Section Officer-CC
Tuesday, 30 September, 2025, 2:48:35 PM

Izhar Ud Din
Section Officer-CC
Tuesday, 30 September, 2025, 2:48:35 PM

Completion of Project Outcomes

- UNDP has indicated that work on engineering structures and community centers has been completed.
- Work on Early Warning Systems is still under process
- PM Office has marked audit of GLOF-II project and report about the completion of outcomes of the project will be furnished once audit is completed.

Izhar Ud Din
Section Officer
Tuesday, 30 September, 2025

Activity wise- Total Expenditure

Items	Estimated Expenditure by 2024	% Expenditure
Construction	15,500,000.00	42%
EWS	5,500,000.00	15%
Trainings and Soft activities	2,200,000.00	6%
Relief equipment and Supplies	3,250,000.00	9%
Staff salaries	5,500,000.00	15%
Operations Cost	2,000,000.00	5%
Vehicles and Office set up	800,000.00	2%
Total	34,750,000.00	94%
Remaining for 2025	2,210,000.00	6%
Total Project Budget	36,960,000.00	100%

Position of Installation As on 04.09.2025

Sr. No	Breakdown of Site installation	Sites
1	Sites transmitting Data	149
2	Installed but connectivity issues	87
3	Civil Works not Initiated	16
4	Damaged by Floods	7
5	Civil Works installed EWS currently being installed	13
6	Vandalized sites	12
7	Exempted sites by PMD	8
Remaining EWS to be installed		(Sr. no 3+4+5=36)
Total EWS to be installed		272(Sr. No 1+2+3+4+5-6)

Causes of Delay in the installation of EWSs

- Lack of historical knowledge about installation of early warning systems in a difficult terrain of GB and KP. The construction of platforms for fixing weather stations was delayed on account of steep height and glacier topography.
- The procurement of weather stations was done under UNDP procurement rules and after the procurement, a team of engineers was put in place to assemble early warning systems. However, the process of assembling was again slowed down as the team for assembling the machinery had not been hired in time.
- Then, the development of protocols or parameters to issue alerts and trigger early warning systems, was delayed. As a result, GBDMA could not get access to data on real-time basis to conduct disaster relief effort.

Causes of Delay in the installation of EWSs

- While conceptualizing project operations, the possibilities of vandalism of installed equipment and its safety and security were not properly figured out. Apart from the aspect of vandalism
- Then, planning was not done to secure weather equipment against glacial and flash flooding. Recently, flash floods have washed away water discharge gauges at some glaciers.
- The monitoring of glacial lakes, which sometimes outburst within hours, and often at night/dawn, necessitates deeper community outreach and community mobilization, that is only possibly by involving administration at local level. However, the element of community mobilization through district administration has remained a missing link.

Overall Challenges in the Implementation of Project

- Live data transmission to server started recently. The executing agencies(PMD/UNDP) are importing Satellite based equipment for data transmission
- Exceptional rise in temperatures in 2025 in GB has led to flash flooding and the incidents of Glacial lake Outburst floods
- The range of flash flooding and GLOFs Floods/GLOFs has been widespread as 24 valleys in GB and KP were impacted. However, all these sites were not covered by warning posts set up under GLOF-II

*Question No. 19 **Senator Haji Hidayatullah Khan**:

Will the Minister for Climate Change and Environmental Coordination be pleased to state the details of the Margalla Hills Forest indicating its classification under the relevant rules?

Mr. Musadik Masood Malik:

Margallah Hills National Park is classified as a National Park under Section 12 of the Islamabad Nature Conservation and Wildlife Management Act, 2024. It was initially declared a National Park through a federal government notification in 1980, in accordance with Section 21 of the Islamabad Wildlife (Protection, Preservation, Conservation, and Management) Ordinance, 1979. As a protected area, it plays a crucial role in conserving diverse species of flora and fauna. ***(Annex-I)***

There are three major forest types exist in Margallah Hill National Park including,

i. **Tropical Deciduous Forest**
ii. **Sub-Tropical Broad Leave Evergreen Forest dominated by scrub vegetation**
iii. **Subtropical Chir Pine Forest**

The area is characterized by rocky and hilly terrain and pattern of habitat is modified in terms of environmental and topographic features create an ideal setting for the high diversity of vegetation. There are 38 mammals, 350 birds, 32 reptiles and 9 amphibian's species present in the Margallah Hills National Park.

The Margallah Hills vegetation is largely the result of the monsoon season with the maximum rainfall in the month of August. Vegetation of Margallah Hills composed by a total of 187 plant species recorded belonging to 57 families. Out of which, 62 plants were trees, 23 shrubs and 102 herbs. Major tree species of the area includes, *Pinus roxburgii, Cassia fistula, Grewia optiva, Acacia catechu*, *A. nilotica, A. modesta, Bauhinia variegate, Butea monosperma, Olea ferruginea, Quercus spp.*

Annex-I

Government of Pakistan
Ministry of Housing & Works
(Environment & Urban Affairs Division)

No.3(15)/76_CDA.III.(4) Islamabad, the 27th April, 80.

NOTIFICATION

No.S.R.O. 442(I)/80.- In exercise of the powers conferred by sub-section (1) of section 21 of the Islamabad Wildlife (Protection, Conservation and Management) Ordinance, 1979 (LXX of 1979), the Federal Government is pleased to declare the following areas to be the Margallah Hills National Park, namely:-

(1) Margallah Reserve Forest comprising compartments No.2 to 5, 7 to 23, 28, 30 to 38(i) and 41(ii).

(2) Military Grass Farm comprising compartments 1 to 25.

(3) Lands falling in villages Mangial, Malach Dakhli, Phulgran, Subhan, Mandla, Jhang Bagial, Malpur (Bijran), Rumli, Narias, Badoh Dakhli, Noorpur Shahan, Ratta Hottar, Saidpur, Dhok Jiwan, Gandier, Kalinjar and Sahiari.

(4) area bounded by Shahrah-i-Kashmir in the north, Shahrah-i-Islamabad in the west and Murree Road in the south and east upto its junction with Shahrah-i-Kashmir; and

(5) Rawal lake and area within a distance of 2 kilometres from the highest water mark of Rawal Lake.

Sd/-
(SHAMSUL HAQ)
Deputy Secretary

To

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Islamabad.

Endst. No.3(15)/76-CDA.III.(4), Islamabad, the 27th April, 80.

Copy forwarded to the:-

1. CDA, Islamabad with reference to their letter No.CDA/DH/6(2)/80-1578 dated 15.3.80.

2. National Council for Conservation of Wildlife, [illegible] & Agriculture Division, 4-C, Street 51, F-6/4, Islamabad.

*Question No. 20 **Senator Haji Hidayatullah Khan**:

Will the Minister for Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the details of complaints received by PTA regarding hacking of WhatsApp numbers during the last two years?

Minister for Incharge of the Cabinet Division:

Minister In-charge of the Cabinet Division

During the past two years, a total of **27** complaints have been received regarding hacking of WhatsApp accounts. PTA's complaint mechanism is also provided below for information.

Complaint Mechanism

i. **Complaints by Stakeholder Organization:**
In pursuance to Rule 4(3) of Removal and Blocking of Unlawful Online Content (Procedure, Oversight and Safeguards) Rules 2021, an online **E-portal** has been developed and its access has been provided to stakeholder organizations to lodge complaints according to their domain/scope of work. Currently, there are 51 Stakeholders including the Law Enforcement Agencies, Provincial Home Departments, MoFA, MoI, SECP, SBP, BISP, Ministries, Armed Forces etc. using the said portal.

ii. **Complaints by General Public & Aggrieved Person:**
Details of complaint channels available for the general public are provided below.

- Complaint management system (CMS) accessible at https://complaint.pta.gov.pk/RegisterComplaint.aspx along with its CMS mobile app available on Google Play Store and Apple App Store.
- Prime Minister's Citizen Portal (PM Portal) or letters etc.
- PTA Toll Free Number: 0800-55055
- Dedicated emails i.e. content-complaint@pta.gov.pk, info@pta.gov.pk, report-blasphemy@pta.gov.pk, reportchildporn@pta.gov.pk
- Approach PTA via letter or Chairman PTA email address i.e. chairman@pta.gov.pk

*Question No. 21 **Senator Muhammad Talha Mahmood**:

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the criteria laid down for appointment against the post of Chairman FBR indicating also the prescribed educational qualification and experience for the same; and

(b) the educational qualifications of the incumbent Chairman, FBR and procedure adopted for his appointment / posting against the post?

Mr. Ahad Khan Cheema:

(a) Section 3(3) of the FBR Act, 2007 **(Annex-I)** reads as under:

"3. Establishment of the Federal Board of Revenue.-

(3) The Federal Government may appoint the Chairman on such terms and conditions as it may determine".

(b) **Mr. Rashid Mahmood (PAS/BS-22),** presently posted as Chairman, FBR has following educational qualification:

(i) M.A (Economics)
(ii) MPA/ID from Harvard Kennedy School, Harvard University, USA.

In terms of Section 3(3) of the Act ibid, 2007, **Mr. Rashid Mahmood** an officer of Pakistan Administrative Service, while he was in BS-21 was posted / appointed as Chairman, Federal Board of Revenue, under Section 10 of the Civil Servants Act, 1973, vide this Division's notification dated 07-08-2024 **(Annex-II)** with the approval of Federal Cabinet. Whereafter, upon his promotion to BS-22, he was allowed to remain posted as Chairman, FBR vide this Division's notification dated 24-03-2024 **(Annex-III)**.

Annex-I

AN
ACT

to provide for the establishment of Federal Board of Revenue and for matters connected therewith or ancillary thereto

WHEREAS it is desirable to enhance the capacity of the tax system to collect due taxes through application of modern techniques, providing assistance to tax payers and creating a motivated, satisfied, dedicated and competent professional work force that is required to perform at an enhanced efficiency levels;

WHEREAS the Federal Board of Revenue must pursue its objective and vision to be a modern, progressive, effective, autonomous and credible organization by providing quality services and promoting compliance with tax related laws, while being mindful of upholding values such as integrity, professionalism, teamwork, courtesy, fairness, transparency and responsiveness;

WHEREAS it is expedient to regulate the matters relating to the fiscal and economic policies; administration, management; imposition, levy and collection of taxes and duties;

AND WHEREAS it is necessary to re-organize the Board of Revenue to enhance the scope of activities and operations and to have appropriate autonomy and reconstituting Central Board of Revenue as the Federal Board of Revenue;

It is hereby enacted as follow:-

1. Short title, extent and commencement.- (1) This Act may be called the Federal Board of Revenue Act, 2007.

(2) It extends to the whole of Pakistan.

(3) This section shall come into force at once and the remaining provisions shall come into force on such date as the Federal Government may, by notification in the official Gazette, appoint and different dates may be appointed for different provisions.

2. Definitions.- In this Act, unless there is anything repugnant in the subject or context,-

(a) "Board" means the Central Board of Revenue established under the Central Board of Revenue Act, 1924 (IV of 1924), and on the commencement of Federal Board of Revenue Act,2007, the Federal Board of Revenue established under section 3 thereof;

(b) "Cabinet Committee for Federal Revenue" means the Cabinet Committee for Federal Revenue constituted under section 6;

(c) "Central Board of Revenue" means the Central Board of Revenue established under the Central Board of Revenue Act, 1924(IV of 1924);

(d) "Chairman" means the Chairman of the Board appointed by the Federal Government and shall include acting Chairman for the time being;

(e) "Committee" means a committee constituted under this Act;

(f) "employees" means the persons in the employment and service of the Board and its offices, organizations and its departments;

(g) "fiscal laws" means a general reference to the laws relating to tax matters, including but not limited to, the Customs Act, 1969 (IV of 1969), Sales Tax Act 1990, Income Tax Ordinance 2001(XLIX of 2001), Federal Excise Act 2005, and any other law imposing any tax, levy or duty having nexus with taxation, or as the Federal Government, may, by notification in the official Gazette, determine;

(h) "human resource policy" means the policy related to employees for the purpose of enhancing efficiency in the functioning of the Board, which has been approved by the competent authority from time to time;

(i) "member" means any person appointed as a member of the Board;

(j) "person" includes the natural person, entity, any company or association or body of persons, whether incorporated or not;

(k) "prescribed" means prescribed by rules;

(l) "rules" means the rules made under this Act; and

(m) "regulations" means the regulations made under this Act;

3. **Establishment of the Federal Board of Revenue.- (1)** There is hereby established a Board to be called the Federal Board of Revenue, which shall consist of not less than seven members to be appointed by the Federal Government.

(2) The Board shall exercise all the powers and functions as were exercisable by the Central Board of Revenue under the Central Board of Revenue Act, 1924 (IV of 1924), and all other powers and functions conferred on it under section 4.

(3) The Federal Government may appoint the Chairman on such terms and conditions as it may determine.

(4) The Chairman may designate any member who shall act as an Acting Chairman in his absence.

(5) The Chairman shall appoint the Secretary of the Board who shall act under his direction and shall deal with all matters connected with the meetings of the Board.

(6) In case the appointment of the Chairman is delayed for any reason, the Federal Government may appoint or designate most senior member as Acting Chairman.

(7) The Board shall meet at least once in two months but a special meeting of the Board may be convened by the Chairman at any time or on the request of any member.

(8) The Board may constitute one or more committees to consist of members that are appointed by the Board and they shall perform such functions as are entrusted to them by the Board.

(9) The Federal Government may delegate any of its powers under this Act to the Chairman on such terms and conditions as the Federal Government may determine.

<u>Annex-II</u>

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE
<u>OF THE WEEKLY GAZETTE OF PAKISTAN PART-I</u>

No. PF (731)/E-5 (PAS)
Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Establishment Division
****

Islamabad, the 07th August, 2024

<u>NOTIFICATION</u>

Mr. Rashid Mahmood, a BS-21 officer of Pakistan Administrative Service, presently posted as Secretary, Power Division, under Section 10 of the Civil Servants Act, 1973, is transferred and posted as Chairman, Federal Board of Revenue, under Section 10 of the Civil Servants Act, 1973, with immediate effect and until further orders.

(Ejaz Ahmad)
Section Officer to the
Government of Pakistan

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Stadium Road,
Karachi.

Copy to:-

- The Secretary to the President, President's Secretariat, Islamabad.
- The Secretary to the Prime Minister, Prime Minister's Office, Islamabad.
- The Secretary, Cabinet Division, Islamabad.
- The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
- The Secretary, Power Division, Islamabad.
- The Secretary, Revenue Division, Islamabad.
- The Chairman, Federal Board of Revenue, Islamabad.
- The Principal Information Officer, PID, Islamabad.
- The A.G.P.R, Islamabad.
- Additional Secretaries / Joint Secretaries/Deputy Secretaries / Director (PD), Director (IT) and RO (PD Wing), Section officers concerned, Establishment Division, Islamabad.
- The officer concerned with the request to furnish a copy of charge relinquishment / assumption report to the Deputy Secretary (E-I), Director (PD) and Section Officer (E-5/PAS), Establishment Division, Islamabad.
- Notification File / Personal file of the officer.

(Ejaz Ahmad)
Section Officer (E-5/PAS)
Ph: 051-9203020

Annex-III

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE
OF THE WEEKLY GAZETTE OF PAKISTAN PART-I

No. 1/6/2025-E-5(PAS)
Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Establishment Division
****

Islamabad, the 26th March, 2025

NOTIFICATION

Mr. Rashid Mahmood, a BS-21 officer of Pakistan Administrative Service, presently posted as Chairman, Federal Board of Revenue, under Section 10 of the Civil Servants Act, 1973, is promoted to BS-22, in that Service, as Secretary to the Government of Pakistan, with immediate effect.

2. On promotion, **Mr. Rashid Mahmood,** will remain posted as Chairman, Federal Board of Revenue, until further orders.

BY ORDER OF THE PRESIDENT OF PAKISTAN

(Ejaz Ahmad)
Deputy Secretary to the
Government of Pakistan

The Manager,
Printing Corporation of Pakistan Press,
Stadium Road,
Karachi.

Copy to:-

- The Advisor to the Prime Minister on Prime Minister's Office, Islamabad.
- The Secretary to the President, President's Secretariat, Islamabad.
- The Secretary, Cabinet Division, Islamabad.
- The Secretary, Establishment Division, Islamabad.
- The Secretary, Revenue Division, Islamabad.
- The Chairman, Federal Board of Revenue, Islamabad.
- The Principal Information Officer, PID, Islamabad.
- The A.G.P.R, Islamabad.
- Additional Secretaries/Joint Secretaries/Deputy Secretaries/ Director (PD) and RO (PD Wing), Section Officers concerned, Establishment Division, Islamabad.
- The Programmer, IT Section, Establishment Division, for uploading on website.
- The Officer concerned with the request to furnish a copy of charge relinquishment/ assumption report to the Deputy Secretary (E-I), Director (PD) and Section Officer (E-5/PAS), Establishment Division, Islamabad.
- Notification File/Personal file of the officer.

(Arslan Javaid)
Section Officer (E-5/PAS)
Ph: 051-9203020

*Question No. 22 **Senator Haji Hidayatullah Khan**:

Will the Minister for poverty Alleviation and Social Safety be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that a few firms have submitted fake survey reports to BISP for a number of districts in Southern Punjab since 2015, if so, the details of such firms indicating their names, amount paid to them and action taken for recovery of such amount; and*

(b) *whether any criminal cases were registered against those firms, if not, the reasons thereof?*

Syed Imran Ahmad Shah:

(a) BISP utilizes the **National Socio-Economic Registry (NSER)** to assess household-level socio-economic status (SES) through the internationally recognized **Proxy Means Test (PMT)**. A PMT score ranging from 0 to 100 is assigned to each household, and financial assistance is provided only to those falling within the approved PMT cut-off (currently 32).

The NSER was first established through a **nationwide door-to-door survey in 2010–11**. To update this data in line with international best practices, an **NSER Update Survey (2018–22)** was carried out, again using a door-to-door methodology. Both surveys were conducted by private **Partner Organization (PO) firms**, engaged in accordance with **PPRA rules**.

For the 2018–22 update, the country was divided into **eight clusters**. **Cluster–3 (Multan, DG Khan, and Sahiwal Divisions of South Punjab)** was contracted to M/s **Sustainable Development Policy Institute (SDPI)** under an agreement signed on **26.03.2019**. The firm was required to conduct universal coverage of all households through door-to-door visits.

The contract value was based on **4,411,426 households** (as per PBS Census 2017), at a rate of **Rs. 236.25 per household**, amounting to **PKR 1,042,179,849**. Payments were milestone-based and linked to deliverables, with penalties applicable for various contractual violations, including **coverage errors and survey quality issues**.

Although, SDPI completed the required enumeration target, BISP imposed penalties for **coverage/content errors and other violations**. Against the invoiced amount of **PKR 1,042,179,849** for eight contractual milestones, BISP processed **PKR 792,056,686** against six milestones, after adjusting **PKR 22,217,468** as penalties.

Additionally, BISP withheld payment of **two milestones amounting to PKR 250,123,164** on account of penalties. SDPI has challenged these penalties and initiated **arbitration under the Arbitration Act, 1940**. Proceedings commenced in **November 2024**, and further action will be taken in light of the final award of the learned arbitrator.

It may be noted that the earlier door-to-door survey mechanism was **static in nature**, meaning data could not be updated until the next nationwide survey. To overcome this limitation, BISP launched the **Dynamic NSER system in February 2023**, making registration a **continuous and permanent process**. Under this model, unregistered households can approach **Dynamic Registration Centres (DRCs)** or **Mobile Registration Vans (MRVs)** at any time. Beneficiaries are also subject to **mandatory re-certification every three years**, ensuring that programme benefits remain targeted to the most deserving households.

(b) The contractual violations committed by **M/s SDPI** do not constitute a criminal offence; rather, they fall within the scope of **contractual obligations and penalties**. The **deliverable-based payment mechanism** inherently enabled BISP to verify the work through both internal and external validation processes before releasing payments.

Accordingly, BISP imposed substantial penalties and withheld payments to safeguard public funds. As the matter is now **sub judice** and under arbitration proceedings, BISP is vigorously pursuing the case before the competent judicial forum in accordance with law.

*Question No. 23 **Senator Muhammad Talha Mahmood**:

Will the Minister for Climate Change and Environmental Coordination pleased to state:

(a) the salient reasons for climate change in Pakistan;

(b) the details of effects of climate change in Pakistan indicating also the names of areas in Pakistan badly affected by the said change; and

(c) the steps taken/being taken by the Government to cope with the situation arising out of that change?

Mr. Musadik Masood Malik:

a) Pakistan is disproportionately affected by the adverse impacts of Climate change. The climatic hazards are multifaceted, ranging from recurring heatwaves, prolonged droughts, excessive and erratic rainfall, rising sea levels, glacial melting, riverine and non-riverine flooding, cyclonic storms, shifting monsoon patterns, and an increased incidence of vector-borne diseases. These hazards are intensifying in both frequency and magnitude due to global warming, with Pakistan consistently ranked among the most climate-vulnerable countries in the Global Climate Risk Index. As these climate threats multiply, the

exposure of both physical ecosystems and human settlements has become immense. Natural and human capital—including forests, biodiversity, agricultural lands, wildlife, water resources, infrastructure, human health, and key economic sectors such as agriculture, industry, and services—are all under serious threat.

b) Key Climate Challenges: Pakistan faces a wide spectrum of intensifying climate hazards that threaten its ecosystems, economy, and human well-being: Cryosphere Destruction & Glacial Melt: Glaciers are vital for river flows, agriculture, and hydropower, but are threatened by rising temperatures, black carbon deposition, and erratic precipitation. Accelerated melting heightens the risk of Glacial lake outburst flood (GLOF) events, flash floods, and seasonal water scarcity, undermining long-term water security. Heatwaves: More frequent and prolonged heatwaves are causing heat stress on crops, livestock, and human health, especially in urban centers where the heat island phenomenon intensifies temperatures. Floods: Increasingly intense riverine and urban floods are

damaging infrastructure, destroying homes, displacing communities, and disrupting economic activities. Smog and Air Pollution: Recurrent smog episodes from vehicular emissions, industrial pollution, and crop residue burning are worsening air quality, harming public health, and reducing agricultural productivity by blocking sunlight. Deforestation & Land Degradation: Widespread deforestation and unsustainable land use are reducing natural carbon sinks and increasing disaster vulnerability. Severe soil erosion from erratic rainfall, overgrazing, and unsustainable farming is degrading arable land, lowering yields, and accelerating desertification. Monsoon Variability, Droughts, and Coastal Risks: Shifts in monsoon patterns and prolonged droughts are undermining food security, groundwater recharge, and rural livelihoods. Sea level rise and coastal erosion threaten the Indus Delta, submerging fertile lands and displacing coastal populations. Emerging Hazards: Locust Attacks: Changing rainfall patterns and warmer winters have created favorable breeding conditions for desert locust swarms, which have devastated crops in Sindh, Punjab, and Balochistan, inflicting massive losses on farmers and threatening rural livelihoods. Izhar Ud Din Section Officer-CC 30 October , 2025, 09:00:01 AM Cloudbursts: Intensified monsoon dynamics are triggering sudden cloudbursts in Gilgit-Baltistan and Khyber Pakhtunkhwa, releasing extreme rainfall within hours that causes flash floods, landslides, and infrastructure collapse while overwhelming local disaster response systems. Food Insecurity: Rising temperatures, erratic rainfall, droughts, floods, and soil degradation are disrupting planting cycles, reducing crop and livestock productivity, driving up food prices, and deepening food insecurity among vulnerable populations. Collectively, these overlapping hazards—heatwaves, floods, smog, deforestation, soil erosion, cryosphere destruction, and water scarcity —amplify disaster risk and push vulnerable populations deeper into poverty. This makes building climate resilience not just an environmental necessity but also a socio-economic and human development imperative.

c) Role of the Ministry of Climate Change and Environmental Coordination The Ministry of Climate Change & Environmental Coordination (MoCC&EC) is mandated to formulate, coordinate, and oversee national policies and actions related to climate change, particularly climate adaptation and resilience. It has undertaken

several strategic initiatives to guide and mainstream climate considerations into national and provincial development planning. These include: Pakistan Climate Change Policy 2021 – updated to align national priorities with emerging climate challenges. National Adaptation Plan 2023 – a comprehensive plan to guide climate-resilient development pathways. Nationally Determined Contributions – supporting mitigation and adaptation actions in line with global commitments. Framework for Implementation of Climate Change Policy (2014 2030) – a roadmap for sectoral climate actions across the country. National Communication on Climate Change – reporting progress and commitments under the United Nations Framework Convention on Climate Change. Mainstreaming gender considerations in all climate action programmes. MoCC&EC is also working to strengthen institutional coordination, enhance climate finance access, build provincial capacity, and promote research, awareness, and early warning systems to deal with evolving climate risks. Izhar Ud Din Pakistan Policy Guidelines for Trading in Carbon Markets: The Policy was promulgated in December 2024 after due approval from the Federal Cabinet. The Policy provides a strategic roadmap for leveraging carbon market financing as a key mechanism for achieving our climate and economic objectives. It has set the stage for the establishment of carbon markets and provided a roadmap for their operational functioning. Section Officer-CC 30 October , 2025, 09:00:01 AM National Climate Finance Strategy (NCFS): The strategy is being developed keeping in view the climate needs and finance that Pakistan can leverage through bankable projects, duly funded by the international financial entities as ADB, WB, GCF, GEF, UNIDO, etc. National Climate Finance Dashboard: A real-time data of climate finance dashboard is being developed with assistance from the ADB. The dashboard will assist in formulating précised and rightful climate policy initiatives and interventions in all over the country. Major National Climate Initiatives To respond to these challenges, several ongoing and planned initiatives offer scalable models: SAFER Project (by MoCC&EC and International Centre for Integrated Mountain Development, funded by Adaptation Fund): focuses on integrated watershed management, nature-based recharge systems, wetlands rehabilitation, climate-resilient WASH systems, cryosphere risk management,

and early warning systems across Gilgit-Baltistan, Khyber Pakhtunkhwa, and Sindh—aligning with the National Adaptation Plan and Living Indus Initiative. GLOF-I and GLOF-II: installing early warning systems, strengthening community-based disaster preparedness, and developing small-scale protective infrastructure such as gabion walls and flood channels in Gilgit-Baltistan and Khyber Pakhtunkhwa. Recharge Pakistan (by World Wide Fund for Nature with Green Climate Fund): promotes ecosystem-based adaptation and aquifer recharge in the Indus Basin to enhance water security. Upscaling Green Pakistan Programme (UGPP): builds on the Ten Billion Tree Tsunami Programme to finance check dams, sediment traps, and forest landscape restoration through Public Sector Development Programme funding. Buner and Shangla Early Warning Project (by World Food Programme): installs hydromet stations, river monitoring, and community-based early warning systems in glacier-prone mountainous areas. Climate-Smart Agriculture (by Food and Agriculture Organization): enhances soil conservation, water productivity, and farm resilience through agroforestry, efficient irrigation, drought-resistant crop varieties, and crop diversification. Acumen Climate Action Pakistan Fund (ACAP): Executing Agency is Acumen Pakistan. Project Duration is 10 years. Project Finance is 90 USD Million. Project Objective is to establish the investment Fund and to identify pipeline companies across prioritized themes: (i) Farmer Platforms and Financial Solutions, (ii) Smart Farming, and (iii) Post Harvest Technologies. Izhar Ud Din Section Officer-CC Community Resilience Partnership Program (Multi-Country Programme): Executing Agency is Asian Development Bank (ADB). Project Duration is 10 years. Project Finances is 750 USD Million. Project Location is Sindh, Pakistan. Project Objective is 30 October , 2025, 09:00:01 AM to establish CRPP Trust Fund and CRPP Investment Fund. Developing information and systems for delivering applied climate-risk informed investments at scale to enhance community resilience. Transforming the Indus Basin with Climate Resilient Agriculture and Climate Smart Water Management: Executing Agency is Food and Agriculture Organization (FAO). Project Budget is USD 47.7Million. Duration is 6 Years. Location is Punjab and Sindh. Project Objective is to develop the country's capacity to use the information it needs to adapt to the

impacts of climate change on agriculture and water management by putting in place state-of-the art technology, benefiting 17.3 M people. Climaventures: Harnessing the Domestic Private Sector Ecosystem for Climate Action in Pakistan: Implementing Agency is National Rural Support Programme (NRSP). Project Budget is USD 50 million. Project Duration is 12 Years. Project Objective is to address the impediments hampering the growth of the climate venture ecosystem in Pakistan. Combating Land Degradation through Integrated and Sustainable Range and Livestock Management to Promote Resilient Livelihoods in Northern Punjab: Implementing Agency is Food and Agriculture Organization (FAO). Total budget is $ 13.1 million. Project Location is Punjab. Project Duration is 4 Years. The project aims to conserve and restore critically important range lands and livestock production systems and strengthen the resilience and sustainability of rangeland-dependent livelihoods in vulnerable dry-land regions of northern Punjab, Pakistan. Bananas in Pakistan's Bioeconomic: Transforming Waste into Textile: Implementing Agency is Food and Agriculture Organization (FAO). Total project cost is $ 23.73 million in which $ 3.73 million is funded by GEF (grant) and $ 20 million is co-financing. Project Duration is 6 Years. The project aims to accelerating bioeconomy transition in the Pakistan textile sector by transforming banana pseudo stem waste into economically viable and socially beneficial fibre and promoting Sustainable Agriculture Practices (SAP) in banana cultivation

*Question No. 24 **Senator Rana Mahmood Ul Hassan**:

Will the Minister for Housing & Works be pleased to state:

(a) *the details of annual budget allocated for lodges in the country under the administrative control of the Ministry of Housing and Works during the last three years with lodge wise brekup;*

(b) *whether it is a fact that those lodges have been poorly maintained during the said period, if so, the reasons thereof indicating also the current maintenance status of each of the same; and*

(c) *the steps taken or to be taken by the Government to improve the overall maintenance of these lodges?*

Mian Riaz Hussain Pirzada:

(a) The details of annual budget allocated expenditures for lodges in the country under the administrative control of the Ministry of Housing & Works during the last three years with lodge wise breakup is enclosed at **Annex-A.**

(b) Due to financial constraints during the last three years, comprehensive or large scale renovation works could not be undertaken during the said period.

(c) Since the transfer of these lodges to Estate Office, all efforts are being made to improve the maintenance of these lodges within the allocated funds for the purpose.

Annexure-A

(Expenditure for last Five Years on Federal Lodges)

FINAL ALLOCATION			
Federal Lodges	Civil	E/M	Total
Federal Lodges/Hostel Islamabad	8,187,000	5,700,000	13,887,000
2022-23	7,187,000	1,900,000	9,087,000
2023-24	1,000,000	3,800,000	4,800,000
2024-25	NIL	NIL	NIL
F.G Govt. Chummary Lodge Islamabad	6,200,000	NIL	6,200,000
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	6,200,000	NIL	6,200,000
2024-25	NIL	NIL	NIL
Gulshan-E-Jinnah Complex Islamabad	15,950,000	NIL	15,950,000
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	11,000,000	NIL	11,000,000
2024-25	4,950,000	NIL	4,950,000
Federal Lodge Peshawar	1,341,047	1,262,969	2,604,016
2022-23	361,047	403,750	764,797
2023-24	980,000	484,219	1,464,219
2024-25	NIL	375,000	375,000
Chamba House Lahore	NIL	208,726	208,726
2022-23	NIL	52,800	52,800
2023-24	NIL	75,926	75,926
2024-25	NIL	80,000	80,000
Qasr-E-Naz Karachi Federal Lodge-I	3,750,000	3,225,000	6,975,000
2022-23	NIL	475,000	475,000
2023-24	3,750,000	2,750,000	6,500,000
2024-25	NIL	NIL	NIL
Garden Hostel Karachi Federal Lodge-II	1,074,000	NIL	1,074,000
2022-23	575,000	NIL	575,000
2023-24	499,000	NIL	499,000
2024-25	NIL	NIL	NIL
Nawabshah (SBA) Federal Lodge-III	NIL	NIL	NIL
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	NIL	NIL	NIL
2024-25	NIL	NIL	NIL
Federal Lodges-I Quetta	NIL	NIL	NIL
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	NIL	NIL	NIL
2024-25	NIL	NIL	NIL
Federal Lodges-II Quetta	NIL	NIL	NIL
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	NIL	NIL	NIL
2024-25	NIL	NIL	NIL
Federal Lodges-III Quetta	NIL	NIL	NIL
2022-23	NIL	NIL	NIL
2023-24	NIL	NIL	NIL
2024-25	NIL	NIL	NIL
Grand Total	36,502,047	10,396,695	46,898,742

*Question No. 25 **Senator Mohammad Humayun Mohmand**:

Will the Minister for Information Technology and Telecommunications be pleased to refer to Senate Starred Question No. 106 replied on 12th September, 2024 and to state:

(a) the details of 465 SIMs numbers reportedly used of Kacha dactoctes blocked by PTA indicating also the names of the owner with CNIC numbers; and

(b) whether the Whatsapp account associated with those blocked SIM numbers have also been blocked, if so, its details and if not, the reasons thereof?

Ms. Shaza Fatima Khawaja:

a. Details of blocked mobile numbers have been acquired from CMOs. Owing to data privacy reasons, same will be handed over to Honorable Minister by PTA in person.

b. In compliance with Ministry of Interior & Narcotics Control (MoI&NC) instructions vide their letter No. 8/18/2023-NADRA dated 25th July 2023, PTA blocked these SIMs. Aforesaid numbers were reported to be used by dacoits in the "Kacha" areas of Sindh, including the districts of Shikarpur and Ghotki. It is highlighted that the directions were specifically limited towards blockage of SIMs and did not require blocking of WhatsApp accounts associated with the numbers. Accordingly, PTA executed the blocking of mobile numbers in line with the instructions conveyed, ensuring full adherence to the spirit of the referred letter.

*Question No. 26 **Senator Mohammad Humayun Mohmand**:

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to provide the details of the Special Assistants to the PM indicating their names, CNIC numbers, and assets declared?

Minister Incharge of the Cabinet Division:

The following Special Assistants to the Prime Minister have provided the Assets declaration to the Cabinet Division, as on 30th October, 2025:-

1) Syed Tariq Fatemi
2) Ambassador (retd) Muhammad Sadiq
3) Mr. Tariq Bajwa
4) Mr. Huzaifa Rehman
5) Mr. Mubarak Zeb
6) Mr. Talha Burki

*Question No. 28 **Senator Mohammad Humayun Mohmand**:

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the details of cuts in expenditure made by OGRA under the heads of fuel consumption and purchase of newspapers and magazines as part of Government's drive of austerity during the last two years?

Minister Incharge of the Cabinet Division:

Oil and Gas Regulatory Authority (OGRA) is observing all measures and taking necessary steps under austerity drive to economize its expenditures which bring value for money. It is pertinent to mention here that OGRA is a Regulatory Authority established under OGRA Ordinance, 2002 with its own identity distinct from the Federal Government. It has its own Fund under Section 18 of the OGRA's Ordinance which vests with the Authority for making its expenses and charges in carrying out its functions and duties.

Detail of fuel consumption during the last two (02) years is as below; -

F.Y	**Fuel Consumption**
2023-24	Rs.25.50 Million
2024-25	Rs.21.04 Million

Detail of expenditure on purchase of newspaper and magazines:

F.Y	**Newspaper/Magazine**
2023-24	Rs.1.28 Million
2024-25	Rs. 1.60 Million

It is stated that the newspaper consumption has been increased during the last two years owing to expansion of workforce at OGRA Head Offices i.e. Multan, Sukkur where additional staff has been provided. Furthermore, the prices of the newspapers/magazines have also experienced an increase.

(Annexures have been placed in library and on Table of the mover/concerned Member).

Mr. Presiding Officer: Order No.02. Leave applications.

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے بعض سرکاری مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 3 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عون عباس صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 13 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید کاظم علی شاہ صاحب نے بیرون ملک ہونے کی بناء پر گزشتہ 354 مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 30 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر مشال اعظم نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 6 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 3 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 354 اجلاس کے دوران مورخہ 3 اکتوبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب نے ناسازی طبعیت کے بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: .Order No. 3

سینیٹر شیری رحمان: سیکرٹری صاحب something is burning in the House, لوگوں کے دلوں کے علاوہ کچھ اور جل رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نواب صاحب! آپ مجھے Business لینے دیں، دیکھیں، نواب صاحب بالکل آپ کو موقع دوں گا، نواب صاحب Business صرف دس منٹ کا ہے۔
Order No. 3, Senator Sherry Rehman Sahiba.

Presentation of report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination on [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024]

Senator Sherry Rehman: I, Chairperson, Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination, present report of the Committee on a Bill further to amend the Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora Act, 2012 [The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora (Amendment) Bill, 2024], introduced by Senator Shahadat Awan on 2nd September, 2024.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Senator Sherry Rehman, Chairperson, Standing Committee on Climate Change and Environment Coordination, may move Order No. 4.

Presentation of Annual report of the Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination for the period from March, 2024 to March, 2025

Senator Sherry Rehman: I, Chairperson, Standing Committee on Climate Change and Environmental Coordination, present Annual Report of the Committee for the period from March, 2024 to March, 2025.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No. 5.

Presentation of report of the Standing Committee on Foreign Affairs regarding the number of Pakistanis assisted by the Pakistan Embassy in Serbia for grant of Serbian visas.]

Senator Sherry Rehman: I, on the behalf of Senator Irfan-Ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Foreign Affairs, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 26, asked by Senator Mohammad Humayun Mohmand, on 18th July, 2025, regarding number of Pakistanis who were assisted by the Pakistan Embassy in Serbia for grant of Serbian visas, during the last two years.

Mr. Presiding Officer: Report stands laid. Order No. 6, Senator Aon Abbas. Order No. 7, Senator Rana Mehmood ul Hassan Sahib.

Presentation of report of Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The National School of Public Policy (Amendment) Bill, 2025]

Senator Rana Mahmood Ul Hassan: *Bismillah al-Rahman al-Rahim*. Thank you, Mr. Chairman! I, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on a Bill further to amend the National School of Public Policy Ordinance, 2002 [The National School of Public Policy (Amendment) Bill, 2025].

Mr. Presiding Officer: The report stands laid. Order No. 8. Senator Azam Nazeer Tarar please move Order No. 8.

Introduction, consideration and passage of [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025]

Senator Azam Nazeer Tarar: Mr. Chairman! I, Minister for Law and Justice, to introduce a Bill further to amend the Qanun-e-Shahadat, 1984 [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025].

جناب! اس میں میری ایک عرض ہے کہ یہ ایک typographical error ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ میری عرض ہے کہ یہ word 'or' کو 'of' سے change کرنا ہے۔ If the Chair allows تو میں یہ آج پیش کر دوں۔ اِس کی درستی ہو جائے گی۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی، میں move کر دوں؟ جناب چیئرمین! میری استدعا ہو گی کہ اُس کو آج take up کر لیا جائے کیونکہ یہ صرف ایک لفظ کی درستی ہے جو کہ typographical error ہے جس کو ہم نے Court order سے درست کر دیا ہے۔

If the Chair allows, I beg to move the motion for that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کریں۔

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Law and Justice, move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that requirement of Rule 98 of the said Rule regarding reference of [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025] to the Standing Committee concerned be dispensed with, in order to take into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Please move Order No. 8(b).

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Law and Justice, move that the Bill further to amend the Qanun-e-Shahadat, 1984 [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025] be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. We take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, There is no amendment in clause 2, so I will put the clause as one question. The question is that clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 stand part of the Bill. Schedule. There is no amendment in Schedule. So, I will put the Schedule before the House as one question. The question is that Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Schedule stands part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill. Please move Order No. 8(c).

Senator Azam Nazeer Tarar: I, Minister for Law and Justice, move that the Bill further to amend the Qanun-e-Shahadat, 1984 [The Qanun-e-Shahadat (Amendment) Bill, 2025] be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No. 9. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue may move Order No. 9. On his behalf Senator Azam Nazeer Tarar may move Order No.9.

Resolution moved for Extension of the Virtual Assets Ordinance, 2025 (Ordinance No. VII of 2025)

Senator Azam Nazeer Tarar: I on behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, move the following Resolution:-

> "That the Senate resolves to extend the Virtual Assets Ordinance, 2025 (Ordinance No. VII of 2025), for a further period of one hundred and twenty days with effect from 5th November, 2025, under

proviso to sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Mr. Presiding Officer: I now put the resolution before the House.

(The resolution was adopted)

Mr. Presiding Officer: The resolution is adopted. Senator Syed Mohsin Raza Naqvi please move Order No. 10. On his behalf Dr. Tariq Fazal Chaudhry may move Order No. 10.

<u>Laying of the Frontier Constabulary (Re-organization) Ordinance, 2025</u>

Dr. Tariq Fazal Chaudhary: I, on behalf of Senator Syed Mohsin Raza Naqvi, Minister for Interior and Narcotics Control, lay before the Senate the Frontier Constabulary (Re-organization) Ordinance, 2025 (Ordinance No. VIII of 2025), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Presiding Officer: It is for the information of the House that this Ordinance has already been passed in the National Assembly on 5th September 2025. Now it is being laid in the Senate for information. Order No. 11. Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training, please move Order No. 11.

Consideration and passage of [The King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences Bill, 2025]

Dr. Khalid Maqbool Siddiqui: I, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to establish the King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences [The King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences Bill, 2025], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. We take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 56, There is no amendment in the clauses 2 to 56, so I will put these clauses as one question. The question is that clauses 2 to 56 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 56 stand part of the Bill. Schedule. There is no amendment in Schedule. So, I will put the Schedule before the House as one question. The question is that Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Schedule stands part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The

question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill. Order No. 12. Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training please move Order No. 12.

Dr. Khalid Maqbool Siddiqui: I, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to establish the King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences [The King Hamad University of Nursing and Associated Medical Sciences Bill, 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the Bill stands passed. Order No. 13. Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training please move Order No. 13.

Consideration and passage of [The Daanish Schools Authority Bill, 2025]

Dr. Khalid Maqbool Siddiqui: I, Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to provide for the establishment and management of the Daanish Schools [The Daanish Schools Authority Bill, 2025], as reported by

the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. We may now take up second reading of the Bill, that is Clause by Clause Consideration of the Bill. Clauses 2 to 22. There is no amendment in Clauses 2 to 22, so I will put these Clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 22 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 22 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is, that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill stands part of the Bill. Order No.14, Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training may move Order No.14.

Dr. Khalid Maqbool Siddiqui: I, Dr. Khalid Maqbool Siddiqui, Minister for Federal Education and Professional Training, move that the Bill to provide for the establishment and management of the Daanish Schools [The Daanish Schools Authority Bill, 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.15, Mr. Qaiser Ahmed Sheikh, Minister for Board of Investment, may move Order No.15.

Consideration and passage of [The Asaan Karobar Bill, 2025]

Mr. Qaiser Ahmed Sheikh: Minister for Board of Investment, I wish to move that the Bill to provide for reforms of the regulatory regime applicable to business, trade and investment by removing cumbersome and complex regulatory requirements and to establish the Pakistan Regulatory Registry and the Pakistan Business Portal [The Asaan Karobar Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. We may now take up second reading of the Bill, that is Clause by Clause consideration of the Bill, Clauses 2 to 25, there is no amendment in Clauses 2 to 25. So I will put these Clauses as one question. The question is that Clauses 2 to 25 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 25 stand part of the Bill. Schedule. I put Schedule to the vote of the House. There is no amendment in Schedule. So, I will put the Schedule before the House as one question. The question is that Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Schedule stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill stands part of the Bill. Order No.16. Mr. Qaiser Ahmed Sheikh, Minister for Board of Investment, may move Order No.16.

Mr. Qaiser Ahmed Sheikh: Minister for Board of Investment, I wish to move that the Bill to provide for reforms of the regulatory regime applicable to business, trade and investment by removing cumbersome and complex regulatory requirements and to establish the Pakistan Regulatory Registry and the Pakistan Business Portal [The Asaan Karobar Bill, 2025], be passed.

Mr. Presiding Officer: I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed.

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عمر فاروق صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں! اپوزیشن لیڈر بالکل appoint ہونا چاہیے، لیکن وہ میری jurisdiction میں نہیں آتا وہ jurisdiction چیئرمین صاحب کی ہے۔ آپ اُن کے ساتھ آفس میں بیٹھ کر بات کر لیجیے۔ بالکل، وہ آپ کا حق ہے، ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب۔ مہربانی فرما کر سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب کو بات کرنے دیں۔ عطاء الرحمٰن صاحب کو بولنے دیں۔، آپ بولیں نا۔

سینیٹر عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! آپ ایوان کو in order کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ میری jurisdiction میں آتا ہی نہیں۔جب چیئرمین صاحب موجود نہیں ہوتے تو لازمی کسی پینل کو بیٹھنا ہوتا ہے۔آپ بالکل بیٹھیں۔ آپ کا حق ہے۔اپوزیشن لیڈر کا ہونا ضروری ہے۔ میں آپ سے بالکل agree کرتا ہوں۔ میں آپ سے متفق ہوں۔ آپ آفس میں بیٹھ کر بات کر لیجیے۔ بالکل، اپوزیشن لیڈر کا ہونا ضروری ہے، ہاؤس پورا ہونا چاہیے۔ میں آپ کے ساتھ agree کرتا ہوں۔ جی، عطاء الرحمٰن صاحب۔

سینیٹر عطاء الرحمٰن: جناب! آپ ہاؤس کو in order کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، عطاء الرحمٰن صاحب۔ آپ ان کو بات کرنے دیں پھر سب بات کر لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر عطاء الرحمٰن: جناب والا! میں نے کہا ہے کہ ہاؤس کو in order کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: معزز سینیٹرز جن میں محترم سینیٹر کہدہ بابر صاحب گیلری میں تشریف فرما ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب کو بات کرنے دیں۔ آپ بات کریں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب میں نے آپ کو موقع دیا ہے نا۔ آپ اپنی جگہ پر جا کر بات کریں۔ آپ اپنی جگہ پر بیٹھ کر بات کریں نا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ بات کر لیں۔ میں بیٹھا ہوں۔ آپ بولیں پلیز۔ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ میں آپ کو مائیک دے دیتا ہوں۔ عطاء الرحمٰن صاحب میں آپ سے request کرتا ہوں کہ علی ظفر صاحب کو موقع دے دیں۔ I'll be grateful, sir۔ جی، علی ظفر صاحب۔ ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ علی ظفر صاحب کو موقع دے دیں۔ میں نے علی ظفر صاحب کو allow کر دیا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! میں آپ کو موقع دوں گا۔ میں بیٹھا ہوں، دوں گا۔ جی علی ظفر صاحب۔

Point of order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding appointment of Leader of the Opposition in the Senate and raised concerns over the proposed 27th Constitutional Amendment

سینیٹر سید علی ظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ہمارا ایک بڑا جائز مطالبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ Leader of the Opposition کے بغیر اس ایوان میں جو کارروائی ہو رہی ہے یہ ہمارے rules, Parliamentary tradition اور کسی بھی پارلیمانی نظام کے خلاف ہے۔

ہمارا مطالبہ بڑا جائز ہے۔ ہمارے تمام سینیٹرز نے sign کر کے request Secretariat کو دی ہوئی ہے اور اس بات کو تقریباً دس دن ہو چکے ہیں۔ ایک empty

chair کے بغیر پھر بھی ایوان چلائی جا رہے ہیں اور میری نظر میں ہم جتنی کارروائی کر رہے ہیں یہ ایک غیر آئینی کارروائی ہے۔ آپ جتنے Bills pass کر رہے ہیں، جتنی proceedings, resolutions, motions, discussions کر رہے ہیں وہ سب ہم vacuum میں کر رہے ہیں۔ میں تو یہاں تک کہوں گا جناب کہ آپ جو اس Chair پر بیٹھے ہیں ایک Leader of the Opposition کے بغیر، آپ بھی ایک طرح سے اس Chair پر بیٹھنے کے حق دار نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Chair بھی اس وقت vacant ہے اسی لیے آپ نے دیکھا کہ ہمارے سارے سینیٹرز نے آکر آپ کے سامنے احتجاج کیا۔

اس کے ساتھ ایک بہت اہم بات میں کرنا چاہوں گا کہ کل Co-Chairperson Pakistan Peoples Party بلاول صاحب نے ایک tweet کیا جس میں انہوں نے یہ بتایا اور ایک انکشاف کیا کہ حکومت ستائیسویں آئینی ترمیم لے کر آ رہی ہے اور انہوں نے اس کے باقاعدہ کچھ نکات بھی بتائے۔

جناب چیئرمین! میری نظر میں آئین کبھی گولیوں سے نہیں مرتا، آئین ان اصلاحات کی مد میں جو غیر آئینی بات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اس سے مرتا ہے اور ستائیسویں ترمیم کے جو کچھ نکات مجھے سمجھ میں آئے اور اس وقت Leader of the House اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں لیکن جو بھی ہمارے PML(N) کے لوگ ہیں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کیا اصلاحات ہیں یہ بیچ میں ہمارے آئین کے ساتھ کیا سازش ہو رہی ہے جس کا انکشاف کل پیپلز پارٹی نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین! ذوالفقار علی بھٹو صاحب جو ان کے founder ہیں، 10 اپریل، 1973 کو جب قومی اسمبلی نے ہمارا 1973 کا آئین pass کیا تو انہوں نے Constitution describe کیا تھا، میں ان کے کچھ الفاظ پڑھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ this is a great victory for the people of Pakistan. It is a symbol of national unity. اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ today we have fulfil the promise made to our people اور اس وقت کی جتنی بھی political parties تھیں جنہوں نے 1973 کا آئین بنایا، بڑے بڑے stalwarts تھے، ان کا جو

expression or feelings تھیں وہ express کر رہے تھے، انہوں نے کہا we have given ourselves a Constitution, which is a very much our own, framed by those who have been chosen as representatives of the people of Pakistan. ان کی جو tone تھی was very statesmanship like وہ اس وقت unity پر یقین کرتے تھے اور وہ بڑا اچھاماحول تھا۔

اس کے بعد ہمارے آئین میں 37 سالوں تک dictatorships کی وجہ سے ترامیم آتی رہیں اور آئین کی وہ شکل ہی تبدیل ہو گئی۔ 37 سالوں کے بعد اپریل 2010 میں اٹھارھویں آئینی ترمیم آئی۔ اس وقت بھی ساری جماعتیں بیٹھیں اور ان جماعتوں نے بیٹھ کر فیصلہ کیا کہ ہم اسی position میں واپس آتے ہیں جس position میں 1973 کا آئین تھا۔ Dictators نے جو جو چیزیں ڈالی تھیں وہ ہم نکال دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم election process کو مضبوط کرنے کے لیے appointment of Election Commission of Pakistan کا process بھی صاف کر دیتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو انصاف ملے اور اس ملک میں rule of law ہو، ہم عدالتوں کو بھی آزاد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اٹھارھویں ترمیم میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو صوبے ہیں انہیں ہم خود مختار کریں گے۔ انہیں ہم وہ طاقت اور حقوق دیں گے جن کی انہیں ضرورت تھی، جو آج ان کا جائز حق ہے تو اس کے مطابق اٹھارھویں ترمیم بن گئی اور اس کا سہرا پیپلز پارٹی لیتی ہے اور پیپلز پارٹی نے کہا کہ یہ ہماری وجہ سے ہے اور ہم یہ لے کر آئے تھے۔

جب میں نے یہ tweet پڑھی، اس tweet میں جو شقیں تھیں میں ان کا ذکر کرتا ہوں، وہ بالکل ایسی شقیں ہیں جو کہ اٹھارھویں ترمیم اور ہمارے 1973 کے آئین کو تباہ کرتی ہیں اور اس کے بالکل برعکس ہیں۔ مجھے تھوڑی پریشانی ہوئی کہ جو لوگ اس قوم کے ساتھ وعدہ کر رہے تھے کہ ہم اٹھارھویں ترمیم لائے ہیں اور اس میں ہم کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونے دیں گے وہ اب اس پر tweet کر رہے ہیں اور ایک طرح سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نومبر کے چھٹے دن اسے consider کرنے کے لیے دیکھیں گے۔ اس tweet میں کیا چیزیں ہیں جنہیں میں point out کرنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو انہوں نے کہا کہ اس ستائیسویں ترمیم کے ذریعے جو Provincial autonomy ہے، جو طاقتیں صوبوں کو دی گئی ہیں وہ واپس لیں گے۔ دوسرے نمبر پر انہوں نے کہا کہ ہم ایک آئینی عدالت بنا دیں گے۔ سپریم کورٹ سے یہ طاقت لے کر ایک نئی Constitutional Court بنا دیں گے۔ تیسرے نمبر پر انہوں نے کہا کہ NFC Award کا جس طرح کا process ہے اور اٹھارھویں ترمیم میں صوبوں کو جو guarantees دی گئی ہیں وہ ہم واپس لے لیں گے۔ چوتھے نمبر پر انہوں نے tweet میں لکھا ہے کہ ہم Article 243 میں ترامیم کریں گے اور کچھ اختیار President کو دیں گے اور کچھ President سے لیں گے۔ کچھ appointments of Army Chief کی کریں گے اور Article 243 میں اس طرح کی amendments لانے کی بات ہوئی۔

حکومت والوں کے ساتھ میں کافی T.V. programmes میں آتا رہا ہوں اور میڈیا میں بھی آتا رہا ہوں۔ حکومت کا جہاں تک تعلق ہے، ان کے وزرا، یہ کسی عام leader or representatives کی بات نہیں کر رہا، ان کے وزرا آ کر کہتے رہے کہ ہم نے تو ستائیسویں ترمیم بالکل نہیں لانی، ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ آپ کو یاد ہو گا میں نے تقریر کی تھی جب چھبیسویں ترمیم آ رہی تھی کہ چھبیسویں ترمیم actually first step ہے، یہ پہلا قدم ہے، اصل میں ان کا مقصد ستائیسویں اور maybe even اٹھائیسویں ترمیم لانے کا ہے لیکن بہر حال حکومت کے بڑے بڑے وزرا جن کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اور وہ اس وقت یقینی طور پر سچ بول رہے ہوں گے کہ انہوں نے کہا کہ ہم بالکل نہیں لا رہے اور میڈیا پر میری جو آخری discussion ہوئی ہے وہ کوئی دو یا تین دن پہلے تھی۔ اب اچانک جب بلاول صاحب نے یہ انکشاف کیا تو میں نے بیٹھ کر سوچا کہ یقینی طور پر دو چیزیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو یہ میرے اتنے عزیز دوست جو کابینہ میں ہیں وہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن اگر جھوٹ نہیں بول رہے تو پھر انہیں پتا ہی نہیں ہے اور اگر پتا نہیں تو پھر یہ ستائیسویں ترمیم کہیں اور سے آ رہی ہے۔ پھر یہ 27th Amendment اگر حکومت کو اور کابینہ کے Ministers کو نہیں پتا کہ 27th Amendment آنی ہے یا آ رہی ہے اور اس میں کیا ہے پھر تو بہت ہی پریشانی کا باعث ہے، پھر تو یہ نظر آتا ہے کہ یہ ایک طرح سے آئین کو توڑا جا رہا ہے اس کو مارا جا رہا ہے۔

جناب والا! آج میں پوچھوں گا، ہمیں بتایا جائے کہ اس 27th Amendment میں کیا لے کر آرہے ہیں، یہ بنا کون رہا ہے اور اس میں کیا amendments تجویز کی گئی ہیں؟ کیونکہ اب یہ ایک national issue بن گیا ہے۔ اس speech کے بعد اب ہم چپ کرکے بیٹھ کر اس کو نہیں دیکھ سکتے، اب ہم سننا چاہیں گے، Leader of the House بھی آگئے ہیں، Leader of the Opposition تو نہیں ہیں، ان کا مطالبہ تو ہم نے کیا تھا آپ کے آنے سے پہلے لیکن آپ بہر حال اس وقت موجود ہیں تو آپ ہمیں یہ بتائیں گے کہ ہم کیا کریں؟ مجھے یاد ہے، میں اپنے JUI کے دوستوں سے ضرور کہوں گا کہ جب 26th Amendment آرہی تھی تو ایک issue آیا تھا کہ constitutional court بنا دی جائے اور constitutional court بنانے کو JUI oppose کے ہمارے دوستوں نے کیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ 27th Amendment میں وہ constitutional court بنانے کی تجویز لانے کی کوشش کریں گے تو وہ PTI کے ساتھ اس کی opposition میں کھڑے ہوں گے کیونکہ انہوں نے 26th Amendment کے وقت اس کی opposition کی تھی۔ میں پیپلز پارٹی سے بھی امید رکھوں گا کہ چونکہ 18th Amendment میں ان کی leadership کو اس کی trophy ملی تھی اور انہوں نے اس کی leadership لی تھی۔ میں امید رکھوں گا کہ وہ بھی اس کی opposition کریں گے حالانکہ آپ کہیں گے کہ it is probably something in my head but میں امید رکھوں گا کہ 27th Amendment کو oppose کرنے میں وہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اس کے ساتھ میں آخر میں پھر کہنا چاہوں گا کہ Leader of the Opposition کا بڑا اہم role ہوتا ہے، اس کو PTI کی طرف سے یہ record کریں، اس پر resolution pass کروائیں کہ اس post کو فوراً fill کیا جائے، اس کے بغیر ہمارا House incomplete نظر آتا ہے۔

جناب والا! میں آخر میں کہوں گا یہ اب اس 27th Amendment کا معاملہ صرف قانونی معاملہ نہیں رہا، یہ ایک اخلاقی معاملہ ہے اور ہم چاہیں گے کہ 1973 کا جو ہمارا آئین ہے، جو ہماری سبز کتاب ہے، ہم اسی کے اُوپر قائم رہیں، جس طرح 27th Amendment کے ذریعے آئین کو مارا جا رہا ہے، اس سے ہمارے ملک کو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا

ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اگر کوئی ہماری طرف سے کوئی اور بولنا چاہتا ہے تو ان کو بھی آپ please موقع دیجیے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک ہی دفعہ میں سب کو جواب دے دیں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ۔ جناب والا! علی ظفر بھائی سے کچھ باتیں کی ہیں، میرے آنے سے پہلے انہوں نے reference دیا کہ Leader of the Opposition کی تعیناتی نہیں ہوئی، بالکل ہونی چاہیے Leader of the House and Leader of the Opposition اس system کا حصہ ہیں۔ مجھے اپنا یاد ہے کہ جب میں نے غالباً 2010 میں Leader of the Opposition کے طور پر signatures لے کر جمع کروائے تو اس کے بعد ایک جرگہ آیا جماعت اسلامی کا مولانا غفور حیدری صاحب میرے کمرے میں آئے اور کہنے لگے کہ ہم بطور جرگہ آئے ہیں تو آپ ہمیں accept کر لیں، جو بھی تھا، میں یہ نہیں کہوں گا، یہ چیزیں ہوتی ہیں، اس parliamentary process میں ہم 35 سال سے یہ چیزیں دیکھ رہے ہیں اور یہ solve بھی ہو جاتی ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جب علی ظفر صاحب بول رہے تھے تو کسی نے بھی interfere نہیں کیا، تو اب انہیں بھی سن لیں، انہیں بھی موقع دیں جو آپ clarity چاہ رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): آپ جو precedents قائم کر رہے ہیں، اچھے نہیں ہوں گے، پہلے تو میں Lower House میں دو دفعہ رہا ہوں، میرا یہاں 2003 سے اللہ کے فضل سے یہ بائیسواں سال ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ میں support کر رہا ہوں کہ Leader of the Opposition لگنا چاہیے لیکن یہاں تقاریر سے نہیں لگنا وہ Chairman

Senate کی ذمہ داری ہے اور وہ Chamber میں یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ Rules میں یہ لکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو satisfy کرتے ہیں کہ who commands the majority of the members of the Opposition. تو ہم تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہیں۔ Chairman Senate کی یہ ذمہ داری ہے، process مکمل ہوگا، اس کو according rules کرنا چاہیے اور میری گزارش ہے بھائی علی ظفر صاحب کو اس کو دیکھ کر ذرا جلدی فیصلہ کرلیں، یہ اچھی بات ہے کہ Leader of the Opposition کو ہونا چاہیے I am supporting you.

جناب والا! جہاں تک 27th Amendment کو دیکھیں، اگر تو media کے حوالے سے جانا ہے انہوں نے تو صحیح کہا کہ ضروری نہیں کہ جب honourable ministers نے جن کا انہوں نے reference دیا انہوں کہ کہا ہو کہ ابھی کوئی ترمیم نہیں ہے تو وہ ہم کئی مہینے پرانی بات کر رہے ہیں، یہاں جب ترمیم آنی ہوتی ہے تو آ بھی جاتی ہے لیکن ان کا پوچھنا کہ کون لارہا ہے؟ of course Government لارہی ہے اور لائے گی یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کون لائے گا؟ We have to very honest and clear جو بھی حکومت وقت ہوتی ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ Parliament میں ترمیم لائے۔ ہم نے ایک ترمیم نہیں بلکہ (b) (2) 58 کو بھی ختم ہوتے دیکھا، میں اس کا حصہ تھا Cabinet میں بھی، ہم سب ساتھی سارے processes سے کئی دفعہ اس سے گزر چکے ہیں۔ بالکل یہ 27th Amendment آئے گی۔ میں کہوں کہ نہیں آئے گی، یا دیکھ رہے ہیں، یہ الحمدللہ آنے والی ہے۔ کوشش کریں گے کہ اصول کے مطابق، آئین و قانون کے مطابق یہاں اسے پیش کریں، آپ کو پورا حق ہوگا کہ اس پر اپنی تقاریر بھی کریں، آپ اس پر اپنی رائے بھی دیں گے۔ اگر committee میں فیصلہ ہوا تو جو chair کر رہے ہوں گے committee میں بھی جائے گی committee اگر فیصلہ کرے گی کہ ماضی کی طرح کیوں کہ بہت sensitive ہے تو دوسرے House کی committee بھی آجائے، حکومت کو کسی چیز پر کوئی reservation نہیں ہے، یہ نہیں کہ یہاں کوئی ترمیم لائی جائے اور آناً فاناً اس کے اوپر voting شروع ہو جائے، یہ نہیں ہوگا میں محترم علی ظفر صاحب کو assure کرتا ہوں۔

جناب والا! مجھے پتا چلا کہ میرے آنے سے پہلے بلاول صاحب انہوں نے tweet کی ہے، وہ ہمارے allies ہیں، جو بھی حکومت وقت ہوتی ہے، علی ظفر صاحب! آپ کی پارٹی بھی چار سال حکومت میں رہی ہے ، آپ بھی اس وقت جو legislative کام کرتے تھے آپ چونکہ خود Lego ہیں، I am sure آپ کی involvement ہوتی ہوگی، اس کا ایک process ہے، آپ تیاری کرتے ہیں، leadership آپ کو کوئی کام دیتی ہے ،اس کے بعد آپ پھر اپنی حکومت میں clear ہو جاتے ہیں leadership کے ساتھ پھر اپنے allies کو involve کرتے ہیں، آپ نے کیا ہوگا، I am sure آپ نے جو بھی legislation کی ہے، اس میں آپ نے process کو follow کیا ہوگا، یہ standard process ہے ہم بھی اس process کو follow کر رہے ہیں۔ ابھی ہم اپنے largest ally کے ساتھ بیٹھے ہیں، میرے کم از کم 3 rounds ہوئے ہیں ، Law Minister Sahib کے ہوئے ہیں۔ اس process پر ہم نے اپنے دوسرے allies کو بھی obviously onboard کرنا ہے، ہمارے allies میں MQM ہے، ہمارے allies میں ANP ہے، ہمارے allies میں BAP ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ جو بھی ہمارے allies ہیں، ہم ان کو on board لیں گے اور جو process ہے، اس کے بعد جو final document ہوگا وہ آپ کے پاس پیش کر دیا جائے گا۔ میرے خیال میں normally ایسی چیزیں پہلے National Assembly میں آتی ہیں۔ اگر یہ جلدی میں دیکھنا چاہتے ہیں، ظاہر ہے یہاں بڑے ماشاء اللہ لائق فائق وکلا ہیں، ان کا experience بھی ہے، ان کا exposure بھی شاید کئی لوگوں سے زیادہ ہے۔ میں حکومت کو یہ ضرور request کر سکتا ہوں کہ National Assembly میں لانے سے پہلے اس مرتبہ Senate میں لے آئیں تاکہ ہم اس کو ذرا جلدی سے دیکھ لیں اور جو value addition ہونی ہے جو کچھ ہونا ہے پہلے یہاں سے ہو جائے، میں اس کے لیے تیار ہوں اور میں نمائندگی کرتے ہوئے، Law Minister Sahib آپ بھی ذرا note فرمالیں۔ میں نے بلاول صاحب کی tweet دیکھی ہے۔

میں کل فجر کے وقت I left for Istanbul کیونکہ وہاں وہ eight countries جنہوں نے Gaza کے لیے effort کی تھی۔ اس میں Saudi Arabia تھا، اس میں Jordan تھا، اس میں Egypt تھا، اس میں UAE تھا، اس میں Qatar تھا، یہ عرب

ممالک تھے۔ جو دوسرے Islamic Countries تھے اس میں پاکستان تھا، ترکی تھا اور انڈونیشیا تھا۔ Eight countries تھے سب کو معلوم ہے کہ eight countries کی on camera ایک meeting ہوئی ۔ ان کے foreign Ministers یا ان کے Presidents یا Jordanian king یا ان کا جو بھی اپنا سسٹم ہے یا پرائم منسٹر اور eight foreign ministers تھے۔ اب وہاں دوسری طرف President Trump تھے اور ان کے ساتھ ان کی ٹیم تھی۔ کوشش کیا تھی کہ جو روزانہ درجنوں لوگوں کا، کئی سو لوگوں کا یہ جو خون بہہ رہا ہے وہ کسی طریقے سے رک جائے۔ جو aid ہے ہماری اپنی aid ہمیں معلوم ہے کہ کتنی مشکل سے پاکستان کی 22 consignment23 جا چکی ہیں۔ پچھلے دو سال سے جب سے یہ problem ہوئی ہے تقریباً 2200 metric tons سے زیادہ humanitarian food اس حکومت نے الحمدللہ mobilize کر کے بھیجی ہے، تو وہ بات تھی کہ flow نہیں رکنا چاہیے وہاں ہر روز hundreds of people کو by force نکالا جاتا تھا، expel کیا جاتا تھا غزہ سے وہ رک جائے۔

Fourth objective تھا کہ جو نکل چکے ہیں ان کو اپنے گھروں میں واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ Fifth objective تھا کہ جو west bank کو ہڑپ کرنے کے لیے جو اسرائیل سٹیٹ Knesset جو ہے وہ پلان کر رہی ہے وہ ایک process تھا یعنی جہاں کے ایک annual جو Standard UN General Assembly کے اجلاس کے لیے پرائم منسٹر پاکستان گئے تھے۔ ہم نے اپنے consultative process کے ذریعے ان سات دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر ہم نے US کو engage کیا۔ One point agenda تھا اور جب pressly اس کو بتایا گیا کہ یہ آج آٹھ ممالک اور امریکہ کے ساتھ جو بات کر رہے ہیں اس کا ایک ایجنڈا ہے وہ فلسطین ہے اور غزہ ہے اور اس میٹنگ کے بعد میڈیا چلا گیا اور پھر کئی rounds ہوئے foreign ministers کے کسی مناسب وقت میں تفصیل بھی share کر لوں گا وہ بڑی لمبی ہو جائے گی جو تفصیل ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں finally Sharm El-Sheikh ہوا تو اب جو Sharm El-Sheikh ہوا 20 points کے اوپر تو Sharm El-Sheikh میں جو ہم دیکھ رہے ہیں، جو observe کر رہے ہیں کہ violation ہو رہی ہے اور ترکی نے اور سعودی عرب

نے پچھلے ہفتے یہ suggest کیا کہ وہ آٹھ ممالک بیٹھ کر کوشش کریں اور اس کو stop taking کریں کہ جو فیصلہ ہوا تھا وہ کتنا implement ہو رہا ہے، کتنا نہیں ہو رہا اور engage کریں۔

یہ سارا معاملہ تھا میں کل فجر کے وقت جب اذان ہو رہی تھی پاکستان سے گیا تھا، میں رات ساڑھے آٹھ بجے جب meeting ختم ہوئی 09:15 کی فلائٹ لے کر میں آج صبح فجر کی اذانوں کے وقت پاکستان پہنچ گیا تھا۔ بات یہ ہے کہ میری گزارش یہ ہے کہ دیکھیں پچاس کام چل رہے ہیں میں بالکل law minister کے ساتھ اور جو ہماری ٹیم ہے اور اب پیپلز پارٹی بھی اس میں fully engage ہے۔ میں نے بھی وہ بلاول بھٹو صاحب کی tweet دیکھی ہے، he is a politician, Chairman of a political party, I think he has a every right to tweet. اور اپنی مرضی سے سب tweet کرتے ہیں تو دیکھیں انہوں نے جو areas identify کیے ہیں۔ وہ انہوں نے کوئی ہوا میں نہیں کیے۔ Let me also confess this thing ان تمام areas پر بات ہوئی ہے جو بھی انہوں نے areas identify کیے ہیں۔ He has not included any area which has not been talked or discussed with them. لیکن ہمارا next جیسے میں نے عرض کیا کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہماری جو تین راؤنڈز ہوئے ہیں اور ہماری آپس میں discussion ہوئی ہے ہم دونوں مل کر ایک پوائنٹ پر پہنچے ہیں۔ اب ہم نے دوسرے allies کو on board کرنا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں نے جیسے عرض کیا کہ بہتر ہوگا کہ آپ کرلیں جی میری تجویز دے دیں کہ ہم پہلے اس house میں لے آئیں بجائے نیشنل اسمبلی میں لے کر جانے کے سب کو معلوم ہے کہ وہاں پر numbers کی زیادہ game ہوتی ہے اور یہاں جو ہے professionalism زیادہ ہوتا ہے اور value input بہت زیادہ ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں ایک تو آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ چیئرمین صاحب کو میری طرف سے بھی request کریں۔ میں ان کو second کرتا ہوں کہ جتنی جلدی وہ Leader of the Opposition کو appoint کر سکتے ہیں

as per rules as his prerogative, government can say nothing and nor we want to say nothing.

میں تو خود اس processسے گزرا ہوا ہوں اور اسprocess میں میرے سے زیادتی ہوئی تھی .by the wayاس processمیں اتنی زیادتی ہوئی تھی کہ یہاں تین دن باقاعدہ پھرhearingہوئی کامل علی آغا صاحب کو یاد ہوگا کہ باقاعدہargument دیے۔ میں نے کچھ چھ گھنٹے تقریر کی اورreasons دیے لیکنeventually I acceptedکہ ٹھیک ہے چیئرمین کاultimate prerogativeہے انہوں نےrulingدی ہے تو میں نے کر لیا بعد میں اللہ نے مجھے2012 میں ذمہ داری دینی تھی تو میں 2012 میں Leader of the Oppositionبن گیا۔ اس وقت اگر نہیں بنا تھا تو دو سال بعد بن گیا۔ ہمیں ان باتوں کو اتنا seriousنہیں لینا چاہیے کہ ہمpersonalہو جائیں اور کاغذ پھاڑنے پر اتر آئیں اور ایک دوسرے کو وہ مناسب نہیں ہے۔At least میں تو ہمیشہ اسی کوfollowکرتا ہوں۔ میرے لیے سب میرے عزیز دوست ہیں۔ تمام دونوںsidesپر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے لیے احترام ہے۔ After allہم بھی ادھر بیٹھتے رہے ہیں کبھی ہم ادھر بیٹھتے ہیں کبھی وہ، یہprocessچلتا رہتا ہے لیکن ہم اسprocess کو professional arguments, professional debatesتک تو ضرور رکھیں لیکن اس کوpersonalجو ہے وہ اس طرف نہیں جانی چاہیے۔

میںassure کرتا ہوں کہ جو بھی processہوگا that will be transparent and will be as per my submissions I have made hereاور ان شاءاللہ ہم اس کو کوشش کریں گے کہ ہم جتنی جلدی ہو سکے اس ہاؤس میں لے آئیں۔ اس کے بعد آپ obviously this process will take its own course.

دوسری میری گزارش ہے وہ آپ کی موجودگی میں کر رہا ہوں کہ اس میں law ministerیہ ضرورplanکریں کہ سیدھا اسHouseمیں لانے کے بعد یہ نہ کہیں کہ جی ادھر اس پر تقریریں کر لیں اور voting کر لیں اس کو کمیٹی میں جانے دیں۔ There is more wisdom, there is more focus.میںFinance Committeeکا بھی رہا ہوں کئیcommittees میں نے زندگی میں چیئر کی ہیں۔ میں پہلی گزارش کروں گا کہ پہلے اس ہاؤس میں لے آئیں، دوسری میری گزارش ہوگی کہ اس کو کمیٹی کو referکریں۔ تیسری میری

گزارش ہوگی کہ کمیٹی کو Chair direct کر سکتی ہے میں تو نہیں کر سکتا وہ direct کرے جو law کے ہیں کون Chair کر رہا آج کل؟ فاروق نائیک صاحب ہیں ان کو وہ formal direction دیں کہ آپ اپنی دوسرے ہاؤس کی law committee کو بھی یہاں invite کر لیں تاکہ full participation ہو جائے۔ Obviously via Speaker وہ کمیٹی کے چیئرمین ان کو لکھیں گے direct تو نہیں ہے، تو ایک پارلیمانی کمیٹی بن جائے گی، value edition ہوگی۔ اس کے بعد دیکھیں گے یہاں تقریریں کریں اور discuss کریں اور جو بھی final pass ہوگا پھر

there is a standard process that I don't have to explain. With these three submissions I hope I tried to just cover everything.

ایک بات اور انہوں نے فرمائی یہ بھی کہا کہ یہ کہاں سے آ رہی ہے میں نے ویسے clarify کر دیا ہے۔ i assured you کہ یہ گورنمنٹ کی ہی ہے، گورنمنٹ ہی لائے گی اور گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لائے یہ کہیں سے parachute نہیں ہو رہی بلکہ جو آپ کا پروفیشن ہے جو ہمارا honourable profession ہے۔ ہم تو جہاں اپنے allies کو on board کر رہے ہیں اور ان سے discuss کر رہے ہیں۔ ہم stake holders کو بھی definitely discuss کریں گے۔ ہم lawyers جو forums ہیں ان کو بھی اس میں اس period میں اس کو engage کرکے ان سے بھی you never know کہ کہاں سے کوئی اچھا pearl of wisdom add ہو جائے اور اس کی مزید بہتری ہو جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ بہت اچھی باتیں آئی ہیں کہ پہلے Senate میں یہ چیز آجائے گی جو آپ چاہتے تھے اور اگر اس طرح ہو جائے یہاں پر پہلے lay ہو اور پھر کمیٹی میں جائے اور اس کے اُوپر debate ہو۔ جو عوام کو خدشات تھے وہ آپ کے سامنے آجائیں گے ان شاء اللہ۔ اچھی تجویز آئی ہوئی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے حوالے سے جیسے ڈار صاحب نے کہا کہ چیئرمین صاحب appoint کریں گے تو آپ لوگ ان کے پاس ان کے آفس سب مل کر جائیں اور ان سے

request کریں کہ ابھی ہمارے جو ہے اپوزیشن لیڈر کے حوالے سے application آئی ہوئی ہے تو اس میں ان شاءاللہ کوئی ابہام بھی نہیں ہوگا، جیسے دوستوں نے کہا۔ جی ثمینہ زہری صاحبہ۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: مولانا صاحب ایک منٹ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سب کو موقع دوں گا۔

Senator Samina Mumtaz Zehri

Senator Samina Mumtaz Zehri: Mr. Presiding Officer! thank you. My humble submission is that I thank both the Opposition Leader and the honourable Leader of the House. For clearing out the matter, my issue was that I have been having this; I have been waiting for someone in the house to actually raise this issue either the Opposition leader or the Leader of the house or maybe the Parliamentary leaders, any one of them.

This book which they gave us, Rules of Procedures and Conduct of the Business in the Senate 2012. I know this is off topic and I wanted to do this, it is very clearly written, shall not shine slogans, display banners, play cards, throw and tear table documents and reports. Also, shall not interrupt any member during the his speech by this orderly objectionable gesture, expression, noise or any other manner whatsoever. It also says shall not indulge in rowdy behaviour, shall not approach the dice of the Chairman in threatening manner. Also, shall not act to erode the sanctity of the house or act in the manner which lows the dignity of the house. This is upper house, you tear up these papers.

Mr. Presiding Officer! PTI is a very well-known party. It is supposedly followed by a lot of public and we

are being seen and heard all over the world. This is the upper house; I say it over and over again. When we tear up papers, when we bang books and when we scream like a circus. This does not represent us and this is not the duty of our fellow Senate Secretariat to pick up the papers. Next time I would request that any of these things are not followed in the House. I would request the honourable Leaders of the Opposition in the House to please look after the sides plus the parliamentary leaders as well and please make sure that some kind of, either you make them pick up their own papers so that they know, because this is not a good impression that we are putting on our children, that it's okay to tear up these papers. Maybe there's some name that we can't step on.

یہاں پر ہمارا کوئی نہیں ہوتا۔

We need to act like professionals. We are here to make the law. We are breaking our own laws. How are we supposed to make other laws? So, kindly, that was my only request. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی، سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب۔ سب کو موقع ملے گا۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Atta ur Rehman regarding target killing of religious scholar in the country and closer of an interchange at CPEC route near Esa Khel</u>

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسول کریم اما بعد۔ جناب چیئرمین! میں نے دو تین چیزیں discuss کرنی ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ ہماری یہاں ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے کہ یہاں نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ لیکن آج بھی اور اس سے پہلے بھی یہ ہوا ہے کہ مغرب کی نماز کیلئے جس کا وقت بہت تھوڑا ہوتا ہے اس کیلئے وقفہ نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا میں گزارش

کروں گا کہ آپ rolling دیں کہ ہمیشہ کے لیے یہاں پر مغرب کی نماز کا کم از کم وقفہ ضروری کر دیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل جیسا کہ عطاء الرحمٰن صاحب نے کہا کہ جب بھی مغرب کی اذان ہو گی اس کے لئے وقفہ ضروری ہو گا۔ شکریہ۔

سینیٹر عطاء الرحمن: شکریہ۔ دوسری گزارش یہ کرنی تھی کہ آج ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں جمعیت علماء اسلام کے ایک بزرگ عالم دین مولانا عبدالسلام عارف صاحب کو چارسدہ میں مندنی کے علاقے میں بے دردی سے شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے، ان کو شہید کیا گیا ہے اور آئے روز یہ چیزیں تو سامنے لائی جا رہی ہیں کہ ملک میں امن آ گیا ہے اور فلاں ہو گیا اور یہ ہو گیا لیکن یہاں ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں مسلسل جو دہشت گردی کے واقعات ہیں۔ ایک تو میں آپ سے بھی اور ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ جتنے بھی ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں یا ملک پاکستان میں اس طرح کے واقعات میں جو شہید ہوئے ہیں ان کے لئے ایک اجتماعی دعا بھی آپ کرائیں۔ دوسرا یہ گزارش کرنی تھی کہ یہ جو ہمارے علمائے کرام کو مسلسل ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ ہماری دشمنی کیا ہے۔ مجھے تو آج تک یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہماری دشمنی کس سے ہے۔ ہمیں ٹارگٹ کیا جا رہا ہے؟ مسئلہ کیا ہے۔ اگر بات کرتے ہیں تو بھی ناراض ہوتے ہیں کہ آپ لوگ اس طرح کی بات کیوں کرتے ہیں۔ نہیں کرتے ہیں تو بھی ہمارے کارکن، ہمارے ساتھی ہمارے علمائے کرام کو آئے روز شہید کیا جا رہا ہے۔ تو ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ ہمارا کارکن، ہمارا ورکر ہمارے گریبان تک پہنچتے ہیں کہ آپ پارلیمنٹ میں ہیں آپ نے وہاں کیا کیا ہے۔ آپ نے کیوں وہاں بات نہیں کی ہے۔ یہاں ہمارے پارلیمنٹ میں ہماری آواز نہیں سنی جاتی۔ ابھی بھی تقریباً کوئی گھنٹے ڈیڑھ سے میں لگا ہوا ہوں آپ بھی ہمیں time نہیں دے رہے ہیں۔ یہاں پر پتا نہیں کیوں نہیں سنی جاتی۔

دوسری گزارش یہ کرنی تھی کہ پنجاب میں کچھ دنوں سے ایک واویلا ہو رہا ہے کہ علمائے کرام کو دس ہزار روپیہ ہم دیں گے۔ پھر جب جمعیت علمائے اسلام نے اس پر کوئی تھوڑا بہت احتجاج کیا تو کہا کہ جی پچیس ہزار روپے دیں گے۔ اب گزارش یہ ہے کہ کیا جمعیت علمائے اسلام کا یہ احتجاج یا جمعیت علمائے اسلام کی یہ گفتگو یا جمعیت علمائے اسلام کا یہ موقف صرف اس لیے ہے کہ ہمیں

پیسے دیے جائیں۔ ہمارا موقف یہ نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس طرح کے تجربے پہلے بھی ہوئے ہیں۔ یہاں ہمارے KP میں بھی دس ہزار روپیہ علمائے کرام کیلئے رکھا گیا ہے۔ اس کا کیا ہوا؟ اور کب تک دیں گے۔ کبھی آپ سے کسی مولوی نے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں پیسے دیے جائیں۔ ہم بے روزگار ہیں۔ الحمد للہ مدرسے کے طلبا اور مدرسے کے علما دوسرے اداروں کے لوگوں سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں۔ تو سمجھ نہیں آتی کہ مقصد کیا ہے؟ کیا یہاں پر وہ نظام لانا چاہتے ہیں۔ کہ علمائے کرام ممبر پر کوئی بات نہ کریں۔ حکمرانوں کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ یہاں پر اگر آپ نے علما کے لیے کرنا ہے تو آئین کا جو تقاضا ہے اس کو کیوں نہیں کرتے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی جو قانون سازی میں سفارشات ہے اس پر عمل کیوں نہیں ہوتا۔ اس کو کیوں سامنے نہیں لایا جاتا۔ اگر آپ نے مدارس کو تحفظ دینا ہے تو پھر اس پر آئیں کہ جو قانون سازی ہوئی ہے۔ گزشتہ مرتبہ ہم نے یہاں پر ایک کوشش اور محنت کی اور اس کے نتیجے میں یہاں پر ہم نے ایک اچھا ماحول develop کیا لیکن ہم نے یہ مطالبہ بھی کیا اور آج بھی ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ جو کچھ یہاں طے ہوا تھا اس کو صوبوں میں بھی لایا جائے۔ اس پر تو عمل نہیں ہوتا۔ اس پر تو کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی لیکن مسلسل مدارس کو ہم فنڈ دے رہے ہیں۔ کس چیز کا فنڈ دے رہے ہیں؟ بھائی! ہم نہ بے روزگار ہیں، نہ ہمارے مدارس کو اور نہ علمائے کرام کو آپ کی اس خیرات کی ضرورت ہے کہ آپ ہم پر خیرات کریں اور پھر کل ہمیں کہیں کہ آپ پارلیمنٹ میں ایسی تقریر نہیں کریں گے۔ ہم تو آپ کو پچیس ہزار روپیہ دیتے ہیں۔

دوسری گزارش یہ کرنی تھی کہ میں نے پہلے بھی سینیٹ میں جمع کرایا ہے۔ CPEC پر جب ہم ڈیرہ اسماعیل خان سے اسلام آباد کے لیے آتے ہیں تو الحمد للہ اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ ہم چھ چھ اور سات سات گھنٹے سفر کرتے تھے۔ اب تین گھنٹوں میں ہم پہنچتے ہیں لیکن یہاں پر عیسیٰ خیل ایک Interchange ہے وہاں پر پتا نہیں کس کے order سے اس کو بند کر دیا گیا ہے۔ مسافروں کو CPEC Interchange سے نیچے اتار کر گاڑیوں کو پھر دوبارہ CPEC پر چڑھایا جاتا ہے۔ ہم نے جب پوچھا بھئی مسئلہ کیا ہے تو کہنے لگے کہ I.G Punjab Police کا order ہے۔ بھئی کس چیز کا order ہے؟ لوگوں کو کیوں اتارا جاتا ہے۔ جو مجھے سمجھ آیا ہے وہ تو یہ ہے کہ پنجاب کے ساتھی یا پولیس والے سمجھتے ہیں کہ جو بھتہ ہمیں ملنا چاہیے تھا وہ ہمیں نہیں مل رہا لہٰذا آئیں اس طرح وصول کریں۔ میں نے اس پر Calling Attention Notice بھی جمع کرایا ہوا ہے۔ مہربانی کریں

اس کو روکیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ یعنی بالکل CPEC کے مکمل روڈ کو بند کرکے آپ عیسیٰ خیل کے Interchange سے نیچے اتریں گے اور پھر دوبارہ اوپر چڑھیں گے۔ نیچے پولیس والے کھڑے ہیں۔ ہمیں تو نہیں روکتے۔ ہمیں تو وہ salute بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ جائیں لیکن عام سواریوں کو، عام گاڑیوں کو اور جو مسافر ہیں ان کو روکا جاتا ہے اور پھر ان کے ساتھ جو رویہ رکھا جاتا ہے آخر کیوں؟ یہ کیا ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آ رہی۔ تو براہ مہربانی ایک تو اس Road کے متعلق سوچا جائے کہ اس پر یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے۔ حکومت وقت سے بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ پنجاب کے I.G Police سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ چیزیں بند کی جائیں۔ آپ اس طرح کے کام کرکے کوئی نیک نامی نہیں پا رہے ہیں بلکہ بدنامی ہو رہی ہے۔ پولیس کی بدنامی ہو رہی ہے۔ پنجاب پولیس کی بدنامی ہو رہی ہے۔ پنجاب سے ایک طرف تو آپ علما کو پیسے دیں اور دوسری طرف آپ اس طرح کا رویہ عوام کے ساتھ رکھیں گے یہ مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا اسحاق ڈار صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ اس کا نوٹس لیں کہ آخر کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): میں clarify کر دیتا ہوں لیکن سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب! آپ ذرا دعا کرا دیں۔ آپ نے خود ہی کہا ہے۔ سب شہداء کے لیے دعا کروائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب! دعا کر لیں۔ میں نے سوچا کہ جب آپ کی تقریر ختم ہو جائے تو پھر دعا کرتے ہیں۔

(اس موقع پر مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، اسحاق ڈار صاحب۔

<u>Senator Mohammad Ishaq Dar</u>

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ایک تو میں گزارش کروں گا کہ مولانا عطاء الرحمان صاحب میرے لیے بھائیوں کی طرح بڑے محترم ہیں، انہوں نے پنجاب کے حوالے سے کچھ statements دی ہیں۔ ایک تو علمائے کرام کے حوالے سے کوئی statement ہے، by the way میں نے نہیں دیکھی، ایک کوئی دس ہزار روپے دیتے ہیں اور پچیس ہزار دیتے ہیں،

یہ statement بہت ہی افسوس ناک ہے۔ اسی طرح انہوں نے سی۔ پیک کے بارے میں بتایا کہ وہاں سے اتارتے ہیں اور پھر رنگ روڈ پر لے جاتے ہیں، پھر وہاں وہ بھتہ دیتے ہیں، پھر وہ چڑھتے ہیں۔ یہ ایک بڑی افسوس ناک بات ہے۔

میں آپ کی اجازت سے سینیئر ایڈوائزر حکومت پنجاب، محترمہ سینیٹر انوشہ رحمان صاحبہ سے گزارش کروں گا۔ آپ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، آپ کا درجہ سینیئر ایڈوائزر کا ہے تو آپ اپنی پنجاب حکومت سے یہ information لا کر ہاؤس میں پیش کریں تاکہ نہ صرف مولانا عطاء الرحمان صاحب کو پتا چلے بلکہ پورے ہاؤس کو اس کا جواب مل جائے۔ اب انہوں نے جو دوسرا سوال کیا ہے، میرے خیال میں ہم سب کے لیے باعث فکر ہونا چاہیے اور باعث فکر ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا امن آگیا ہے، بڑے claim ہیں۔ مسلسل target کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی دکھ بھری کہانی ہے۔ اس پر اس ہاؤس کو سوچنے میں lead لینی چاہیے کہ اس کو ہم نے کیسے handle کرنا ہے۔

اگر آپ 2012 تک کا data نکالیں، ابھی آپ Google کریں گے تو نیچے آپ کو ریکارڈ میں مل جائے گا، 2012-13 تک number of terrorist or suicidal attacks بہت زیادہ peak کر چکے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ 2014 میں بجٹ منظور ہو چکا تھا۔ میں فنانس منسٹر تھا اور مجھ سے نیشنل سیکورٹی کمیٹی میں یہ پوچھا گیا کہ اگر ہم terrorists کے خلاف ملک میں operation شروع کریں تو کیا آپ finance کریں گے۔ میں نے پوچھا کتنی amount درکار ہوگی تو estimate بتایا گیا کہ 100 ارب روپے سالانہ اور شاید ایک سال نہیں بلکہ دو سال تک ضرورت پڑے۔ یہ اتنی بڑی amount تھی، میں آج سے دس سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں سول اور ملٹری لیڈرشپ جیسے آج بھی ہے، نیشنل سیکورٹی کمیٹی میں دونوں طرف سے نمائندگی ہوتی ہے، یہ اس وقت آج کی طرح ایک وبال جان بن چکا تھا۔ میں نے کہا کہ اس کام کے لیے جتنی بھی requirement ہو، ہمیں پوری کرنی چاہیے۔ اپنا پیٹ کاٹنا پڑے، اگر ترقیاتی بجٹ کو کم کرنا ہے لیکن یہ کام اس وقت سب سے زیادہ priority والا ہے۔ جیسے آج پریشانی ہے، اسی طرح اس وقت پریشانی تھی۔ جیسے اگر آپ 2012-13 کی تقاریر نکالیں گے تو آپ کو مولانا عطاء الرحمان صاحب اور ہم جیسے لوگوں کی تقاریر میں یہ ساری چیزیں ملیں گی۔ آپ سب کو یاد ہوگا،

میں صرف آپ کو یاد کروا رہا ہوں کہ تقریباً دس سال پہلے ضرب عضب شروع کیا گیا۔ اس کے لیے ایک سال نہیں، تقریباً چار سال اس پورے operation کو finance کیا گیا۔ وہ وہاں سے بھاگ کر ملک سے باہر چلے گئے، کچھ ملک کے اندر آ گئے، جو ملک کے اندر آئے تھے، انہیں clean up کرنے کے لیے رد الفساد شروع کیا گیا اور کراچی کی روشنیاں، جہاں آٹھ بجے تمام کمرشل ادارے بند ہو جاتے تھے، اس کی روشنیاں واپس لانے کے لیے کئی meetings میاں محمد نواز شریف نے بطور وزیر اعظم کراچی میں جا کر administration کے ساتھ کیں جس میں میں موجود ہوتا تھا۔ اس وقت وزیر داخلہ، چوہدری نثار تھے، وہ پوری ٹیم ہوتی تھی۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ آپ data نکالیں تاکہ آپ کو پتا چلے یا پھر کمیٹی کو دیں کہ وہ کام کرے، آپ کے researchers ہیں، ان کو یہ کام دیں اور ہمارے معزز ممبر کے ساتھ share کریں۔ اس operation کے نتیجے میں terrorist attacks کا rate بالکل negligible رہ گیا۔ پاکستانی قوم نے اس میں ایک بہت بڑی investment کی۔ What went wrong? وہ چیز دیکھنا چاہیے تاکہ ہم آئندہ غلطی نہ کریں۔ میں کسی کو blame game میں نہیں ڈال رہا۔

سال 2020-21 میں آپ کے ہمسایہ ملک میں طالبان کی حکومت آ گئی۔ جس کا interim Afghan Government نام ہے یا Taliban Regime کہہ لیں۔ چار سال تک دونوں ممالک کے درمیان کوئی باہمی serious قسم کا trade, economy کا تعلق نہیں تھا۔ مجھے پچھلے سال وزیر خارجہ کی بھی ذمہ داری ملی تو میں نے 19 اپریل کو یہ initiative لیا۔ میں افغانستان گیا، میں نے ان کے وزیر اعظم سے ملاقات کی، میں نے ان کے ڈپٹی وزیر اعظم سے ملاقات کی، میں نے ان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور تمام subjects, trade, economy, political, refugees پر بات ہوئی۔ ہمارا مطالبہ کیا تھا؟ پاکستان کی طرف سے میں نے ان سے ایک چیز مانگی کہ آپ اپنی soil کو پاکستان کے خلاف دہشت گردی کے لیے استعمال نہ ہونے دیں۔ صرف ایک مطالبہ اور بہت اچھی meetings ہوئیں، بہت receptive بہت گرم جوشی اور پھر میں نے وہاں کام ختم نہیں کیا۔ مجھے پتا ہے کہ ہمارا سسٹم کیا ہے، میں تو وہاں فیصلے کر کے آ جاؤں گا، agree کر کے آ جاؤں گا، ہمارا سسٹم deliver ہی نہیں ہونے دیتا۔ وہاں ان کی سرزمین سے، متقی صاحب جو وزیر خارجہ ہیں، ان کے ساتھ کھڑے ہو کر میں

نے پریس کانفرنس کی اور میں نے وہ پوری لسٹ پڑھی کہ trade میں ہم نے ان سے یہ وعدے کیے ہیں یا ان سے طے کیا ہے، political میں یہ کیا ہے، refugees کے حوالے سے یہ کیا ہے، ہر چیز وہاں مدنظر رکھی گئی جو کہ افغانستان اور پاکستان میں بیک وقت دیکھی گئی۔

میں نے واپس آ کر ان تمام چیزوں پر دو مہینے میں عمل درآمد کروایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو سال سے، پاکستان کا بہت بڑا potential ہے، پاکستان اگر سینٹرل ایشیا کے ممالک سے کسی بھی ملک کے ذریعے اگر بذریعہ ریلوے connect ہو جائے تو وہاں ان کا آپس میں ایک پورا نیٹ ورک ہے۔ ان کا چین کے ساتھ، روس کے ساتھ، یورپ کے ساتھ، ہر جگہ پر نیٹ ورک ہے۔ You are connected everywhere. لہٰذا، دو سال سے، جب PDM کی حکومت تھی، جب پیپلز پارٹی ہماری ساتھی تھی، اس وقت بطور وزیر خزانہ میں نے وزارت ریلوے کے ساتھ مل کر ایک پورا plan بنایا کہ اگر ازبکستان کی طرف ریلوے ہے، پاکستان کی طرف ریلوے ہے، اگر ہم trans-Afghan ریلوے کو خرلاچی کے ذریعے بنالیں، یہ کوئی 624 کلومیٹر کی ریلوے لائن ہے تو ہم پوری دنیا سے منسلک ہو جائیں گے۔ پاکستان کے جو لوگ ہیں، پاکستان کی جو exports ہیں، پاکستان کے جو تاجر ہیں، ان سب کا بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس 19 اپریل کی goodwill کی وجہ سے اور جو آ کر deliver کیا، غالباً 17 جولائی کی تاریخ تھی، ازبکستان کے وزیر خارجہ، میں اور متقی صاحب کی میٹنگ میں یہ طے ہوا اور ریلوے کا یہ framework agreement sign ہو چکا ہے۔ ہماری feedback یہ تھی کہ بہت کوشش ہو رہی تھی کہ یہ جو connectivity ہے، اس کو کہیں اور لے کر جایا جائے یعنی خرلاچی کے ذریعے پشاور نہ لایا جائے بلکہ ہرات کے ذریعے کہیں اور لے جایا جائے۔ جناب! ہر ملک کا اپنا اپنا interest اور agenda ہے لیکن ہم نے وہ sign کر لیا ہے اور وہ process میں ہے۔

تیسری چیز چین کے ساتھ، دیکھیں، یہ ہماری goodwill ہے کہ ہمارا ہمسایہ ہے، ایک مسلمان ملک ہے، ہمسایے کو نہ ہم change کر سکتے ہیں اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارا اسلامی فرض ہے، تو میں نے اس spirit کے تحت اپنے تمام stakeholders کو convince کیا، وزیر اعظم کو، اپنی حکومت کو، stakeholders کو کہ ہمیں ان کو engage کرنا چاہیے اور ہم نے کیا لیکن بدقسمتی ہے، وہ جو مولانا صاحب فرما رہے ہیں، کہ جب سے یہ حکومت IAG آئی ہے،

اگر ہر ہفتہ آپ پچھلے ہفتے سے compare کریں گے یا ہر مہینہ پچھلے مہینے سے gradually compare کریں گے تو number of incidents بڑھے ہیں۔ شہادتیں زیادہ ہو رہی ہیں۔ اب میرے جیسا بندہ بھی سوچتا ہے کہ اتنا زیادہ کرنے کے باوجود، اگر ہم نے اپنے لوگوں کی، شہداء کی میتیں اٹھانی ہیں اور جا کر جنازے پڑھنے ہیں تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ سب سے پہلے اس کی غلطی کیا ہے، ہمیں وہ سب سے پہلے دیکھنی چاہیے۔ غلطی یہ ہے کہ 2021 کی حکومت جب آئی تو اس کو ہم نے اتنا زیادہ بطور پاکستان کے، میں اپنی عادت کے مطابق کسی کے ساتھ blame game میں نہیں پڑنا چاہتا، پاکستان نے اتنا زیادہ outreach کر دیا کہ وہاں جا کر ہم کہتے ہیں کہ I am here for a cup of tea. اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات آسان کرے لیکن وہ cup of tea ہمیں بہت مہنگا پڑا۔ اس cup of tea نے پورے borders کو دوبارہ کھولا، یہاں سے بھاگے ہوئے پینتیس چالیس ہزار طالبان واپس آئے اور اس وقت کی حکومت نے 100 سے زیادہ hardened criminal جنہوں نے سوات میں پاکستان کے جھنڈے جلائے تھے، جو کئی کئی سو لوگوں کو پاکستان میں شہید کر چکے تھے، ان کو واپس release کیا۔ یہ سب سے بڑی mistake تھی۔ I am not against any person or any Government but this is fact. آپ بے شک fact finding کریں تاکہ آپ کو پتا چلے۔ لہٰذا، ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو سنبھالیں کہ ایسی غلطیاں دوبارہ نہ کریں۔ کوئی بھی ہو، ہماری حکومت ہو، کوئی اور حکومت ہو۔ یہ اللہ کی دین ہے، کس کو کب حکومت ملنی ہے، کتنی دیر ملنی ہے، یہ کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اللہ چاہے جس کو حکومت دے دے اور جس سے چاہے لے لے لیکن ایسی غلطیاں نہیں ہونی چاہییں۔ This should be a lesson for us. کہ کم وقت میں good will کے طور پر یا ایک flow میں یا mood میں جب ایسی چیزیں ہوتی ہیں تو وہ قوم بھگتتی ہے۔ مولانا صاحب آپ نے کہا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ اس لیے ہو رہا ہے کہ جو ہماری problems ہیں، وہ اب اتنی بڑھ گئی ہیں کہ we are back to the 2012 scale. اب تو اس سے بھی زیادہ بڑھ گیا ہے اور ہر ہفتے ہو رہے ہیں۔ دیکھیں ابھی dialogue ہو رہے ہیں۔ ایک dialogue دوحہ میں ہوا جسے Defence Minister نے lead کیا۔ لمبے rounds ہوئے۔ اس کے بعد Turkey میں ہوئے اور ابھی 6 نومبر کو پھر ہونے جا رہے ہیں۔ مجھے کل متقی

صاحب کی calls 6 آئیں۔ میں نے ان کو کہا کہ ہم نے صرف آپ سے ایک ہی بات مانگی تھی اور یہ تھی کہ آپ کی سرزمین سے ہمارے ملک کے اندر اور نہ وہاں سے کسی قسم کی terrorist activities ہونی چاہیے اور آپ نے مجھے بھی اس پوائنٹ پر لا کر کھڑا کر دیا کہ میرے جیسے اسلامی ملک کا، ایک ہمسایہ ملک کا جو supporter ہے، جو اسلام اور قرآن حکیم کے تحت آپ کی مدد کرنا چاہتا ہے، آپ کی hand holding کرنا چاہتا ہے، آپ کے اس کام نے مجھے بھی اس وقت لا کے ساکت کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو کمیٹیاں ہیں، آپ کے پاس جو یہ لوگ ہیں، یہ ایک بہترین گروپ ہے۔ تمام صوبوں سے ایوان میں لوگ بیٹھے ہیں۔ ان میں کوئی law expert ہے، کوئی agriculture میں ہے، کوئی اسلامیات میں ہے اور کوئی کسی اور subject میں تو ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ملک کے لیے سوچیں کہ ہم کس طرح اس لعنت اور ناسور کو ختم کریں اور مل کر ختم کریں۔ انہوں نے مدارس کی بات کی۔ میں ان کا بہت promoter ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ آج سے چند سال پہلے اللہ کے فضل سے ملک میں 38 ہزار مدارس تھے۔ سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب آپ کو مبارک ہو کہ اب وہ ڈیڑھ لاکھ مدارس ہو چکے ہیں۔ میں خود بہت بڑا عالم نہیں ہوں لیکن میں اپنے علم کے لیے ان چیزوں کا data اکٹھا کرتا رہتا ہوں۔

جناب! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مل کے اور بلکہ اس House کو حکومت کو تجاویز دینی چاہیے کہ اس ناسور کو ہم نے دوبارہ کیسے ختم کرنا ہے۔ حکومت نے ایک clear فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم آخری دم تک لڑیں گے۔ TTP یعنی فتنہ الخوارج اور BLA یعنی فتنہ الہندوستان وہاں موجود ہے۔ ان کی multiple times evidence بھی دیے جا چکے ہیں اور میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ معاملہ حل ہو اور ہم ایک دوسرے کی مدد کریں۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو افغانستان، ایران اور جتنے ہمارے ہمسایہ ممالک ہیں، ان کے ساتھ تعلقات کو positively آگے لے کے جانا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے behalf پر اور جو مجھے قلم دان دیا گیا ہے، یہ میری ذمہ داری ہے لیکن جب بات آئے گی پاکستان پر اور پاکستانی جب اپنے جوانوں کی، اپنے officers اور civilians کے جنازے اٹھائیں گے تو دل بہت دکھتا ہے کہ ہماری سوچ کیا ہے اور ان کی کیا ہے۔ امید ہے کہ ان شاء اللہ یہ چیز 6 نومبر کو آگے جائے گی اور اگر کوئی اور بات ہے تو میں جواب دینے کے لیے حاضر ہوں، شکریہ۔

سینیٹر عطاء الرحمٰن: مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی مولانا صاحب، بات کریں۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب، ان کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔ میں بیٹھا ہوں۔ سب کو وقت دوں گا۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمن: میں اسحاق ڈار صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ جب ایسی کبھی بھی کوئی مشکل آتی ہے جس میں علمائے کرام کی رائے لینی ہو یا اور چیزیں جس میں آپ کی مدد کرنی ہو تو جمعیت علمائے اسلام اور اس کی قیادت نے تمام مکاتب فکر کو اکٹھا کیا۔ انہیں لاہور میں بٹھایا اور وہاں سے متفقہ فیصلہ دیا کہ پاکستان کے اندر ,militancy پاکستان کے اندر بندوق اٹھانا اور پاکستان کے اندر اس طرح کی کارروائیاں کرنا، یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ اب اس کے بعد آپ یہ بتائیں کہ اس وقت پاکستان کی کل آبادی کتنی ہے اور اس میں یہ لوگ کتنے ہیں؟ 20 لاکھ ہوں گے یا 25 لاکھ۔ آپ میرے شناختی کارڈ کی وجہ سے مجھے موت کے قریب سے نکال لائیں گے کہ عطاء الرحمٰن نے یہ جرم کیا ہے لیکن یہ 20 یا 25 لاکھ آپ سے manage نہیں ہو رہے ہیں۔ کیوں! یہ سوال ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ کے مقابلہ میں جو ملک ہے، اس کی military اور آپ کی کتنی ہے۔ آپ ایک رات میں ان کو سبق سکھا سکتے ہیں اور پھر جب اپنے ملک کی بات آتی ہے تو یہ 20 یا 25 لاکھ ہمارے لیے درد سر بن جاتے ہیں اور ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر serious فیصلے کرنے ہیں تو کریں، جمعیت علمائے اسلام آپ کا ساتھ دے گی لیکن اس طرح نہیں کہ آپ میرے گاؤں میں آکر میرے گھر پر راکٹ برسائیں، میرے مدرسے پر راکٹ برسائیں، میرے علما کو شہید کریں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ جمعیت علمائے اسلام میرا ساتھ دے گی، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: شکریہ، جناب چیئرمین! دیکھیے ہم سب یہاں بیٹھے ہیں اور ہمارا وجود اس ملک کی وجہ سے ہے۔ ہم جو قائم ہیں، اس ملک کی وجہ سے قائم ہیں۔ Pakistan First لیکن ساتھ میں جب وزیر خارجہ صاحب ایک instance کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ اس غلطی کی وجہ سے آگے یہ سب ہوا، .here is where I disagree دیکھیے بات ایسی نہیں ہے۔ بات یہ

ہے کہ 35اور40 سال کی policies کا خمیازہ ہم آج بھگت رہے ہیں۔ اگر کھل کے بات کرنی ہے تو یہاں کھل کے بات کی جائے چاہے پھر وہ Establishment ہو، کوئی پارٹی ہو یا کوئی انفرادی شخصیت، وہ اس میں ناراضگی نہ لے۔ سینیٹر فلک ناز صاحبہ، آپ ڈار صاحب کو ذرا سننے دیں کیونکہ میں انہیں request کر رہا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ہمیں 35 سالوں سے یہ بتایا جا رہا ہے اور خاص طور پر یہ دیکھا جانا چاہیے کبھی ان کو طالبان کہا جا رہا ہے اور کبھی مجاہدین کہا جا رہا ہے۔ ہمیں جو کہا جاتا ہے، ہم وہی ان کو کہہ دیتے ہیں۔ ہمیں تو کہا جا رہا تھا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں اور refugees ہیں۔ اس وقت کیا پالیسی بنی تھی اور کیوں بنی تھی؟ ان کو بارڈر پر کیوں نہیں رکھا گیا تھا؟ ان کو شہروں میں کیوں بلایا گیا تھا پھر ان کو واپس کیوں نہیں بھجوایا گیا تھا؟ یہ صرف ایک یا دو صوبے میں کیوں تھے؟ یہ سارے پاکستان میں کیوں نہیں آئے تھے؟ جب زیادہ خرابی آتی ہے تو سب سے زیادہ brunt کون face کرتا ہے؟ وہ خیبر پختونخوا کرتا ہے جو اس وقت NWFP تھا اور بلوچستان کرتا ہے۔ جب وہ صوبے خراب ہو جاتے تھے، economically تباہ ہو جاتے تھے، ہر روز وہاں سے یہ خبر آیا کرتی تھی کہ وہاں پر خون بہہ رہا ہے، ہر روز وہاں سے خبر آتی تھی کہ بازار اجڑ گئے، کوئی بم پھٹا تھا، اس کا زیادہ effect کس پر ہوا۔ Economically کون تباہ ہوا؟ Infrastructure کس کا تباہ ہوا؟ اس کے بدلے میں اس صوبے کو کیا ملا؟ یہ بہت ساری باتیں ہیں جو اگر کی جائیں تو پھر کھل کے کی جائیں۔ بے شک ان کیمرہ کی جائیں لیکن کھل کے کی جائیں۔

جناب! ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ جو effect آتا ہے خاص طور پر ہمارے tribal areas میں، جس میں dislodging ہوئی۔ کس طریقے سے وہاں کے لوگ اپنے گھروں سے اجڑ کر IDPs بن جاتے ہیں پھر ان کو کس طریقے سے rehabilitate کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جاتا۔ میں کہنا چاہتا ہوں اس میں ایک دور کو، ایک ہی جرنیل کو، ایک ہی cup of tea والی بات کو مورد الزام نہیں ٹھہرانا چاہیے۔ یہ ہماری policies کا یا تو continuous failure ہے یا ہماری politics کی سوچ کا فقدان ہے جس کی وجہ سے ہم آج اس نہج پر پہنچے ہیں۔ ہاں اب بھی وقت ہے کہ ہم اور مختلف طبقات کے لوگ اس پر بیٹھیں۔ جیسے مولانا صاحب نے کہا، بالکل ٹھیک کہا کہ ANP ہے، ہم لوگ ہیں اور باقی لوگ بھی ہیں۔ سب پاکستان کی بات کرنا چاہتے ہیں، امن چاہتے ہیں اور امن غیرت سے چاہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم کوئی بے غیرتی سے امن چاہتے ہیں۔ ہم غیرتی قوم ہیں۔

غیرت کے نام پر ان شاء اللہ لڑیں گے لیکن policies وہ دی جائیں جو ایک individual یا ایک پارٹی کی وجہ سے نہ ہوں، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔

<u>Senator Danesh Kumar</u>

سینیٹر دنیش کمار: بہت، شکریہ۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ڈار صاحب یہاں موجود ہیں اور آج انہوں نے بہت ہی اچھا policy بیان دیا ہے۔ ڈار صاحب میری آپ سے ایک request ہے کہ دیکھیں مجھے یہ فخر حاصل ہے کہ اہل بیت نے برصغیر میں جب پہلا قدم رکھا تو میرے خاندان کے پاس رکھا اور ہمارے خاندان کو حسینیت کا درجہ ملا ہوا ہے۔ ہم حسینیت ہندو ہیں۔ ڈار صاحب! آپ یہ سوچ لیں کہ ہمارا دشمن انڈیا، وہ چانکیہ پالیسی پر عمل درآمد کر رہا ہے اور افغانستان کو استعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ ہم بھی افغانستان کے خلاف ایسے اقدامات کریں کہ وہاں کے عوام ہمارے خلاف ہو جائیں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے اتنی بڑی کوشش کی، وہاں گئے trade کے حوالے سے ان سے بات کی۔ وہاں پر بہت سے لوگ ایسے بھی ہوں گے کہ وہ نہیں چاہتے اور کافی ایسے لوگ ہوں گے جو چاہتے ہیں کہ پاکستان سے ہم دوستی رکھیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ مزید کوشش کریں کہ مذاکرات کے ذریعے معاملات کو حل کریں۔ جنگ کے نقصانات دونوں ممالک کو ہوں گے۔ وہاں کے عوام بھی دربدر ہوں گے اور یہاں کے عوام بھی دربدر ہوں گے۔ آخری حد تک جائیں۔ جناب! دیکھیں یہ اپنے ہمارے ہاتھ سے کیا ہوا ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک قول ہے کہ اُس کے شر سے بچو جس پر احسان کیا ہے۔ اب اگر وہ شر پر اترے ہوئے ہیں تو اس شر سے بچنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ اس شر کو ہم ایک اچھے طریقے سے نمٹائیں اور ایک انسانیت کے حوالے سے کیونکہ وہاں بھی انسان بستے ہیں اور یہاں بھی انسان بستے ہیں۔ آپ نے کہا کہ وہاں بھی مسلم بستے ہیں اور یہاں بھی مسلم بستے ہیں۔ ہمارا دشمن انڈیا اس چیز کا فائدہ اٹھائے گا۔ بار بار دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ جی ہم triangle exercise کر رہے ہیں اور پاکستان کو سبق سکھائیں گے۔ اگر پاکستان پر بری نظر کی تو اب یہ سات زیرو نہیں ہوگا، ستر زیرو ہوگا۔ پاکستانی قوم غیرت مند قوم ہے اور مودی جی میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی ایک کروڑ اقلیتی برادری اپنی پاک فوج کے ساتھ ہے اور وہ فرنٹ لائن پر ہوگی۔ یہ نہ سوچیں کہ ہمیں دھمکی سے ڈرایا جائے گا، دھمکی سے

ہمارے حوصلے اور بلند ہوتے ہیں مگر میں پھر بھی یہاں پر کہوں گا کہ مودی جی! خدارا! آپ بھی جنگ کی بات مت کرو کیونکہ وہاں بھی انسان بستے ہیں، یہاں بھی انسان بستے ہیں۔ آپ انسانیت کے لیے کہ ایک فرعون نہ بنو۔ مودی جی کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کی تو اپنی اولاد نہیں ہے، آپ کو کیا پتا کہ کتنوں کی مانگیں اجڑ جائیں گی، کتنے بچے یتیم ہو جائیں گے۔ آپ کو اس چیز کا احساس نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے کہ مذاکرات آخری option ہو۔ اگر کوئی اینٹ پھینکتا ہے تو ہم نے پتھر سے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب اسحاق ڈار صاحب! آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میری ایک گزارش تھی کہ سندھ میں ہماری ایک ہندو بچی پانچ، چھ سال کی عمر میں تھی، اسے اغوا کیا گیا۔ اس کا پتا بھی ہے جنہوں نے اغوا کیا ہوا ہے۔ سندھ کے وزیر داخلہ لنجار صاحب نے ایوان کے floor پر کہا تھا کہ ہمیں پتا ہے کہ بچی کس کے پاس ہے، ہم ایک ہفتے میں اسے بازیاب کرکے آپ کے حوالے کریں گے مگر آج تک وہ بازیاب نہیں ہوئی۔ یہ مسئلہ اتنا highlight ہوا ہے کہ جب بھی ہم باہر جاتے ہیں تو لوگ ہمیں بار بار کہتے ہیں کہ آپ ایک ہندو بچی کو بازیاب نہیں کرا سکتے تو آپ کس طرح سے کہتے ہیں کہ پاکستان میں آپ آزاد ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں، بالکل ہم پر کوئی مذہبی پابندی نہیں تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اکثریت کے ساتھ بھی بہت سے ایسے cases ہیں جہاں پر معاشی ناانصافی ہے تو وہاں اقلیتوں کے ساتھ بھی ہے۔ جناب! یہ ایک مخصوص کیس ہے، اگر آپ اس پر توجہ دیں تو آپ کی بہت بڑی مہربانی ہو گی۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ جی بلال صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحبہ! میں لسٹ کے مطابق آ رہا ہوں۔ جی سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! Issues تو بہت ہیں پچھلے اجلاس میں کسی کو بھی بات کرنے نہیں دی گئی، کافی issues تھے، ایشیا کپ تھا، اس کے زخم بھی تازہ تھے، ہم نے لگاتار تین شکستیں کھائیں۔ اُس کے بعد شرم الشیخ میں بڑی کانفرنس ہوئی جس میں وزیراعظم

صاحب نے بھی شرکت کی۔ کافی issues ہیں لیکن ابھی دنیش بھائی نے بھی مودی کی بات کی تو پہلے میں نے کہا میں مودی سے ہی شروعات کرتا ہوں، بہتر ہے continuity ہوگی اور مودی کو مزہ آئے گا۔ مودی یہ سمجھ بیٹھا ہے، آپ نے دیکھا ہے کہ پاکستان میں جب بھی کوئی مسائل ہوتے ہیں تو انڈیا سے statement آتی ہے، اس کی investigation ہونی چاہیے۔ جب غزہ کی کانفرنس ہوئی اور وہاں آپ کو پتا ہے کہ جو ٹویٹ کے ذریعے حمایت کی گئی، بے شک، بعد میں فلسطین نے تو مانا، ان کا اپنا issue ہے لیکن ہمارے colleague بھی ہیں، نائب وزیراعظم بھی ہیں، ان کی بڑی عزت ہے۔ اسحاق ڈار صاحب نے خود قومی اسمبلی میں admit کیا، وزیراعظم صاحب نے جلدی میں اس کا جواب دیا تھا۔ ٹھیک ہے ہو جاتا ہے، کوئی مسئلہ نہیں لیکن بات یہ ہے کہ مودی شاید اس کو جلدی سمجھ بیٹھا، مودی نے کہا کہ میں اتنے دنوں میں حملہ کر دوں گا۔ او مودی! تم کیا کر پاؤ گے؟ پہلے تو کچھ بھی تمہیں جواب نہیں ملا، اس مرتبہ اگر تم نے حملہ کیا تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ وزیراعظم شہباز شریف صاحب[3] [***] تمہارے علاقوں میں آ کر آپ کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ زندگی بھر آپ یاد رکھیں گے کہ شہباز صاحب۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ الفاظ حذف کر دیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: کون سے الفاظ حذف کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جو بھی آپ نے بولے تھے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: مودی کے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، دوسری بات جو آپ نے کی تھی۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: [***] والا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں، [***] کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن۔ جی۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: کون جائے گا؟ کوئی تو جائے گا اس [***] سے۔ میں تو آپ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ویڈیو یہاں پر چلائیں۔ آپ یقین کریں کہ ٹرمپ بھی پریشان ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ

[3] "Words expunged as ordered by the Presiding Officer.".

ٹرمپ صاحب نے کیا کہا۔ اس نے کہا کہ اس کو خود بھی یقین نہیں آ رہا تھا، جتنی اس کے ساتھ نیکی کی گئی، نیکی تو دنیا کرتی ہے اس کے ساتھ ہم کیا کریں گے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ جی دیکھو وزیر اعظم پاکستان کہہ رہے ہیں کہ میں نے لاکھوں زندگیاں بچائی ہیں، اس کو خود یقین نہیں آ رہا تھا۔ پھر کہہ رہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان بالکل خوشی سے کہہ رہے ہیں کہ جی دیکھو میں نے 30 سے 50 لاکھ زندگیاں بچائی ہیں۔ اس کو خود یقین نہیں آ رہا تھا۔ ہم نے اس کو Nobel Prize کے لیے نامزد کیا، مطلب یہاں سے recommend کیا گیا، دوبارہ اس کو recommend کیا گیا۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ویڈیو یہاں پر چلائیں۔ اس statement کے بعد میں تو وزیر اعظم صاحب کا اتنا عاشق بن گیا ہوں، وہ ویڈیو یہاں پر چلائیں اور بار بار چلائیں کہ وہ کیسے وزیر اعظم کو انگوٹھا مارتے ہیں، آپ confidence کی ایک level دیکھیں۔

بات یہ ہے کہ پاکستان میں اتنے مسائل ہیں، ہم اپنے ملک کو بھی دیکھیں۔ افغانستان وہی تھا جس کے لیے ہم نے اپنے ملک کا امن داؤ پر لگا یا۔ آج وہی افغانستان ہمیں آنکھیں دکھا رہا ہے۔ میں نائب وزیر اعظم صاحب سے التجا بھی کرتا ہوں کہ اگر ہم نے افغانستان سے بات کرنی ہے تو آپ اس کو lead کریں اور کم از کم خواجہ آصف کو نہ بھیجیں۔ خواجہ آصف آپ کو کہیں نہ کہیں لڑا دے گا۔ آپ daily ان کی statements تو سنیں۔ بھائی! یہاں تو آپ بھڑکیں مارتے ہیں۔ جب آپ قطر گئے تو آپ اپنا چہرہ تو دیکھیں، پھر جب آپ ترکیہ گئے تو اپنا چہرہ دیکھیں۔ ڈار صاحب نرم اور دھیمے لہجے میں بات کرتے ہیں۔ ان کو lead کرنا چاہیے بجائے یہ کہ خواجہ آصف جائے۔ ہم پہلے ہی انڈیا سے مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اب دوسرے بارڈر پر پھر جنگ چھڑ جائے اُن لوگوں سے جن لوگوں کو آپ نے کتنے سالوں سے سپورٹ کیا ہے۔ اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ افغانستان جیسا ملک، جیسے ابھی ہمارے ایک سینیٹر نے کہا کہ وہ ایک چھوٹا سا ملک ہے، ہماری آرمی نے ان کو ایسا جواب دیا ہے کہ ان کی ہوا نکل گئی ہے۔ آپ کرکٹ کو دیکھیں۔ ان کے cricketers دبئی میں ایسے feel کر رہے تھے جیسے ہم نے ان کے ساتھ کوئی گناہ کیا ہے۔ اس کے ہر بندے کی پاکستان سے بڑی ناراضگی ہوتی ہے، غصہ دکھاتے ہیں۔ آپ ان کے کرکٹر راشد خان کو دیکھیں، ان کے دوسرے کرکٹرز کو دیکھیں۔ وہ ہمارے پاکستانی کرکٹرز سے لڑتے ہیں۔ او بھائی! آپ پشاور میں ہمارے clubs میں آ کر کرکٹ کھیلیں صرف انڈیا کے support میں، وہ انڈیا کے support

میں ہمارے ملک کو آنکھیں دکھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ تو لازمی ہے دیکھیں جی یہ ملک ہے نا۔ ہماری آرمی ہے یا ہمارے ادارے ہیں تو وہی اس کو support کریں گے۔ انہوں نے ایک دو دن میں ایسا جواب دیا کہ وہ منتیں کرتے رہے کہ ہمارے ساتھ بات کریں لیکن خواجہ آصف کی statement کی میں مذمت کرتا ہوں کہ جب اس نے ترکیہ سے واپسی پر کہا کہ نہیں جی افغانستان والے ہماری باتیں نہیں مان رہے ہیں۔ کیا یہ بات کرنے کی ہے؟ آپ nuclear state ہیں۔ افغانستان کون ہوتا ہے؟ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ ایک دن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ نہیں کر پایا جب پاکستانی افواج نے اس کو جواب دیا۔ تو ایسی باتیں کرکے آپ اپنے اداروں کو کیوں demoralize کر رہے ہیں؟ میں چاہتا ہوں کہ اُس کے interviews پر بھی پابندی لگنی چاہیے۔ وہ گیا تھا اور مہدی حسن کو interview بھی دیا۔ وہ سمجھ بیٹھا تھا کہ پاکستان میں کسی چوہدری کے ٹی وی چینل پر بیٹھا ہوا ہے۔ مہدی حسن نے اُس کا کیا حشر کیا۔ ایسی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے جن سے ملک کی عزت اور وقار پر بات آئے۔ آپ کو ایسی بات کرنے کا کیا فائدہ ہے، کیا ہر مرتبہ بولنا کوئی اچھا ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب سنجرانی صاحب تھے۔ ہماری یہ بہن بیٹھی ہیں، میڈم زرقا بیٹھی ہیں، قومی اسمبلی میں مشترکہ اجلاس میں اُس نے ہماری ان دونوں بہنوں کی تذلیل کی تھی، تضحیک کی تھی تو میں نے یہاں اس House میں کہا تھا کہ اس کو پان کھلاؤ، پان کھائے گا تو زبان control میں رہے گی بات نہیں کر پائے گا۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ سینیٹر اسحاق ڈار صاحب lead کریں، اس کو پان کھلائیں اتنا کھلائیں کہ یہ بات نہ کر پائے۔ یہ افغانستان سے ہماری جنگ کرا دے گا۔ Recently ابھی جو ہے۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: پانچ منٹ جناب! یہی تو بات ہے ہم 23 members ہیں جناب، largest Opposition party ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ماشاءاللہ جناب! آپ ہمارے بڑے سلجھے ہوئے، بڑے پیارے دوست ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: نہیں جناب! ہم بڑے نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ہمارے پیارے دوست ہو میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جو باقی ہمارے دوست بیٹھیں ہیں ان کو بھی تھوڑا موقع مل جائے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں اسی پر آ رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ماشاءاللہ please جناب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جب آپ کو دیکھا ہے یقین کریں آپ کے لیے ہمارا دل باغ باغ ہے کہ آج آپ بیٹھے ہیں تو آج dinner اکٹھے کریں گے کیونکہ ہم نے سوچا تھا کہ کوئی اور آئے گا تو ہمارے بازوں کے پھر muscle pull ہو جائیں گے احتجاج کرتے کرتے، ہم تو خوشی سے آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ بات یہ ہے آپ اور ہم تو ساتھی ہیں دکھ سکھ کے، آپ کو یاد ہوگا 2018 سے آپ کی جماعت ہماری جماعت ساتھ، بس کبھی کبھی یہ چیزیں آ جاتی ہیں۔ کبھی کوئی اوپر بیٹھتا ہے تو کوئی نیچے بیٹھتا ہے یہ چیزیں چلتی رہتی ہیں۔ مجھے ہماری ایک colleague پر افسوس ہوا، اس نے آئین کا، rules and regulations کا book نکالا کاش وہ rules and regulations کو 2018 سے لے کر اپریل 2022 تک جب ہماری گورنمنٹ پی ٹی آئی کے ساتھ اتحادی تھی تو اس وقت وہ rule دکھاتی تو اچھا نہیں ہوتا۔ دکھ اور افسوس ہوتا ہے، دیکھیں بات یہ ہے کہ احتجاج اس House میں ہوتا ہے، members آ جاتے ہیں، بولنے نہیں دیا جاتا ہے، largest Opposition party ہیں۔ ابھی تو ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب اٹھ گئے ہیں، Opposition Leader نہیں ہے ہم تو یتیم ہو گئے، ہمیں کون وقت دے گا یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے وقت دیا۔ تو ہماری بہن نے بڑا غصہ دکھایا کہ جی ہم بناتے ہیں جی ہم توڑتے ہیں، بالکل آپ بناتے ہیں آپ توڑتے ہیں، آپ سے ضد بازی نہیں ہے۔ لیکن اب history کو یاد کریں جب 2018 میں آپ کی قومی اسمبلی کے elections ہوئے تو آپ کے پانچ MNAs تھے، جب 2024 کے elections ہوئے تو ابھی آپ کا ایک MNA ہے وہ ایک ہی Minister ہے جو حقیقت ہے۔ ہم بھی تھے۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل جناب یہ fact ہے، جیسا کہ آپ نے کہا کہ یہ تو وقت ہے، بدلتا رہتا ہے کبھی ادھر کبھی ادھر۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: 2021 میں ہم اور آپ جب Senator بنے تو اس وقت 12 Senators تھے تو آج 4 Senators ہیں، تو یہ کون بناتا ہے کون توڑتا ہے۔ تم بھی آ گئے ہو کیا؟ پانچواں کون سا، پانچواں میں خود ہی نہیں مانتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! آپ Chair کے ساتھ بات کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: یہ ظالم ہے بیچ میں بولا، چیئرمین صاحب بات یہ ہے کہ حقیقت میں ہم سب آپس میں بھائی ہیں، یہ family ہے۔ ہم سے، PTI سے کوئی گناہ ہو گیا ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہوتا، جس کو گھر میں ناشتا نہیں ملتا غصہ PTI پر، کہاں جائیں۔ ہم پر غصہ، گھر میں غصہ، یہاں پر غصہ۔ ہم غصہ دیکھ دیکھ کر پاگل ہو گئے ہیں، دماغ ہمارے خشک ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو منع کریں۔ کاغذ ہے، چلیں بھائی اگر staff نہیں تو ہم ان کو یہاں سے جمع کرکے باہر کر دیں گے، تکلیف نہ اٹھائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دور دور کی بات ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ایک دو منٹ۔ میں پہلے بھی یہاں آیا، میرے خیال میں PPP کا کوئی دوست نہیں بولے گا، میں ڈار صاحب کے ایک lighter board پر ایک چیز add کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک PPP آپ کے ساتھ on board نہیں ہے ان کی CEC meeting چھ تاریخ کو ہے، وقار صاحب ایسا ہی ہے نا۔ مجھے پتا ہے یہ بھائی نہیں بول پائیں گے ان کی مجبوری ہے، میں ان کی ترجمانی کرتا ہوں۔ چھ تاریخ کو ان کی CEC meeting ہے لیکن جب ترمیم آئی تو مجھے ایک بات اچھی لگی۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: باقی لوگوں نے بھی بولنا ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے ایک بات زبردست کی کہ اس ایوان میں lay ہو گی سب discuss کریں گے۔ سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب لازمی ہے جس کی حکومت ہوتی ہے وہ لاتی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تین سال آٹھ مہینے میں قرآن ہم نے بھی نہیں پڑھے تھے۔ آپ کو یاد ہے کہ ہمارے بھی Finance Minister بنا تھا وہ بھی ایسے ایسے آستین اوپر کرکے کہ میں IMF کی طرف نہیں جاؤں گا، اس نے اعلان کر دیا کہ میں ایک کروڑ نوکریاں

دوں گا، 50 لاکھ گھر دوں گا، اسد عمر صاحب اتنے بڑے لیڈر وہ ایک دن بے چارہ برداشت نہیں کر رہا، دوبارہ ہماری لیڈر شپ کرنا چاہتا ہے۔ تو Party میں اسے لیڈر آتے ہیں جو باتیں کرتے ہیں۔

اچھی بات ہے جب بھی آپ کی کوئی amendment آتی ہے تو سب دوستوں کو موقع ملنا چاہیے، یہاں سب اپنی بات کریں کیونکہ کافی چیزیں ہیں ہمیں پتا نہیں کیا آ رہا ہے لیکن جو بھی چیزیں ہیں majority ہے آپ ویسے ہی کروالیں گے۔ لیکن کافی ایسی بھی چیزیں ہیں میں آپ کو۔۔آدھا منٹ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں دس منٹ ہو گئے ہیں، باقی دوستوں نے بولنا ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: ایک ایسا issue ہے جو سب صوبوں کا ہے، کامل علی آغا صاحب اٹھ گئے ہیں ہماری Economic Affair Committee کا میں سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب سے پھر ایک التجا کرتا ہوں کہ آپ لوگ وہ بھی اس میں add کیجیے گا۔ سینیٹر کامل علی آغا صاحب آپ کے اتحادی ہیں، سینیٹر ہدایت اللہ خان آپ کے اتحادی ہیں، بہن اور ہم ممبر ہیں Economic Affair Committee کے، یقین کریں پورے پاکستان میں جتنی PPRA violation کی ہو رہی ہے آپ کی سوچ ہے سوائے وفاق کے۔ وفاق میں PPRA اس پر عمل کرتا ہے، PPRA نے announce کیا کہ سب E-Paid پر آ جائیں، اس وقت پنجاب 90% آیا ہے اور تین صوبے اس کو سوچتے ہی نہیں۔ KP تھوڑا بہت، سندھ میں تو SPPRA PM کی ہی بات نہیں مانتا اور یقین کریں بلوچستان تو ان چیزوں کو مانتا ہی نہیں، اتنی illegal tendering ہو گئی ہے، ہمارے پیسے ہیں۔

خدا کے واسطے ان کو PPRA کے control میں لائیں، PPRA کے under لائیں۔ آپ سندھ آ جائیں، سندھ میں payment 90% ایک company لیتی ہے، Highways, Irrigation دو departments ہیں جن کا کسی E-Paid پر ذکر نہیں ہے۔ آپ بلوچستان میں جائیں کچھ بھی نہیں ہے، KP میں جو نیا پاکستان ہے جو بھی ہمارے CM Sahib گئے ہیں، وقار صاحب بیٹھے ہیں ہماری discussion ہوئی ہے ADP Project پر، آپ وہاں دیکھیں کیا ہو رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جناب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: خدا کے واسطے ان سارے صوبوں کو PPRA کے under لائیں، یہ قانون ساز عمل کریں، ملک کے پیسے بچائیں، corruption سے بچیں۔ بالکل بڑی تباہی ہو رہی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب دیکھیں آپ کو full time دیا ہے، باقی دوست بھی ہیں وہ بھی بولنا چاہتے ہیں۔آپ کو بھی، آپ کے دوستوں کو بھی موقع دیا تو اب باقیوں کو بھی آپ موقع دیں۔ یہاں سے کسی نے بھی بات نہیں کی، میں نے یہاں سے کسی کو بھی موقع نہیں دیا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! ایک چیز، آخری بار۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں تو آٹھ منٹ سے سن رہا ہوں کہ آدھا سیکنڈ، ایک سیکنڈ، دیکھیں سیف اللہ ابڑو صاحب سب نے بات کرنی ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: اس میں آدھا منٹ آپ بول رہے ہیں تو دس سیکنڈ میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ تو آپ خود اس طرح بات کرنا چاہ رہے ہیں، میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ بات کرکے بیٹھ جائیں، بارہ منٹ ہو گئے ہیں، باقی دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: آدھا منٹ دیں، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ پورے پاکستان میں Pak PWD ختم ہو گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ اجلاس ختم نہیں ہوگا، اجلاس چلے گا، آپ کو پھر موقع ملے گا، ان شاءاللہ آپ کو دوبارہ موقع دیں گے۔ باقی دوستوں کو بھی بولنے دیں، ڈاکٹر صاحبہ بھی بیٹھیں ہیں ۔ دیکھیں ابڑو صاحب باقیوں نے بھی بات کرنی ہے، سمیٹنا بھی ہے،

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: مجھے خوشی ہو گی اگر کوئی حکومت کا بندہ بولے گا تو اس میں بھی آپ ایسے ہی بولیں گے۔ پھر آپ لوگ شکایت کرتے ہیں، یہ غلط ہے ہم اپنے کوئی ماں باپ کی بات یہاں

نہیں کرتے، ہم اپنی ذاتی بات نہیں کرتے، ہم پاکستان کی عوام کی بات کرتے ہیں۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں، آپ آ جائیں PPRA پر۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ جذباتی نہ ہوں، کسی کا دل کرے نہ کرے آپ ہمارے پیارے بھائی ہو، آپ بہت پیارے انسان ہیں، آپ کی پارٹی آپ خود ماشاء اللہ۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: پورے پاکستان میں PWD بند ہو گیا ہے، بند نہیں ہوا تو صرف سندھ میں نہیں ہوا۔ سندھ میں اس وقت irrigation department نے نام تبدیل کر کے PWD رکھا ہے Pappu Chana Works Department, 90% کام جو ہیں وہ ایک کمپنی کو ملتے ہیں without tender without SPPRA, pappu chana works department, خدا کے واسطے سندھ کو بچائیں خدا کے واسطے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ پورے پاکستان میں PPRA کے bylaws adopt کریں، مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر بلال احمد خان صاحب، جناب! اس کے بعد کریں۔

<u>Point of Public Importance raised by Senator Bilal Ahmed Khan regarding fares of airlines and flight operation in Balochistan</u>

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ جناب چیئرمین، باتیں کرنے کو تو بہت ہیں جس طرح میرے Honourable Colleague Senator Saifullah Abro Sahib نے بات کی کہ یہاں سے کوئی بات نہیں کرے گا انہوں نے ہماری طرف اشارہ کرکے کہا۔ بالکل الحمد للہ ہم اپنی ایک formation of CEC رکھتے ہیں اور CEC میں جو فیصلے ہوں گے ہم ان فیصلوں کو مد نظر رکھ کر آگے چلیں گے۔ ہم ان کی طرح نہیں ہیں کہ صرف اڈیالہ کے طرف دیکھیں کہ اڈیالہ سے جو پیغام آئے گا وہ سب کے لیے ایک پیغام ہوگا۔ ہم باقاعدہ سب کو onboard لے کر CEC میں اپنے تمام اکابرین کو سن کر ان سے مشورہ کرکے فیصلہ کرتے ہیں، یہ تو ان کو بتا دیا ہے اسی لیے میں اس وقت یہ حیثیت نہیں رکھتا کہ میں اس بارے میں کوئی بات کر سکوں چھ تاریخ کو CEC کی جو

meeting ہو گی اس میں جو بھی فیصلہ ہو گا وہ سب کے سامنے، پورے پاکستان کے سامنے آئے گا اور ان شاء اللہ اچھا فیصلہ آئے گا۔

دوسری بات انہوں نے کی کہ سندھ کو بچائیں، تو سندھ کو سندھ والوں کے ہی حوالے کر دیں وہ بچا لیں گے۔ اگر آپ یہاں کھڑے ہو کر سندھ کو بچانے کی بات کریں گے تو پھر بہت سارے معاملات اور بہت سارے صوبے ایسے ہیں جن کو بچانا پڑے گا۔

پاکستان کے مسائل ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے، پاکستان میں بہت سارے مسائل ہیں، پاکستان کے مسائل کے ساتھ ساتھ اگر میں بات کروں تو پاکستان میں ایک صوبہ، صوبہ بلوچستان بھی ہے۔ صوبہ بلوچستان میں جتنے مسائل ہیں شاید پورے پاکستان کے مسائل ایک طرف اور بلوچستان کے مسائل دوسری طرف، اگر آپ کبھی اس کو کسی پلڑے میں رکھیں تو بلوچستان کے مسائل باقی تمام صوبوں کے مسائل سے زیادہ ہوں گے۔ مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ اگر میں اُن پر بات کرنا شروع کر دوں تو شاید مجھے بہت وقت لگ جائے لیکن میں دو تین چیزیں جو federal سے تعلق رکھتی ہیں، میں ابڑو صاحب کی طرح direct کسی صوبے کی بات نہیں کروں گا یا اُن مسائل پر بات نہیں کروں گا جو صوبے کے under آتے ہیں۔ میں اُن مسائل کی بات کروں گا جو وفاق کے under صوبوں کے متعلقہ ہوں گے۔

ایک مسئلہ جو میں پہلے بھی پیش کر چکا ہوں اور بار بار پیش کر رہا ہوں کہ خدارا بلوچستان میں جو کوئٹہ سے connected flights ہیں اور ہمارے aviation کے ادارے میں چلنے والے ہمارے ہوائی جہاز ہیں، بلوچستان کے اندر اُن میں کوئٹہ سے پاکستان کے دیگر شہروں میں، خصوصاً اسلام آباد، کراچی اور لاہور کا ایک طرفہ کرایہ ستر ہزار، اسی ہزار اور کبھی کبھی تو ایک لاکھ روپے تک مجبوری کے عالم میں pay کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہمارے roads and National highways کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے Civil Aviation Industry نے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کوئٹہ سے اسلام آباد، کوئٹہ سے کراچی، کوئٹہ سے لاہور تک کا یک طرفہ کرایہ ایک لاکھ روپے تک رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئر مین ! میں kindly آپ کے توسط سے تیسری مرتبہ اس floor پر یہ بات کر رہا ہوں کہ خدارا Civil Aviation Authority میں private companies اور Pakistan International Airline کے CEOs کو بلا کر یہاں پوچھا جائے کہ کن وجوہات کی بنا پر آپ کرایہ ستر ہزار، ایک لاکھ یا اسی ہزار وصول کر رہے ہیں۔ کیا وجوہات ہیں؟ کن وجوہات کی بنیاد پر آپ اتنا کرایہ وصول کر رہے ہیں۔ خدارا اس مسئلے کو address کریں۔ خدارا ہمارے بلوچستان کے لوگوں کو کچھ relief دیں۔ ہمارے لوگوں کو یہ relief تو دیں اور اگر road پر آپ انہیں relief نہیں دے سکتے اور کوئٹہ سے کراچی آتے جاتے roads پر جو accidents ہو رہے ہیں اور جس طرح کے حالات ہیں، ہر دوسرے دن آپ کو رات کے وقت National highways پر بلوچستان کا کوئی شخص، آپ کو پتا ہے چیئر مین صاحب ! آپ اس وقت بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ کوئٹہ سے ژوب ، ژوب سے ڈیرہ اسماعیل خان ، ڈیرہ اسماعیل خان سے اسلام آباد یا کوئٹہ سے لورالائی، لورالائی سے ڈیرہ غازی خان، یا کوئٹہ سے خضدار، خضدار سے کراچی کی طرف مغرب کے بعد آپ سفر نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی emergency ہو تو اُس صورت میں آپ کو flight لینی پڑتی ہے اور پھر ہمیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے یہ flight ہمیں نہیں ملتیں۔ باقی دوسری proper companies جیسے کہ نہ تو AirSial بلوچستان سے چل رہی ہے، نہ Air Blue چل رہی ہے اور دیگر کمپنیاں بھی اپنے flight operations وہاں سے operate نہیں کر رہیں۔ کیوں نہیں کر رہیں؟ کیوں کوئٹہ سے یہ flights connect نہیں ہو رہیں؟ اس کے بارے میں پوچھا جائے اور جو دو کمپنیاں connect ہیں اُن کے fares آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ کیوں؟ اس کے بارے میں kindly دیکھا جائے۔

جناب ! ہمارا دوسرا مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ نومبر کا مہینہ شروع ہونے کو ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ دسمبر، جنوری اور فروری میں بلوچستان اور کوئٹہ میں سردی ہوتی ہے۔ جناب ! ہمیں گیس کا سب سے بڑا problem ہے۔ گرمیوں میں تو ٹھیک ہے کہ رات دس بجے کے بعد loadshedding ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں لوگ کھانا پکانے کے لیے گیس تو استعمال کر لیتے ہیں لیکن سردیوں میں کیا کریں گے؟ اُن سرد علاقوں میں ہمارے بلوچستان اور کوئٹہ کے لوگ سردی سے بچنے کے لیے کیا اقدامات کریں گے؟ آپ رات دس بجے سے صبح آٹھ بجے تک گیس کی

loadshedding کرتے ہیں۔ صبح آٹھ بجے بچوں نے سکول جانا ہوتا ہے اور لوگوں نے اپنے offices میں جانا ہوتا ہے۔ جناب! صبح کے وقت گیس کی shortage ہوتی ہے۔ صبح کے وقت ناشتا تیار کرنے میں problem ہوتی ہے۔

جناب! ان مسائل کو ہم کب تک ایسے ہی جھیلتے رہیں گے۔ بلوچستان سے گیس نکل رہی ہے لیکن ہمیں کیا فائدہ ہو رہا ہے۔ ہم بلوچستان والے ہی اس پریشانی کو بھگت رہے ہیں۔ ہم بلوچستان والے ہی سب سے پہلے ان مسائل کا سامنا کر رہے ہیں اور کب تک کرتے رہیں گے۔ کم از کم سردیوں میں تو یہ گیس ہمیں ملنی چاہیے۔ پہلے تو ہم tariff کی بات کر رہے تھے۔ اب tariff کی بات تو چھوڑ دیں بلکہ آپ نے تو ہمیں یہ بات کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدارا ہمیں آپ گیس دے دیں۔ آپ جو بھی tariff لگانا چاہیں، وہ لگا لیں لیکن ہمیں گیس دے دیں۔ ہم کچھ بھی کر لیں گے، اپنی چیزیں بیچ کر بل ادا کر لیں گے اور آسمان سے باتیں کرتا ہوا tariff ادا کر دیں گے لیکن کم از کم ہم پیسا دے کر نہیں مریں گے لیکن۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر بلال احمد خان: Sorry جناب! لیکن آپ نے مجھے ایک دو منٹ دینے ہیں۔ ہم پیسا دے کر نہیں مریں گے لیکن شاید ہم سردی سے مر جائیں گے۔ بلوچستان میں بسنے والے ہمارے بچے شاید خدانخواستہ سردی سے مر جائیں گے۔ خدارا اس ادارے کو کہہ دیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کو ہم کمیٹی میں refer کر دیتے ہیں۔ آپ نے جو گیس کی بات کی ہے وہ پورے ملک کا مسئلہ ہے اور حقیقتاً genuine مسئلہ بھی ہے۔ اس کو ہم کمیٹی میں refer کر دیتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

سینیٹر بلال احمد خان: بہت شکریہ جناب۔ ایک تیسرا مسئلہ بھی ہے۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ جان صاحب! بلوچستان کی کچھ روایات ہیں اور یہاں بہت سارے لوگ شاید بلوچستان کی dynamics سے واقف نہیں ہیں۔ بلوچستان میں ایک 'A area' ہے اور ایک 'B area' ہے۔ جناب! بلوچستان کے 'A area' میں پولیس انتظامیہ کام کرتی ہے۔ 'B area' میں ہماری لیویز کام کرتی ہے۔ لیویز میں federal Levies بھی ہے اور provincial Levies بھی

ہے۔ جناب! ابھی پچھلے دنوں لیویز سے متعلق ایک Act بلوچستان اسمبلی سے منظور ہوا ہے اور وہ Act federal Levies پر بھی لاگو ہو رہا ہے۔ اُس کے تحت لیویز کو پولیس میں ضم کیا جارہا ہے یا پولیس میں convert کیا جارہا ہے۔

لیویز والوں کو اس پر بہت سارے خدشات ہیں۔ اس پر اُن کے بہت سارے تحفظات یہ ہیں کہ اس Act میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جیسا کہ جو پہلے 'B area' کہلایا جاتا تھا، اُس کے متعلق جو خدشات ہیں وہ پولیس اُس طرح fulfil نہیں کر سکتی یا پھر جو لیویز والوں کو پولیس میں ضم کیا جائے گا تو اُس کے بعد اُن کی one-step promotion نہیں ہو گی اور دوسری بات یہ کہ یہاں ابھی ہم سنتے آرہے ہیں کہ شاید لوگوں کی retirement کی age limit بڑھا دی جائے گی لیکن لیویز میں یہ Act لایا گیا ہے کہ پچاس سال کے بعد انہیں retire کر دیا جائے گا۔ اُس میں تیسری سب سے اہم بات یہ ڈال دی گئی ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی اُس area میں اچانک ضرورت پڑ جاتی ہے تو ہم اُس علاقے کے untrained لوگوں کو بھی وردی پہنا کر، ranks لگا کر اور انہیں تنخواہیں دے کر اُن سے کام لیں گے۔ تو آپ یہ بتائیں کہ Law and order situation کو control کرنے کے لیے untrained لوگوں کو آپ بندوق تھما دیں گے؟ کیا untrained لوگوں کو آپ road پر کھڑا کر دیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ ابھی باقی لوگوں نے بھی بولنا ہے اور Leader of the House نے جواب بھی دینا ہے۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب! kindly یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ جناب! مجھے complete کرنے دیں۔ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ آج تو بلوچستان میں امن وامان ہے اور ابھی تک معاملات وہاں تک نہیں پہنچے۔ پچھلے دنوں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ڈسٹرکٹ پشین میں ہمارے لیویز والوں نے باقاعدہ اِس کے خلاف ایک احتجاجی rally بھی نکالی تھی۔ اب اگر ہماری ایک فورس اپنی دوسری فورس کے خلاف احتجاجاً ایک rally نکالتی ہے تو جناب، ہم کہاں کھڑے ہوں گے۔ آپ یہ دیکھیں کہ ہم کس جگہ پر stand کریں گے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کے بجائے ایک دوسرے کے ساتھ clash میں آئیں گے۔ اس clash کو ہم کب تک اور کیسے برداشت کر سکتے

ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر دیکھیں تو ہمارے borders پر کیا حالات ہیں۔ پشین سے چمن کے قریب تک ہمارا افغانستان کا border ہے۔ وہاں جو اس وقت refugees کا جانا اور وہاں افغانستان کی طرف سے چمن کے راستے یا ژوب کے راستے جو در اندازی ہو رہی ہے تو اس دوران آپ لیویز کو پولیس میں convert کر رہے ہیں۔ تو جناب! آپ ان مسائل کو address کریں۔ ان چیزوں کو آپ براہ مہربانی دیکھیں کہ خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے جو لیویز اہل کار ہیں، وہ ہاتھ چھوڑ دیں۔ خدانخواستہ ہماری لیویز یہ نہ کرے کہ وہ بندوق رکھ دیں اور احتجاج پر چلے جائیں۔ پھر ان معاملات کو سنبھالنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ جی. Leader of the House

<u>Senator Mohammad Ishaq Dar (Leader of the House)</u>

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد ایوان): شکریہ جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گا briefly جو بھی points raise کیے ہیں اُن کا جواب دے دوں۔ ایک تو یہ کہ مولانا عطاء الرحمان صاحب کو تو میں نے اُن کی موجودگی میں جواب دیا تھا۔ چونکہ انہوں نے دوبارہ ایک دو چیزوں کا ذکر کیا ہے تو میں اُس کو acknowledge کرتا ہوں کہ بالکل JUI(F) نے ہمیشہ بڑے supportive and positive انداز میں تمام national issues میں اپنا حصہ بھی ڈالا ہے اور بڑے positive way سے ہماری مدد بھی کی ہے۔ Even چھبیسویں ترمیم میں مجھے یاد ہے کہ اُن کے ساتھ بہت زیادہ interaction رہا خصوصاً جناب مولانا فضل الرحمان ہمارے لیے نہایت قابل احترام ہیں۔

دیکھیں، ہر پارٹی کی اپنی اپنی سوچ ہے اور اُن کی ایک اپنی اپنی direction ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پشاور میں APS School والا جو بچوں کا واقعہ ہوا تھا، اُس کا آج تک لوگوں کے دلوں پر بہت بڑا اور گہرا زخم ہے۔ اُس کے بعد جو National Action Plan بنا تو اُس میں تمام جماعتوں کی موجودگی تھی۔ میاں محمد نواز شریف صاحب Prime Minister تھے اور اُس میں مولانا صاحب کی جماعت نے اور دیگر تمام جماعتوں نے، اُس میں even PTI کی leadership بھی موجود تھی اور انہوں نے ایک plan بنایا لیکن اُس plan کا کچھ حصہ جو بہت

معمولی سا تھا، اُس پر علم در آمد نہیں ہو سکا اور وہ مدارس والا حصہ ہے۔ تو اگر ہم اُس کو reform کر رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ ایک اچھا کام کر رہے ہیں کہ بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں اور اُن کو تیار کر رہے ہیں۔ میں نے تو وہ نمبر بھی بتا دیا ہے۔ اُن دنوں میں مجھے یاد تھا کہ کوئی 37000- 38000 تھا اور ابھی مجھے جو latest numbers ملے ہیں وہ ڈیڑھ لاکھ ہیں۔ تو یہ نہیں ہے کہ مدرسوں پر کوئی پابندی ہے یا مدرسے بن نہیں سکتے۔ تو اس وقت ماشاء اللہ اُس کے لحاظ سے تقریباً پونے چار سو فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔

دوسرا جو انہوں نے فرمایا کہ پاکستان کو چاہیے کہ وہ تو ایک رات میں سبق پاکستان سیکھا سکتا ہے یہ بالکل صحیح فرمایا انہوں نے اور frankly میں basically reconciliation میں believe کرتا ہوں۔ جیسے میں نے کہا ایک مسلمان ہونے کے ناتے ایک ہمارا ہمسایہ ملک ہے پھر ہمارا ہمسایہ ملک ہونے کے ناتے ان تمام چیزیں کو مد نظر رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ جو واقعات گیارہ بارہ اور چودہ پندرہ اکتوبر کی دو راتیں جو تھی یہ بہت ہی زیادہ دوسری طرف سے یعنی ان کی تمام UN Charter کی خلاف ورزی تھی۔ ہماری understanding کی خلاف ورزی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی حوالے سے وہ جائز نہیں تھا اور دوحہ میں اُن کے وزیرِ خارجہ میرے ساتھ regular رابطے میں تھے۔ اُن کی یہی request تھی کہ please آپ بڑے ہیں۔ آپ کا ملک بڑا ہے۔ اللہ نے آپ کو ہر چیز عطا کی ہے تو آپ اُس طرح نہ react کریں اور یہ واقعی ایک رات والی بات ہی تھی۔

مجھے پتا ہے کہ ہمارے جو stakeholders ہیں، ہماری بہادر افواج پاکستان ہے، ہماری command ہے وہ کتنے غصے میں تھی، کیونکہ دیکھیں ہم سب سے زیادہ ہم دُعا بھی کر لیتے ہیں، ہم جنازے بھی اُٹھا لیتے ہیں لیکن جس ادارے کے جنازے اُٹھائے جاتے ہیں اُن کو سب سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کس طرح اُن کی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں، جب وہ اُن کے بچوں سے ملتے ہیں جو شہید ہوتے ہیں، ان کے والدین سے ملتے ہیں اور اُن کے گھر والوں سے ملتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اُن کی feeling کو express بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کیا feeling ہوتی ہے یہی وجہ تھی اور وہ واقعی تیار تھے ایک رات والی بات تھی۔ لیکن پھر وہی کہ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیں اور ان کو توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کریں۔

یہ ہمیں بتانا کہ آپ آئیں آ کے دیکھیں کہ ہم نے کتنے سو لوگ TTP کے پکڑ کے قید میں رکھے ہوئے ہیں، کتنے لوگ ہم نے کیے، کیے ہوں گے لیکن معاملہ ختم ہونا چاہیے problem بند ہونی چاہیے وہ نہیں ہوئی اور پھر جو ہماری leadership ہے ان کو میں نے insist کیا اور گزارش کی کہ آپ اپنا reaction جو کہ ہمارا right ہے، UN Charter میں Article 51 کے تحت اس کو آپ invoke نہ کریں آج رات، کل چونکہ مذاکرات ہونے جا رہے ہیں جو دوحہ میں شروع ہوئے تھے، اُس کو ہونے دیں۔ کوئی بات نہیں، اگر خدانخواستہ اللہ نہ کرے وقت آئے گا، ضرورت پڑی گی تو آپ کے پاس ہر وقت طاقت ہے کہ آپ کر سکتے ہیں۔ آپ ایک رات میں بہت کچھ کر سکتے ہیں اور India کی جو ایک example بنی وہ ساری دنیا نے دیکھ لی۔

اس حوالے سے میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کی جو دفاعی قوت ہے، پاکستان کی جو بہادر افواج ہے، اس کی جو leadership ہے۔ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب ہوئے، پھر ان کے ایئر مارشل ظہیر بابر سندھو اور پھر ہمارے نیول چیف they are all the time alert اور یہ چھ سے دس مئی کی راتیں تو میں نے Foreign Office میں دو، ڈھائی گھنٹے کے علاوہ پوری پوری رات گزاری ہے تو میں سارے process سے گزرا ہوں ان شاء اللہ کوئی فکر والی بات نہیں ہے۔ لیکن یہ بند ہونا چاہیے جتنی جلدی بند ہوگا اُن کے لیے بھی بہتر ہے۔ دیکھیں ناں آج ان کی perishables goods جو ہیں، جو ان کے fruits ہیں، جو ان کی کھانے کی اشیا ہیں، وہ borders بند ہونے کی وجہ سے ان کو زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن پھر ان کو کچھ کریں نا اس کے لیے کچھ کریں۔ ہم نے جو کچھ وعدے کیے، مجھے وزیرِاعظم اخوند نے جب میں جولائی میں گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ ہمارے لیے بہت تسلی کی بات ہے، اطمینان کی بات ہے اور اس کے نتیجے میں ہم جو ڈھائی سال سے لگے ہوئے تھے کہ Uzbekistan اور پاکستان ریلوے لنک کے ذریعے plan ہو جائے۔ ریلوے لنک کے ذریعے افغانستان سے ہمارا رابطہ ہو جائے اس دن کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیصلہ ہو گیا۔

نعمان وزیر صاحب چلے گئے ہیں، انہوں نے بات کی ہے، یہ بات صحیح ہے کہ پینتیس چالیس سال کا خمیازہ بھگت رہے ہیں یہ بات صحیح ہے، یہ one-off نہیں ہے۔ لیکن جب بھی ہم اس کو ٹھیک کرتے ہیں پھر reverse نہیں ہونا چاہیے۔ میرا جو emphasis تھا کہ ٹھیک ہے وہ

پینتیس چالیس سال شروع ہوا ہے اور پھر کرتے کرتے ہم یہاں پہنچے ہیں۔ یہاں پر نہ drug culture تھا نہ یہاں پر Kalashnikov culture تھا، نہ یہاں پر جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ problems تھیں۔ لیکن یہ ساری کی ساری جو cold war ہے اور جو ہم حصہ بن گئے کہ جب ایک threat ہوا کہ یا آپ ہمارے ساتھ ہیں یا آپ ہمارے ساتھ نہیں ہیں تو ہم آپ کو stone-age میں لے جائیں گے سب کو ان چیزوں کا علم ہے۔

ان کی اصولی بات پر میں اتفاق کرتا ہوں، لیکن جو major reversion ہوئی ہے یعنی settlement اور چیزوں کو control میں لانے کے بعد، بیس سترہ اٹھارہ کے بعد ہم نے اپنی وہ mistake کی جس کا میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے اپنے آپ کو total mentally free کر دیا۔ ہم نے border کھول دیے، جو لوگ بھاگے ہوئے تھے ضرب عضب ردِالفساد کے بعد اُن کو ہزاروں کی تعداد میں آنے دیا hardened criminals کو چھوڑ دیا اور ہم آج اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

بہر حال it's never too late ہم کوشش کر رہے ہیں پاکستان حکومت کی، Armed Forces کی، Prime Minister کی، Field Marshal کی، Air Chief کی، Naval Chief سب کی ایک resolve ہے کہ ہم نے اس menace کو اس ملک سے ختم کرنا ہے۔ اگر یہ نہیں کریں گے تو پھر دیکھیں آج آپ nuclear قوت بھی ہیں، جناب چیئرمین آج آپ ایک missile قوت بھی ہیں الحمدللہ۔ کیا missing ہے؟ missing ہے آپ کی economic sovereignty، آپ کی ,independence آپ کی معاشی ترقی، آپ کی معاشی strength وہ missing ہے جس دن وہ آ گئی میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ جو role پاکستان کو اصل ملنا چاہیے دنیا کی comity of nations میں اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو پچھلے کئی مہینوں میں بہت عزت دی اور اللہ تعالیٰ اس میں مزید استقامت اور برکت دے۔ لیکن ہمیں معاشی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے جو محنت کرنی ہے اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ضرورت ہے اس کے اوپر بھرپور کام ہو رہا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار صاحب نے بلکل صحیح کہا کہ انڈیا کی کوشش ہوتی ہے کہ Pakistan–Afghanistan میں تناؤ رہے، یہ لڑائی رہے۔ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ ان کی assessment اور analysis ہے اور میں frankly سمجھتا ہوں کہ وہ کافی حد تک practical ہے کہ ہم سے جو خفت ہوئی وہ ایک proxy war جسے کہتے ہیں وہ اس کو encourage کرتے ہوں گے بالکل کرتے ہوں گے۔ لیکن ہم نے تو credible evidence بھی دیا ہے international اداروں میں بھی دیا ہے کہ ہمارے پاس تو ثبوت ہے کہ جعفر ایکسپریس کا جو حادثہ ہوا اس میں وہاں جو لوگ موجود تھے جو culprits تھے جنہوں نے سب کچھ کیا، جو hijackers تھے، ان کے WhatsApp کے linkages تھے جو کہ via India کے ذریعے connectivity تھی اور instructions لی جارہی تھیں۔

لیکن ظاہر ہے اپنے تمام مسائل کو خود ہی حل کرنا ہے۔ کمار صاحب شاید چلے گئے ہیں۔ آپ مہربانی کرکے پانچ سالہ بچی کے لئے تفصیل کل میرے دفتر بھیج دیں تو میں Chief Minister, Sindh سے بات کرتا ہوں، ان کی administration ہے پوری کوشش کریں گے۔ بچی چاہے ہندو ہو یا مسلمان ہو، بچی بچی ہے، اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اگر individual بھی ہوں تو اس کے لئے پوری کوشش کریں، کیونکہ یہ ہماری تعلیمات ہے۔قرآنِ حکیم کہتا ہے کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے، ایک انسان کا قتل پوری humanity کا قتل ہے، اور ایک انسان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے۔اتنی بڑی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔آپ مجھے تفصیل بھیجیں میں ان شاء اللہ اس میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب نے کچھ چیزوں کے متعلق بات کی ہیں، میں نے وہ points لکھ لئے ہیں۔ایک صرف clarification ہے اپنا سیف صاحب کہ جو میں نے Parliament میں ذکر کیا تھا۔ میں believe کرتا ہوں کہ جو سچ بات ہے وہ record پر آنا چاہیے۔اس میں کوئی manoeuvre نہیں ہونا چاہیے اور یہ میں کل بھی meeting میں گیا تھا وہاں بھی میں نے کہا ہمیں بیس points ملے تھے، ہم نے ان بیس points میں اپنی improvement آٹھ Foreign Ministers نے مل کے کئی rounds میں کی۔اس کو discreet رکھا کہ یہ نیویارک میں understanding تھی کہ کوئی بھی ملک اس کو leak نہیں کرے گا اور جب

final ہوااس میں سو فیصد ہماری وہ wording کچھ چیزوں میں نہیں ہے تو میں نے وہ کہا مجھے کچھ تھوڑے سے کہیں سے گلے بھی آئے کہ آپ نے یہ کیا کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں سچ بتاؤں گا، میں اس پر کوئی tampering کرنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تو وہ آپ نے صحیح note کیا، must compliment you کہ probably آٹھ ملکوں میں سے میں واحد یعنی پاکستان کا نمائندہ ہوں جس نے اس کو flag کر دیا ہے اور ان شاء اللہ ہمیں سچ بات کرنی چاہیے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں دینی ہے کامیابی اور عزت وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب نے Nobel Peace Prize کا بھی فرمایا میں وہ بھی clarify کر دوں شاید پہلی مرتبہ House میں بات ہو رہی ہے۔ ان کا جو رول تھا چھ مئی کی رات سے لے کر، پہلے بھی تھا لیکن خصوصاً چھ مئی سے دس مئی کی صبح تک انہوں نے بڑا proactively جناب چیئرمین! رابطے رکھے، اس میں UK نے بھی بہت تعاون کیا۔ ابھی وہ David Lammy جو foreign میں میرے counterpart تھے، ابھی اس وقت وہ Deputy Prime Minister اور Justice Ministry ان کو مل گئی ہے لیکن اس وقت وہ David Lammy تھے اور وہ پاکستان بھی آئے، انہوں نے بہت رابطہ رکھا، اس کے علاوہ سعودی عرب اور قطر نے بہت رابطہ رکھا۔ More or less میں کہوں گا کہ جن ممالک نے ہمارے ساتھ proactively رابطہ رکھا۔ 06 مئی کی رات تک میں نے مختلف capitals میں تقریباً 29 مرتبہ calls کیں اور پاکستان کی position explain کی کہ ہم نے ان کو کہا ہے کہ international investigation کروا لیں ہم تیار ہیں، Prime Minister نے کاکول میں اپنی public speech میں Chief Guest کے طور پر خطاب کیا، اگر ہمارے ہاتھ صاف نہ ہوتے تو ہم کبھی بھی offer نہ کرتے لیکن انہوں نے اسے accept نہیں کیا۔

میں نے پہلے round میں سب کو یہ باور کروایا کہ یہ ایک political gimmick ہے اور یہ 05 اگست، 2019 کا پلوامہ جیسا gimmick نہ ہو کہ اس وقت انہوں نے اپنا دنیا میں ایک narrative بنا لیا، اس کے بعد دنیا میں مختلف ممالک کے جو دار لحکومت تھے انہیں convince کر لیا اور پھر اس کے بعد آناً فاناً اس کا جو اصل objective تھا کہ کشمیر کو ہڑپ کرنے

کا اعلان کر دیا، Article 370 کو آئین سے نکال دیا اور کہہ دیا کہ جموں و کشمیر union territoryکا حصہ ہے۔

اس کے بعد جو اصل جنگ شروع ہوئی اس کے بعد بھی آپ نے دیکھا کہ انہوں نے دو تین بڑی majorغلطیاں کیں۔ پہلے یہ جھوٹ بول دیا کہ جب 07-06 مئی کی درمیانی رات کو جب ان کے سات طیارے گرے، اس کے بعد انہوں نے panicمیں آ کر اگلے دن دوپہر میں، ہمارے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے، انہوں نے جو press releaseجاری کی اس میں انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اگلی رات یعنی 07 اور 08 مئی کی درمیانی رات کو ان کی 15 military installationsپر attackکیا ہے۔ ہم نے ایک بھی جگہ پر attackنہیں کیا تھا تو میں نے پھر round of callsشروع کیں، پہلے 06 مئی تک 29 callsتھیں اور پھر 06 سے 10 مئی تک 31 anotherتھیں۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ digital worldہے اگر ہم نے ایک بھی جگہ پر attackکیا ہو گا تو we would have left the tracesتو آپ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کتنی جگہ پر attackکیا ہے۔ ایک پر کیا ہے، دو پر کیا ہے، 15 پر کیا ہے یا 50 پر کیا ہے تو I must compliment that it is a big country, P5میں سے ہے، انہوں نے اسے باقاعدہ checkکر کے مجھے 17-16 گھنٹوں کے بعد فون کیا کہ پاکستان نے کسی جگہ پر attackنہیں کیا۔ ان کی جھوٹ بولنے کی جو credibilityتھی وہ exposeہو گئے، اور ساتھ میں وہ کیا کر رہے تھے کہ میزائل مارتے جا رہے تھے اور ہم بھی جواب دے رہے تھے۔ پاکستان پر ڈرون چھوڑ دیئے، پہلے 24 گھنٹوں میں 29 ڈرونز چھوڑ دیئے، اگلے 20-15 گھنٹوں میں another 51 dronesچھوڑ دیئے تو ٹوٹل 80 ڈرونز پاکستان کے major citiesپر homerکر رہے تھے تو ظاہر ہے کہ ملتان، لاہور، کراچی major citiesمیں لوگ chaosمیں تھے۔ 79 dronesکو تو ہماری بہادر افواج نے neutralizedکیا، ایک نے ہماری military installationکو تھوڑا سا damageکیا جہاں ہمارے کچھ لوگ زخمی ہوئے اور اگلے دن انہوں نے جھوٹ کیا بولا کیونکہ یہ سارا کچھ جو وہ کر رہے تھے اس جھوٹ کے پیچھے justificationبنا رہے تھے کہ ہم اس لیے کر رہے ہیں، کہ پاکستان سے F-16 نے اڑ کر ہمارے اُوپر attackکیا ہے اور ایک تو ہم نے گرا لیا ہے اور ایک پائلٹ بھی پکڑ لیا ہے۔ میرے خیال میں

Foreign Ministry سے اس طرح کی جنگ شاید پہلی مرتبہ ہوئی ہو، ہم نے F-16 کی authorities سے رابطہ کیا کہ بھئی آپ کا کسی بھی ملک میں ایک بھی F-16 hangar سے نکلتا ہے تو آپ کو اپنے headquarter میں پتا ہوتا ہے کہ یہ نکل رہا ہے تو آپ دنیا کو بتائیں کہ بھارت پر ہم نے کتنے اڑائے ہیں اور کتنے گرے ہیں۔ انہوں نے بھی 24 گھنٹوں کے بعد official public statement issue کی کہ نہ ہی پاکستان سے کوئی F-16 انڈیا کے اوپر اڑا ہے اور نہ ہی گرا ہے۔ اس چیز نے انڈیا کے narrative کی اس مرتبہ تباہی کر دی یعنی وہ جو narrative بنانے کی چکر میں تھے وہ expose ہو گئے۔

پھر ہم نے بھی 09 کی رات کو فیصلہ کیا، اس میں military leadership under the Chairmanship of Prime Minister شہباز شریف، ہم تقریباً رات ڈیڑھ بجے واپس اسلام آباد پہنچے اور فیصلہ ہو چکا تھا کیونکہ air battle میں تو اللہ نے کامیابی دی ہے، اب surface to surface بھی ہمیں ان کو جواب دینا پڑے گا کیونکہ انہوں نے 80 ڈرونز بھیجے ہیں اور کل another 50 آجائیں تو صبح چار بجے آپریشن شروع ہوا اور تقریباً پونے آٹھ بجے ختم ہوا۔ ہم نے ہر ایک چیز کو time gape کے ساتھ public کیا، یہ میں ہر ایک سے کہتا تھا کہ ہم پہل نہیں کریں گے لیکن جب کریں گے تو اسے چھپائیں گے نہیں، انڈیا کی طرح جھوٹ نہیں بولیں گے کہ 15 جگہ پر حملہ کر دیا، F-16 اڑا دیئے اور ایک گرا دیا، یہ نہیں ہو گا اور ہم نے جو کچھ کیا وہ سب public کیا اور آٹھ بج کر سترہ منٹ پر مجھے Secretary Rubio کی call آئی، میں ساری رات اپنے دفتر میں تھا، انہوں نے کہا کہ India is ready to ceasefire, or you willing to ceasefire? تو اللہ کے فضل سے پاکستان کسی کے پاس نہیں گیا کہ ہماری صلح کروا دیں اور جنگ رکوا دیں، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ میں نے Secretary Rubio سے کہا کہ we never wanted to go on war, we are peaceful nation, لیکن اگر وہ چاہتے ہیں if they are going to behave then welcome, yes we are agree تو finally ceasefire ہوا۔

اس سارے process کو اس حوالے سے میں اس لیے explain کر رہا تھا کہ ایڑو صاحب 11 جون کو یہ خط لکھا گیا۔ 11 جون کو ابھی اس نے ایران پر حملہ نہیں کیا تھا۔ 11 جون کو

letter لکھا گیا اور دوبارہ لیٹر کے بارے میں جو بھائی نے فرمایا، چونکہ جنوری میں جو بھی کسی کو nominate کرنا چاہے، میں آپ کو کرنا چاہوں تو وہ جنوری میں nominations بند ہو جاتی ہیں، اس سال کا جو noble peace prize ہے جو دنیا سے proposals آتی ہیں، جیسا کہ ہم نے ان کا بھیجا وہ basically ان کی جو contribution تھی، جو امریکہ نے ان دنوں میں دونوں ممالک کے لیے اپنا role ادا کیا اور ceasefire کے لیے ہمیں approach کیا اس کے حوالے سے ایک recognition تھی اور یہ خط بالکل گیا اور letter 11 June کو میرے signatures سے گیا۔ میں یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ خط میرے دستخط سے گیا ہوا ہے on behalf of Government of Pakistan. لیکن Prime Minister نے اس دن دوبارہ والی بات کے بارے میں جو فرمایا تو actually that letter will be considered for next year. After February 2025 جنوری 2026 تک جتنی بھی nominations for noble peace prize کے لیے دنیا سے آئیں گی اس کا فیصلہ اگلے سال ہوگا۔ میں نے کہا ان کا یہ point بھی میں clarify کر دوں۔

پھر انہوں نے e-tender کے بابت فرمایا، بالکل تمام صوبوں میں ہونا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو دوسرے صوبوں کے ہمارے بہن بھائی بیٹھے ہیں وہ اپنے اپنے صوبے میں یہ take-up کریں، ظاہر ہے کہ وفاقی حکومت انہیں dictate نہیں کر سکتی ہے۔ ان کا اپنا ADB ہے، ان کا اپنا system ہے، وہ اپنے حساب سے خرچ کرتے ہیں، ان کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اس کو اس طرح کریں یا اس طرح کریں، ٹھیک ہے اس میں برکت تو ہے اور پاکستان کی بہتری ہے لیکن آپ کے sentiments میں ان صوبوں تک بالکل پہنچاؤں گا خاص طور پر بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخوا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ Pakistan PWD ختم ہو چکا ہے، یہ بالکل پورے پاکستان میں ختم ہو چکا ہے اور جو Pakistan PWD ہے ابڑو صاحب کو پتا ہوگا کہ وہ Federal projects کو وہاں پر implement کرتا تھا۔ اگر آپ کو یاد ہو تو پہلے سندھ میں SIDL تھی وہ سندھ میں یہ کام کرتی تھی، جب Pakistan PWD کو بند کیا تو اسے PIDCL میں convert کر دیا۔ دیکھیں ہم ابھی آپس میں بیٹھے ہیں تو آپ کو سچ بات بتانے میں مجھے کوئی جھجھک نہیں ہے۔

مجھے سندھ سے یہ complaint آئی کہ PIDCL سے آپ نے سندھ سے کام لیے ہیں اور Pak PWD کا سارا کام ان کو دے دیا ہے اور دوسرے صوبوں میں تو صوبائی حکومتوں کو دے دیا ہے، ظاہر ہے ایک دم سے اتنا load اور وہ بنی سندھ کے لیے تھی، یہ سندھ کی حکومت کا میرے ساتھ ایک جائز مطالبہ تھا کیونکہ ECNEC کو میں Chair کرتا ہوں Prime Minister صاحب چیئرمین ہیں لیکن ان کی absence میں notification میں کروں گا، آج تک ECNEC کی تمام meetings میں نے کی ہیں تو Prime Minister سے بات کی اور اب تمام صوبوں میں بھی وفاقی حکومت کے جو بھی منصوبے ہیں وہ PIDCL ہی کرے گی۔ دیکھیں ایک جیسا مساوی کام ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین اور ابڑو صاحب وہ جو کام کر رہے ہوں گے وہ ان کے اپنے منصوبے اور پیسے ہوں گے اس لیے ظاہر ہے کہ ہمارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن Pak PWD کے تمام منصوبے جو Federal Government کے ہیں وہ PIDCL کرے گی اور یہ ایک اصولی فیصلہ ہو چکا ہے اور انہیں بتا دیا ہے، ان کا گلہ بھی دور کر دیا ہے، ہم نے تمام صوبوں میں اس کے دفاتر بھی کھلوا دیئے ہیں اور انہیں یہ منصوبے دے دیے ہیں۔

سینیٹر بلال صاحب نے CEC کی meeting کے بارے میں فرمایا۔ دیکھیں یہ ان کی جماعت کا اپنا ایک process ہوتا ہے، اپنا ایک style ہے، انہوں نے اپنے والد صاحب (صدر محترم) کے ساتھ قطر جانا تھا، وہ جا چکے ہیں، کل مجھے جانا تھا لیکن obviously میں ایک دن میں دو جگہوں پر نہیں جا سکتا تھا تو وہ اپنے والد صاحب کے ساتھ قطر گئے ہیں وہاں ان کی official meetings ہیں۔ ظاہر ہے کہ پیپلز پارٹی اپنی CEC میں جن چیزوں کا فیصلہ کرے گی، ہم ان کے allies ہیں، ہم بیٹھ کر انہیں دیکھیں گے کہ انہوں نے کیا فیصلے کیے ہیں، کوشش ہے کہ بجائے اس کے کہ اس پر لمبا time ضائع کیا جائے کیونکہ time زیادہ ہو گا تو اس میں زیادہ confusion, زیادہ بحث مباحثہ ہوگا۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس ہفتے میں یہ سارا معاملہ wrap up ہو جائے۔ انہوں نے assure کیا ہے کہ وہ چھ تاریخ کو اپنی CEC کی meeting کر لیں گے، وہ چھ تاریخ کو واپس آ رہے ہیں۔ So far tentatively Prime Minister Sahib کا بھی سات، آٹھ تاریخ کا Azerbaijan کا official visit ہے۔ اس لیے ہم کوشش کریں گے کہ وہ جانے سے پہلے کابینہ میں final paper کو، جیسے میں نے عرض کیا کہ میری حکومت کو

recommendation ہو گی کہ جتنی جلد ہو سکے اس document کو یہاں پیش کر دیا جائے تاکہ جو actual document ہے، اس پر discussion ہو، speculative or guesswork کے تحت ضرورت نہ پڑے۔

جناب والا! بلال صاحب نے کوئٹہ کی flights کا کہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ Civil Aviation کی کمیٹی میں اگر یہ ممبر نہیں ہیں تو ان کے چیئرمین کو آپ direct کر دیں، انہیں وہاں بلائیں کیونکہ ایک ایک لاکھ روپے کا کرایہ تو بہت زیادہ ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ جتنے بھی بھائیوں کے points تھے وہ میں نے note کیے تھے اور ان کے جوابات دے دیے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Friday, the 7th November, 2025 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, 7th of November, 2025 at 10:30 a.m.]